فضائلِ شہادت

ابواب السعادة فی اسباب الشهادة

تألیف

أبی الفضل جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی

المتوفی سنة ۹۱۱ھ

اردو ترجمہ و تشریح و اضافات

مولانا امداد اللہ انور

اُستاذ جامعہ قاسم العلوم، مُلتان

اُستاذ التفسیر جامعہ صدیقیہ، بہاولپور

خلیفہ مجاز حضرت سید نفیس الحسینی قدس سرہ العزیز

دار المعارف، مُلتان

حقیقی شہداء اور حکمی شہداء کی اقسام فضائل اور درجات پر مشتمل

فضائل شہادت

أبواب السعادة في أسباب الشهادة

تألیف

أبي الفضل جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

المتوفى سنة ۹۱۱ھ

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی وعلمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

اردو ترجمہ وتشریح واضافات

مولانا امداد اللہ انور
اُستاذ جامعہ قاسم العلوم، مُلتان
سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

دار المعارف
عنایت پور، تحصیل جلالپور پیروالا، مُلتان

رابطہ نمبر: 0333-6196631 = 0300-6351350

ملنے کے پتے

مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور جامعہ قاسم العلوم، گلگشت ملتان

مکتبہ رحمانیہ اقرأ سنٹر اردو بازار لاہور	نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی
مکتبہ العلم اردو بازار لاہور	بیت القرآن اردو بازار کراچی
صابر حسین شمع بک ایجنسی اردو بازار لاہور	اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ اردو بازار کراچی
مکتبہ الحسن حق سٹریٹ اردو بازار لاہور	مکتبہ زکریا بنوری ٹاؤن کراچی
ادارہ اسلامیات انار کلی لاہور	مکتبہ فریدیہ جامعہ فریدیہ E/7-اسلام آباد
بک لینڈ اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
مولانا اقبال نعمانی سابقہ طاہر نیوز پیپر صدر کراچی	مکتبہ عارفی جامعہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
مظہری کتب خانہ، گلشن اقبال، کراچی	مکتبہ مدینہ بیرون مرکز رائے ونڈ
فیروز سنز لاہور۔ کراچی	مدرسہ نصرت العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
مکتبہ دار العلوم کراچی ۱۴	مکتبہ رشیدیہ نزد جامعہ رشیدیہ ساہیوال
قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی	ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان
اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی	مکتبہ امدادیہ نزد خیر المدارس ملتان
دار الاشاعت اردو بازار کراچی	عتیق اکیڈمی بوہڑ گیٹ ملتان
ادارۃ المعارف دار العلوم کراچی ۱۴	بیکن بکس اردو بازار گلگشت ملتان
فضلی سنز اردو بازار کراچی	مکتبہ حقانیہ نزد خیر المدارس ملتان
درخواستی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی	مکتبہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

اور ملک کے بہت سے چھوٹے بڑے دینی کتب خانے

کاپی رائٹ کے تمام حقوق محفوظ ہیں

فضائل شہادت

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر.......................

ادبی اور فنی تمام قسم کے حقوق ملکیت مولانا مفتی امداداللہ انور صاحب کے نام پر رجسٹرڈ اور محفوظ ہیں۔ اس لئے اس کتاب کی مکمل یا منتخب حصہ کی طباعت' فوٹو کاپی' ترجمہ' نئی کتاب کے ساتھ طباعت یا اقتباس یا کمپیوٹر میں یا انٹرنیٹ میں کاپی وغیرہ کرنا اور چھاپنا مفتی امداداللہ انور صاحب کی تحریری اجازت کے بغیر کاپی رائٹ کے قانون کے تحت ممنوع اور قابل مؤاخذہ جرم ہے۔

امداداللہ انور

نام کتاب : فضائل شہادت

ابواب السعادة فی اسباب الشهادة امام جلال الدین سیوطیؒ

ترجمہ واضافات کثیرہ:

علامہ مفتی محمد امداداللہ انور دامت برکاتہم
رئیس التحقیق والتصنیف دارالمعارف ملتان
استاذ تخصص فی الفقہ جامعہ قاسم العلوم ملتان
سابق معین التحقیق، مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور
سابق معین مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان
سابق استاذ جامعہ دارالعلوم الاسلامیہ لاہور

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر:

ناشر : مولانا امداداللہ انور دارالمعارف ملتان

تاریخ اشاعت : جمادی الثانی ۱۴۲۸ھ جولائی ۲۰۰۷ء

صفحات: 144

ہدیہ : =/ روپے

فہرست عنوانات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	شہداء کی پانچ اقسام	21
2	سات قسم کے شہداء	22
3	حالت حمل میں فوت ہونے پر عورت کو شہادت کا ثواب	24
4	شہداء کی چند اقسام	25
5	طعن اور طاعون کی وجہ سے مرنے پر شہادت کا درجہ	27
6	طاعون میں مرنے والے	28
7	طاعون میں مرنے والے کیلئے شہادت کا ثواب لینے کی شرط	30
8	شہادت کی چار اقسام	31
9	ذات الجنب میں مرنے والا	31
10	بے وطنی میں مرنے والا	32
11	سفر میں مرنے والا	33
12	بخار میں مرنا	34
13	جہاد میں سواری سے گر کر مرنا	34
14	جہاد میں پہرہ دیتے ہوئے مرنا	35
15	پہرہ دیتے ہوئے مرنا	35
16	پہاڑوں سے گرنے والا، سمندر میں ڈوبنے والا	36
17	شہداء کی چند اقسام	37
18	مال، جان آبرو کی حفاظت میں مارا جانے والا شہید ہے	38
19	مظلومی کی موت	38
20	ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنے والا	40

21	سواری سے گرنے والا، ڈسنے پر مرنے والا اور جہاد میں بستر پر مرنے والا شہید ہے	41
22	سانپ کے ڈسنے پر مرنے والا	41
23	بیمار ہو کر مرنے والا	42
24	عشق کو پاکدامنی کے ساتھ دبا کر مرنے والا شہید ہے	43
25	سمندر میں جی متلانے اور چکرانے والا	45
26	اللہ کی راہ میں فوت ہونے والا	46
27	جہاد میں بستر پر مرنے والا اور جس کو درندے پھاڑ کھائیں	46
28	بادشاہ کے ظلم سے مرنے والا اور ہر مرنے والا مومن شہید ہے	47
29	غیرت کو قابو میں رکھنے والی عورت کا ثواب	48
30	بے وطنی کی موت مرنے والا	49
31	شہید کی پانچ اقسام	49
32	شہادت کے ثواب تک پہنچانے والی دعا	50
33	بعض فطری موت مرنے والے بھی شہید ہیں	51
34	شہادت کے ثواب تک پہنچانے والا عمل	52
35	فساد امت کے وقت حضورؐ کے طریقہ کو تھامنے والا	52
36	طالب علم دین کی موت	53
37	دعائے یونسؑ سے شہادت کا مرتبہ ملے گا	54
38	سچا امانت دار تاجر	55
39	مسلمانوں کے شہر کی طرف غلہ لے جانے کا ثواب	57
40	اہل وعیال کیلئے روزی جمع کرنے والا	58

41	اللہ کی رضا کیلئے اذان دینے والے	59
42	خون بند نہ ہونے سے مرنے والا	60
43	سو مرتبہ درود پڑھنے والا	61
44	ان کلمات سے شہادت کا اجر ملے	62
45	ستر ہزار فرشتوں کی شام تک دعا یا شہادت کا ثواب	63
46	سورہ حشر پڑھنے سے شہادت کا ثواب	64
47	جمعہ کے دن مرنا	64
48	ولادت کی تکلیف میں مرنے والی عورت	65
49	شہداء کی کچھ اقسام	66
50	شہادت کا ثواب کس کس کو ملے گا	66
51	سچے دل سے شہادت مانگنے والا	67
52	جہاد میں شہادت مانگنے والا	68
53	طلب شہادت کے بعد مرنے والا یا قتل ہونے والا	69
54	شہداء کے مقام پر پہنچانے والی دعا	70
55	شہادت کا فیصلہ نو ذوالحج کو ہو جاتا ہے	71
56	سوتے وقت کے ان کلمات پر شہادت کا ثواب	75
57	ان کلمات سے شہادت کا اجر ملے گا	76
58	درج ذیل کلمات کے چھ اہم ثواب	77
59	آیت الکرسی سے شہادت کا درجہ	79
60	ہزار آیات کی تلاوت پر شہادت کا ثواب	80
61	باوضو سونے پر شہادت کی موت کا ثواب	81

62	شہداء کی مہر کس پر لگے گی	81
63	شہداء کون اور مقتول کون؟	82
64	باطل فرقہ کے ہاتھوں قتل ہونے والا بھی شہید ہے	84
65	جہاد میں قرآن کا ختم کرنے والا	84
66	تین بیٹیوں کی پرورش کرنے والا مجاہد کی طرح ہے	85
67	یہ کام کرنے والا انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا	86
68	وصیت کر کے مرنا شہادت اور مغفرت کا سبب ہے	87
69	جمعہ یا شب جمعہ کو فوت ہونے والا	87
70	شہداء کے رجسٹر میں نام لکھا جاتا ہے	88
71	اس عمل سے چار سو شہیدوں کا اجر ملے گا	89
72	یہود و نصاری کے ہاتھوں جہاد میں قتل ہونے والا دوہرا شہید ہے	90
73	کافروں کے ہاتھوں مرنے یا مارنے والا شہید ہے	91
74	جہاد میں کافر کو مارنے سے غلطی سے خود مر جانے والا شہید ہے	92
75	مسلمان بھائی کی مدد کیلئے جانے والا مجاہد فی سبیل اللہ کا ثواب حاصل کرتا	93
76	شہداء کی عام مردہ پر فضیلت	97
77	شہید دنیا میں بار بار لوٹ کر قتل ہونے کی تمنا کیوں کرتا ہے	98
78	قیامت کی چیخ کے وقت شہداء عرش کے پاس محفوظ ہوں گے	99
79	شہداء کی ارواح جنت میں سیر کرتی ہیں	100
80	جنت میں کون کون جائیں گے	102
81	شہداء کو صبح و شام جنت کا رزق دیا جاتا ہے	102

82	شہید گھر کے ستر افراد کی شفاعت کرے گا	103
83	شہید کے کئی انعامات	104
84	شہید کو موت کی کتنا معمولی تکلیف ہوتی ہے؟	105
85	شہید سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا	106
86	شہید کو حسین ترین جسم عطا کیا جاتا ہے	107
87	شہید قیامت تک سلام کرنے والے کو سلام کا جواب دیتے ہیں	108
88	کون سی شہادت کس قسم کا کفارہ بنتی ہے	109
89	شہداء کے قیامت کے دن اعزازات	110
90	جنت میں بالاترین بالاخانوں میں رہیں گے	110
91	سمندر کے شہداء کی خشکی کے شہداء پر فضیلت	111
92	شہداء کا پہلا قطرہ گرنے پر مغفرت ہو جاتی ہے	112
93	قیامت میں صور پھونکنے کے وقت شہداء کے ہوش نہیں اڑیں گے	112
94	سمندر کے شہید کی فضیلت	113
95	صدق دل سے شہادت مانگنے کا ثواب	115
96	شہید کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں	115
97	افضل اور نکمی موتوں کی اقسام	117
98	شہداء کی ارواح جنت میں سیر کرتی ہیں	118
99	شہادت کی لذت	119
100	شہید کیلئے اللہ کے ہاں سات انعام	120
101	شہید کی دس مرتبہ شہید ہونے کی تمنا	121

102	پیٹھ نہ پھیرنے والا شہید، پیٹھ پھیرنے والے شہید کے مقابلے میں ستر سال پہلے جنت میں	122
103	شہید کے پہلے تین قطروں کے انعام	123
104	زخمیوں پر شہداء کی مہر لگے گی	124
105	جرأت میں سامنے لڑنے والا سیدھا جنت میں	124
106	شہید کا پہلو گرتے ہی جنت میں	125
107	دو قطرے اللہ کو محبوب تر ہیں	125
108	کلمہ اختتام	127
109	سوکن پر غیرت کو برداشت کرنا	131
110	شہداء کا مدفن کہاں ہونا چاہئے؟	132
111	شہداء کی پچاس اقسام	132
112	شہید اور مجاہد چوکیدار کے انعام	134
113	عام موت اور شہادت کی موت کا فرق	135
114	شہداء کی ارواح جنت میں کہاں ہیں؟	137
115	شہادت کے وقت موت کی تکلیف کی مقدار	138
116	شہداء کو بغیر غسل کے کفن دیا جائے	138
117	شہداء کی بعض اقسام	139
118	صدیق اور شہید سے قبر کا امتحان نہیں ہوگا	141
119	انبیاء، علماء اور شہداء کی شفاعت	142
120	کلمہ شکر	143
	فہرست کتب حضرت مفتی امداد اللہ انور دامت برکاتہم	

عرض مترجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم سن ۱۴۲۶ کے ماہ رمضان المبارک میں مکہ مکرمہ میں حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ علیہ کی کتاب ابواب السعادۃ فی اسباب الشھادۃ کا ترجمہ حرم مکہ میں ۱۰ رمضان کو شروع کیا تھا۔ اور ۱۳ رمضان المبارک کو مطاف میں مکمل ہوا۔

اس کتاب میں علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے شہادت کی اقسام کو احادیث نبویہ سے بحوالہ تالیف کیا تھا جس میں حقیقی شہادت کے علاوہ دوسری اقسام شہادت کو بھی بڑی تفصیل سے ذکر کیا تھا۔

ہم نے پورے رسالہ کا متن اس کتاب میں درج کر کے جگہ بہ جگہ اس میں درج احادیث کا ترجمہ لکھ دیا ہے نیچے حاشیے میں مزید حوالے بھی چسپاں کر دیئے ہیں۔

اس رسالے کے اختتام پر تین قسم کے اضافے بھی کیے گئے ہیں ان میں علامہ سیوطی رحمہ اللہ سے رہی ہوئی احادیث کا تذکرہ کیا گیا ہے اور آخری حصے میں شہادت کے فضائل کی احادیث کو کنز العمال وغیرہ سے جمع کر کے درج کر دیا گیا ہے۔ آخری حصے کے اضافے کا کام مدرسہ قاسم العلوم ملتان کی درسگاہ میں مکمل ہوا۔

یہ کتاب شہادت کی اقسام کے ساتھ ساتھ حقیقی شہید کے فضائل کی احادیث پر بھی مشتمل ہو گئی ہے۔

اس کتاب کے کام سے یہ خوشی محسوس ہوئی کہ الحمد للہ کتاب ''صحابہ کرامؓ کے جنگی معرکے'' جو صحابہ کرامؓ کے جہاد پر مشتمل تھی کے بعد اب الحمد للہ شہادت ،اسباب شہادت اور فضائل شہادت کے متعلق بھی کچھ خدمت کی توفیق نصیب ہوئی ہے اللہ تعالیٰ اس کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے۔ اور ہمیں شہادت کے اعلیٰ مرتبے پر فائز المرام فرمائے۔

امداد اللہ انور ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ

مصنف
امام جلال الدین سیوطیؒ

اِسم مبارک

ابوالفضل جلال الدین عبدالرحمن بن الکمال ابوبکر بن محمد سیوطی شافعی رحمہ اللہ
۔

وِلادت

بعد نماز مغرب شب اتوار یکم رجب ۸۴۹ھ میں مصر کے مشہور شہر قاہرہ میں پیدا ہوئے (التحدث بنعمۃ اللہ ص ۱۲ سیوطی)

جس گھرانے میں آپ کی ولادت ہوئی وہ علم وعرفان کا اپنے وقت میں مخزن اعلیٰ تھا آپ کے برادران حفاظ قرآن اور عالم تھے آپ کے والد جید شافعی عالم، فقیہ وقت، کئی کتب کے مصنف اور قاضی تھے اپنے گھر میں روزانہ ایک قرآن پاک تلاوت فرماتے تھے۔

والد کی وفات کے بعد علامہ ابنِ ہمام کی کفالت میں

جب آپ پانچ برس سات ماہ کے تھے اور قرآن پاک کو سورۂ تحریم تک حفظ کر لیا تھا تو ان کے والد محترم کا سایہ سر سے اٹھ گیا ان کے اس یتیمی کے زمانہ میں مشہور حنفی عالم امام کمال بن ہمام صاحب فتح القدیر شرح ہدایہ نے کفالت فرمائی (بغیۃ الوعاۃ علامہ سیوطی)

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کی دعا

علامہ سیوطیؒ کو ان کے والد گرامی نے بچپن میں حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کی مجلس میں بٹھلایا اور حافظ ابن حجرؒ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔

تحصیل علم

آٹھ سال کی عمر میں آپؒ نے حفظ قرآن پاک کے ساتھ صرف، نحو لغت، فقہ اور عقائد کی کتب کے متون یاد کر لئے تھے پھر آپ نے حصول علم کے لئے شام، حجاز، یمن، ہندوستان، دمیاط وغیرہ ممالک اور شہروں کا سفر کیا۔

آپ نے دوران طالب علمی حج کے موقعہ پر آب زمزم جن مقاصد کے لئے نوش فرمایا ان میں سے دو یہ تھے۔ (۱) علم فقہ میں اپنے استاد حضرت سراج الدین بلقینی حنفیؒ کے مرتبہ پر (۲) اور علم حدیث میں حضرت حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کے مرتبہ پر فائز ہو جاؤں۔

اساتذہ کرام

آپؒ نے نو سو سے زائد اساتذہ کرام سے علم حاصل کیا جن میں اس زمانہ کے مذاہب اربعہ کے ائمہ کبار بلا امتیاز شامل ہیں مثلاً امام سراج الدین بلقینی حنفی، شرف الدین مناوی شافعی جد علامہ عبدالرؤف مناوی شارح جامع صغیر، تقی الدین شمنی حنفی ۸۷۲ھ، محی الدین محمد بن سلیمان روحی حنفی، سیف الدین حنفی، علامہ جلال الدین محلی شافعی ۸۶۴ھ، العز احمد بن ابراہیم حنبلی۔

تلامذہ کرام

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی ۹۷۳ھ امام ابن طولون، محمد بن علی حنفی ۹۵۳ھ وغیرہ۔

آپ نے اپنی حیات مبارکہ میں جتنے فقہاء، محدثین اور علمائے عربیت وغیرہ تیار فرمائے ہیں ان سے کہیں زیادہ اپنی کتب کے ذریعہ سے اپنے تلامذہ پیدا کئے ہیں۔

علوم سیوطی

حضرت علامہ نے اپنی کتاب ''حسن المحاضرہ،، میں اپنے متعلق جن علوم و

فنون کی معرفت اورنسبت بیان فرمائی ہے وہ درج ذیل ہیں۔

تفسیر، متعلقات تفسیر، قراءات، حدیث، متعلقات حدیث، دعوات واذکار، فقہ، علوم متعلقہ فقہ، فن اصول، علم تصوف، فن عربیت، فن متعلقات عربیت، فن تاریخ وادب، علم نحو، علم معانی، علم بیان، علم بدیع، علم جدل، علم صرف، علم انشاء، علم ترسیل، علم فرائض ومیراث، (حسن المحاضرہ ۱/ ۳۳۸)

کثرت تالیفات وتصنیفات

علم کتب کی مشہور کتاب (ہدیۃ العارفین) میں حضرت علامہ سیوطیؒ کی کتب کی تعداد ایک قول میں چھ سو اور ایک میں سات سو بیان فرمائی ہے اور چھ سو کتب کے ناموں کی مکمل فہرست بھی دے دی ہے۔

آپ نے تقریباً ہر اسلامی موضوع اور مسئلہ پر اپنی تحقیقات اور تصنیفات پیش فرمائی ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی اکسٹھ سالہ زندگی میں کثرت عبادت، تعلیم، قضائے حوائج اور کثرت مطالعہ کے ساتھ کثرت تالیفات وتصنیفات کی بہت بڑی نعمت عطاء فرمائی تھی اگر ان کی تالیفات عام ہو جائیں تو آج علماء کرام کو بہت سے مسائل پر لکھنے کی ضرورت نہ پڑے الحمدللہ آج حضرت علامہ کی کتب وافر تعداد میں عرب ممالک سے شائع ہو رہی ہیں احقر مترجم کے پاس بھی حضرت علامہ کی بہت سی کتب کا ذخیرہ موجود ہے اللہ تعالیٰ نے حافظ سیوطی کی عمر اور وقت دونوں میں بہت برکت رکھی تھی اور ان کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایک فن میں کئی کئی مختلف طرز کی یادگار اور سرمایہ افتخار کتب لکھنے کی توفیق عطاء فرمائی تھی۔ حضرت علامہ کی کتب میں تکرار بھی ہے تاہم وہ اپنی اپنی جگہ پر ضروری اور مفید معلوم ہوتا ہے اس طرح سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علامہ نے اپنے علم کو آج کے جدید طریقہ کے مطابق اپنے دور میں (کمپیوٹرائزڈ) تقسیم فرما کر آج کی ضرورت کو بھی صدیوں پہلے پورا کیا اور مختلف علوم وفنون میں استعمال فرمایا۔ یہ بات ہر اہل علم کے نزدیک مسلم ہے کہ

حضرت علامہ نے علوم اسلام کو مختلف شکلوں میں سہل الوصول بنایا اور رہتی دنیا تک ان کی کتب سے ہر طبقہ کے علماء محققین مستفید ہوتے رہیں گے۔

پہلی تصنیف

سترہ سال کی عمر میں ۸۶۶ھ میں آپ نے سب سے پہلی کتاب ریاض الطالبین تحریر فرمائی جس میں آپ نے اعوذ باللہ اور بسم اللہ کے متعلق علوم جمع فرمائے تصنیف کے ابتدائی زمانہ میں آپ نے مختلف علوم کی کتب کے خلاصے اور اضافے

فرمائے بعد میں مستقل تصانیف کا سلسلہ جاری رکھا حضرت علامہ کی بہت سی کتب کئی کئی ضخیم جلدوں پر مشتمل ہیں اور بہت سی مختصر رسالوں پر، بہر حال جتنی کتب بھی تحریر فرمائیں سب علماء میں عظمت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔

اعتراض و جواب

بعض لوگ حضرت علامہ سیوطی کو حاطب لیل کا خطاب دیتے اور کہتے ہیں کہ یہ اپنی کتب میں رطب و یابس جمع کر دیتے ہیں اور کمزور باتیں تحریر فرماتے ہیں حالانکہ یہ بات نہیں حضرت علامہ نے ہر کتاب کو اپنے خاص مقصد کو سامنے رکھ کر تالیف کیا ہے اور قارئین کی مطلوبہ ضروریات کو اپنے انداز کے مطابق دوسری کتب میں تحریر کر دیا ہے اس لئے کسی تصنیف یا تحقیق کے متعلق ان کی دیگر تصنیفات کو مدنظر رکھ کر فیصلہ دیا جائے مثلاً انہوں نے ایک کتاب الجامع الکبیر تالیف فرمائی جس میں ہر قسم کی روایات درج ہیں اس میں صحیح ضعیف وغیرہ میں امتیاز نہیں کیا بادی النظر میں یہ اعتراض ہوسکتا ہے لیکن جب ان کی کتاب ''اللآلی المصنوعۃ،، اور ''الجامع الصغیر،، اور ''زوائد علی الجامع الصغیر،، اور ''الدر المنتثرۃ،، وغیرہ کو دیکھا جائے تو یہ اعتراض قائم نہیں رہتا کیونکہ حضرت علامہ نے اس ضرورت کے حل کے لئے ایک ایک مستقل کتاب تصنیف فرمائی ہے۔ علامہ ابن جوزی جیسے کثیر التصنیف عالم نے

کہا ہے۔ ان کی کتابوں سے اس وجہ سے علماء فائدہ اٹھا سکتے جن کو کتب حدیث کے حالات معلوم ہوں اور ایسا ہی فیصلہ دوسری کتب حدیث کا ہے چاہے اس کی وجہ کوئی اور ہو۔

علمی مقام ومرتبہ

آپ کا علمی مقام ان کے اساتذہ اور تلامذہ کے ساتھ ساتھ ان کی کتب سے بھی معلوم کیا جا سکتا ہے جو ان کے علم کی غایت درجہ بلندی پر واضح دلالت کرتی ہیں ذکر کیا گیا ہے کہ آپ دو لاکھ احادیث کے حافظ تھے (مقدمہ تدریب الراوی) حضرت علامہ سیوطی نے اپنے تفصیلی حالات **حسن المحاضرة فی اخبار مصر و القاهره** میں اور **التحدث بنعمة الله** وغیرہ میں تحریر فرمائے ہیں ان میں حضرت علامہ نے اپنی بہت سی کتب کا بھی تذکرہ فرمایا ہے۔

آخر عمر میں آپ نے اس بات کا اظہار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ میں تمام علوم اجتہاد جمع فرما دیئے ہیں اس پر اس زمانہ کے علماء نے ان سے اختلاف بھی فرمایا لیکن حضرت علامہ سیوطی نے ان کے جواب میں کئی کتب تالیف فرمائیں اور ان کے تفصیلی جوابات لکھے اور ایک کتاب تالیف فرمائی جس کا نام "**الرد علی من اخلد الی الارض**،، رکھا (مطبوعہ ہے) اس میں فرماتے ہیں (اس وقت) مشرق سے مغرب تک پوری روئے زمین پر کوئی آدمی علم حدیث اور عربی دانی میں مجھ سے آگے نہیں ہے سوائے حضرت خضر یا قطب یا ولی اللہ کے

تفصیل کے لئے فیض القدیر شرح جامع صغیر ۱/ ۱۱۔۱۲ ملاحظہ فرمائیں۔

مسند تدریس

آپ عمر کے سترہویں سال ۸۶۶ھ سے لغت اور علم فقہ کی مسند تدریس پر رونق افروز ہوئے اور حدیث کے املاء کے لئے ۸۷۲ھ میں مسند نشین ہوئے جس کے لئے ان کے استاذ مکرم شیخ تقی الدین شمنی حنفی نے تصدیق فرمائی۔

وفات

وفات سے سات روز قبل داہنے بازو میں ورم اٹھا جو وفات کا سبب بنا، شب جمعہ ۱۹ جمادی الاولی ۹۱۱ھ میں وفات پائی اور اپنی عمر کے ۶۱ سال دس ماہ اٹھارہ یوم پورے کیئے۔

دو جنازے

ان کا پہلا جنازہ حضرت امام عبدالوہاب شعرانی نے بعد نماز جمعہ جامع مسجد احمد اباریقی میں پڑھا جس میں خلق کثیر شریک ہوئی ان کا دوسرا جنازہ جامع مسجد جدید مصر میں پڑھا گیا آپ کا مزار مبارک حضرات اہل علم وعوام کی زیارت گاہ ہے۔

اولاد

آپ نے اپنی جسمانی اولاد نہیں چھوڑی

رَوَّحَ اللّٰهُ رُوْحَهٗ وَاَنَارَ ضَرِيْحَهٗ وَاَفَاضَ عَلَيْهِ مِنْ رِضْوَانِهٖ كُلَّمَا اِسْتَنَارَتْ بِمُؤَلَّفَاتِهِ الْقُلُوْبُ وَلَمَعَتْ بِاَنْوَارِ هَا الْغُيُوْبُ.

امداد اللہ انور غفرلہ۔

اللہ اکبر

باسم رب الشهداء والمجاهدين

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف المرسلين وسيدهم سيدنا محمد و على اصحابه الغر الميامين المجاهدين فى سبيل الله تعالى. اما بعد

یہاں چند آیات کا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ علامہ سیوطی کی ذکر کردہ احادیث کے ساتھ قرآن پاک کی اس مضمون سے متعلق آیات بھی قارئین ملاحظہ فرمائیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ○ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ○﴾ (سورۃ البقرۃ ۱۵۴ تا ۱۵۷)۔

ترجمہ: اور ان کو جو اللہ کی راہ میں شہید ہوئے مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اور لیکن تم نہیں جانتے (کہ وہ کس شان میں ہیں)۔ اور ہم تمہارا امتحان لیں گے کچھ دشمن کے خوف، قحط، مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان سے اور صابرین کو بشارت سنا دیجئے۔ کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں ہم اللہ ہی کی ملک ہیں اور ہم سب اسی کی طرف جانے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے ان کے رب کی طرف سے مغفرت اور رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ○ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○﴾ . (آل عمران/۱۶۹ تا ۱۷۱)۔

اوران لوگوں کو جواللہ کی راہ میں مارے گئے مردے مت سمجھئے بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس کھاتے پیتے ہیں۔خوش ہیں جوان کواللہ نے اپنے فضل سے دیا ہے اورخوش ہوتے ہیں جو ابھی تک ان کے پیچھے سے ان کے پاس نہیں پہنچے اس لئے کہ نہ ان پر ڈر ہے نہ ان کو غم ہے۔اللہ کی نعمت اور فضل سے خوش ہوتے ہیں اور اس سے کہ اللہ مومنین کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

اورارشاد باری تعالی ہے:﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَاتَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ۝﴾. (سورۃ الانفال ٦٠)۔

ترجمہ:اوران سے لڑائی کیلئے جس قدر ہو سکے ہتھیار اور پلے ہوئے گھوڑے جمع کر سکتے ہو تیار کرلو کہ اس سے دھاک بٹھائے رکھو اللہ کے دشمنوں پر اور اپنے دشمنوں پر اوران کے سوا دوسروں پر جن کو تم نہیں جانتے ان کو اللہ جانتا ہے،اورتم اللہ کی راہ میں جو کچھ خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا ملے گا اور تمہارا حق نہ رہے گا۔

اورارشاد باری تعالی ہے:﴿اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِی التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِیْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَالْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۝﴾. (سورۃ التوبہ ۱۱۱)۔

ترجمہ:اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جان اوران کا مال اس قیمت پر خرید لیا ہے کہ ان کے لئے جنت ہے وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں پھر مارتے اور مرتے ہیں یہ توراۃ اور انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے اور اللہ سے زیادہ وعدے کا پورا کون ہے پس اپنے سودے پر جو تم نے کیا ہے خوشیاں مناؤ اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

گذارش: جگہ تنگ ہونے کی وجہ سے آیات کی تفسیر کوذکر کرنے کی بجائے آگے علامہ سیوطی کی کتاب اوراس کا ترجمہ کو شروع کیا جاتا ہے۔(امداداللہ انور)

بسم الله الرحمن الرحيم

وهو حسبى ونعم الوكيل

[خطبة المؤلف اى الإمام جلال الدين السيوطى]

الحمد لله الذى فتح ابواب السعادة لمن شاء من عباده، ومنح اسباب الشهادة لمن اصطفاه وخصه بإسعاده.

والصلاة والسلام على سيدنا محمد ذى الخصائص. التى لا يحصيها حافظ باعداده، وعلى آله و اصحابه وانصاره واجناده.

شہداء کی پانچ اقسام

(حدیث نمبرا):

اخرج البخارى و مسلم عن ابى هريرة رضى الله عنه، ان رسول الله ﷺ قال: (الشهداء خمسة : المبطون : والمطعون والغريق، وصاحب الهدم، والشهيد فى سبيل الله (١).

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
ترجمہ: شہداء پانچ ہیں پیٹ کی بیماری میں مرنے والا، طاعون سے مرنے والا،

(١) الحديث اخرجه البخارى فى صحيحه، فى كتاب الاذان، باب ٣٢، وفى كتاب الجهاد، باب ٣٠، ومسلم فى صحيحه، فى كتاب الامارة، حديث رقم ١٦٤، والترمذى فى سننه فى كتاب الجنائز، باب ٦٥ـ والامام مالك فى الموطا، فى كتاب الجماعة حديث رقم ٦ـ والامام احمد فى مسنده ٢/٣٢٥، ٥٣٣ـ

یا کنویں کی دیوار میں دب جانے والا یا زلزلہ میں دب جانے والا یہ سب صورتیں یہاں مراد ہوسکتی ہیں) اور جہاد فی سبیل اللہ میں شہید ہونے والا۔

تشریح:

حضرت جابر بن عتیکؓ کی روایت میں آگے آرہا ہے کہ شہداء کی سات قسمیں ہیں اور اس حدیث میں ہے کہ شہداء کی پانچ قسمیں ہیں ہوسکتا ہے کہ آپ ﷺ کو پہلے پانچ اقسام کا علم دیا گیا ہو پھر سات کا جس کو آپؐ نے دوسرے موقعہ پر بیان فرمایا۔ لیکن شہداء کی صرف یہ پانچ یا سات اقسام نہیں ہیں بلکہ بہت سی اقسام ہیں جن کا ذکر خود حضور ﷺ کی احادیث میں آگے آرہا ہے۔

سات قسم کے شہداء

(حدیث نمبر۲):

وأخرج مالک فی الموطا، واحمد، والترمذی، والنسائی، والحاکم فی المستدرک، وابن حبان، والبیهقی فی الشعب، عن جابر بن عتیک، رضی الله عنه، ان رسول الله ﷺ قال: ماتعدون الشهادة ؟ قالوا: القتل فی سبیل الله قال رسول الله ﷺ: الشهادة سبع سوی القتل فی سبیل الله: المطعون شهید، والغریق شهید، وصاحب ذات الجنب شهید، والمبطون

(۲) انظر الحدیث فی: موطا مالك، فی کتاب الجنائز، حدیث رقم ۳٦۔ ومسند الامام احمد بن حنبل ٥/٤٤٦، وسنن النسائی، فی کتاب الجنائز، باب النهی عن البکاء علی المیت ٤/١٢۔ وسنن ابی داود، فی کتاب الجنائز ایضاً، باب فضل من مات فی الطاعون۔ والمستدرك علی الصحیحین للحاکم، فی کتاب الجنائز ١/٣٥٢ وقال: =

شهيـد، وصـاحـب الـحـريق شهيد، والذى يموت تحت الهدم شهيد، والمرأة تموت بجُمع شهيدة)(۲).

حضرت جابر بن عتیکؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا:

ترجمہ: تم کس کو شہادت سمجھتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا جہاد میں شہید ہو جانے کو حضور ﷺ نے فرمایا شہادت کی سات اقسام ہیں۔ جہاد میں شہید ہونے کے سوا طاعون میں مرنے والا بھی شہید ہے پانی میں مرنے والا بھی شہید ہے، ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے، پیٹ کی مرض میں مرنے والا بھی شہید ہے، جل کر مرنے والا بھی شہید ہے اور جو کسی گرنے والی چیز کے نیچے دب کر مر جائے وہ بھی شہید ہے۔ اور جو عورت جمع کی حالت میں مرے وہ بھی شہید ہے۔

امام بن اثیر نہـایـه فی غریب الحدیث میں تـمـوت بـجمع شهـيـدة کا معنی لکھتے ہیں کہ وہ عورت جس کے پیٹ میں بچہ ہو اور وہ فوت ہو جائے اور بعض علماء اس کا یہ معنی لکھتے ہیں کہ وہ عورت جو کنواری حالت میں فوت ہو جائے وہ شہید ہے۔

و(الجمع) بالضم بمعنى الجموع۔

والـمـعـنـى: انها ماتت فى شىء مجموع فيها، غير منفصل عنها من حمل او بكارة۔

=هـذا حـديـث صـحيح الاسناد ، ولم يخرجاه، رواته مدنيون قرشيون، وعندى حـديـث مالك جمع مسلم بن الحجاج بدأ بهذا الحديث من شيوخ مالك۔ والسنن الكبرى للبيهقى۔ وصحيح ابن حبان، فى كتاب الجهاد، باب جامع فيمن هو شهيد۔ وقال النووى: هو صحيح بلا خلاف، وان كان البخارى و مسلم لم يخرجاه۔

مطلب یہ ہے کہ وہ عورت اس حالت میں فوت ہوئی کہ اس میں جمع ہو جیسے حمل یا بکارت حمل کی حالت میں اس کو شہادت اس لئے ملے گی اس میں ایک جان کی پرورش ہو رہی تھی اور بکارت کی حالت میں اس طرح کہ اس نے اپنے آپ کو پاک دامن رکھا تھا۔ واللہ اعلم۔

حالت حمل میں فوت ہونے پر عورت کو شہادت کا ثواب

(حدیث نمبر۳):

واخرج ابو نعيم في الحلية، عن ابن عمر رضي الله عنهما- احسبه رفعه - قال: المراة في حملها الى وضعها الى فصالها كالمرابط في سبيل الله، فاذا ماتت فيما بين ذلك فلها اجر شهيد .(۳)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ:

ترجمہ: عورت حمل سے لے کر وضع حمل تک پھر دودھ چھڑانے تک جہاد فی سبیل اللہ میں پہرہ دینے والے شخص کی طرح ہے پھر جب وہ ان حالتوں میں سے کسی حالت میں فوت ہو جاتی ہے تو اس کو شہید کا اجر ملے گا۔

---

(۳)انظر الحديث في :حلية الاولياء لابي نعيم ۲۹۸/٤ ـالجامع الكبير للسيوطي ١٤٤٤/١ـ والجامع الازهر للمناوي ۱٥٤/۳ ـ واورده الهيثمي في مجمع الزوائد ٣٠٥/٤ وقال: رواه الطبراني، وفيه قيس بن الربيع وثقه شعبة والثوري وضعفه غيرهما، واسحاق بن ابراهيم الصبيّ لم اعرفه، وبقية رجال الصحيح۔

شہداء کی چند اقسام

(حدیث نمبر۴):

واخرج الطبرانی فی الکبیر، عن سلمان رضی اللہ عنہ، ان النبی ﷺ قال: (ما تعدون الشہید فیکم ؟ قالوا: الذی قتل سبیل اللہ قال: ان شہداء امتی اذن لقلیل، القتل فی سبیل اللہ شہادۃ، والطاعون شہادۃ، والنفساء شہادۃ، والحرق شہادۃ، والغرق شہادۃ، والسیل شہادۃ، والبطن شہادۃ (۴).

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: (ترجمہ): تم اپنے ہاں کس کو شہید کہتے ہو؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اس کو جو اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے فرمایا پھر تو میری امت کے شہداء بہت کم ہوں گے اللہ کی راہ میں مارا جانا بھی شہادت ہے اور طاعون سے مرنا بھی شہادت ہے عورت کا نفاس کی حالت میں مرنا بھی شہادت ہے اور جل کر مرنا بھی شہادت ہے غرق ہو جانا بھی شہادت ہے سیلاب میں بہ جانا بھی شہادت ہے اور پیٹ کی بیماری میں مرجانا بھی شہادت ہے۔

یعنی امام احمد نے مسند میں حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت کیا ہے

---

(٤) الحدیث اخرجہ الطبرانی فی المعجم الکبیر٦/ ٣٠٣ـوفی المعجم الاوسط ایضاًـواخرجہ البزارـ والامام احمد بن حنبل فی مسندہ من طریق عبادۃ بن الصامات قال:(اتانی رسول اللہ ﷺ وانا مریض فی ناس من الانصار یعودنی - الحدیث)ـ ولم یذکر سوی القتل والنفساء والغرقـ واخرجہ من طریق راشد بن جیش ،(ان رسول اللہ ﷺ دخل علی عبادۃ بن الصامت یعودہ فی مرضہ فقال رسول اللہ ﷺ: اتعلمون من الشہید من امتی ؟ فارم القوم، فقال عبادۃ:=

یعنی امام احمد نے مسند میں حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت کیا ہے کہ میرے پاس رسول خدا ﷺ عیادت کیلئے تشریف لائے جبکہ میں انصار کے لوگوں میں مریض پڑا تھا...... الحدیث اس میں سوائے قتل، نفاس والی عورت اور غرق ہونے کے دیگر شہداء کا ذکر نہیں فرمایا اور دوسری سند سے امام احمد نے روایت کیا ہے رسول اللہ ﷺ حضرت عبادہ بن صامتؓ کے پاس ان کی بیماری میں عیادت کیلئے آئے اور پوچھا تم جانتے ہو میری امت میں شہید کون ہیں تو حاضرین خاموش ہو گئے تو عبادہؓ نے فرمایا مجھے ٹیک لگا دو تو لوگوں نے ان کو ٹیک لگا دیا پھر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (جہاد میں) ثابت قدم رہنے والا اور اس میں اللہ سے ثواب کی امید رکھنے والا تو حضور ﷺ نے فرمایا پھر تو میری امت کے شہداء بہت کم ہوں گے اللہ کی راہ میں قتل ہونا بھی شہادت ہے، طاعون میں مرنا بھی شہادت ہے، پانی میں غرق ہو جانا بھی شہادت ہے، اور ہمیشہ کی مرض میں مرنا بھی شہادت ہے اور نفاس کی حالت میں مرنے والی عورت کو اس کا بچہ اپنے ناڑے کے ساتھ جنت کی طرف کھینچ کر لے جائے گا۔

قال القرطبی: اختلف هل المراد بالبطن الاستسقاء او الاسهال على قولين للعلماء.

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں اس میں اختلاف ہے کہ پیٹ کی مرض سے مراد استسقاء کی مرض ہے یا اسہال کی مرض ہے۔

=ساندونی۔ فاسندوہ فقال: یا رسول اللہ،الصابر المحتسب۔ فقال رسول اللہ ﷺ: ان شهداء امتی اذا لقلیل، القتل فی سبیل اللہ عزوجل شهادة،والطاعون شهادة، والغرق شهادة، والبطن شهادة، والنفساء یجرها ولدها بسرره الی الجنة، قال: وزاد فیها ابو العوام سادن بیت المقدس والحرق والسیل)۔

وأورد الحدیث الهیثمی فی مجمع الزوائد ٥ /٣٠١،٢/٣١٨ وقال: أخرجه الطبرانی فی الأوسط ،وفیه مندل بن علی وهو ضعیف ،وقد وثق ، ورواه البزار۔

طعن اور طاعون کی وجہ سے مرنا یے پر شہادت کا درجہ

(حدیث نمبر ۵):

واخرج احمد، عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ، قال رسول اللہ ﷺ:(فناء امتی بالطعن، والطاعون. قیل: یا رسول اللہ ھذا الطعن قد عرفناہ، فما الطاعون؟ قال: وخز اعدائکم من الجن، وفی کل شھادۃ)(۵).

حضرت ابوموسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: میری امت طعن اور طاعون میں ختم ہوگی عرض کیا گیا یارسول اللہ اس طعن کو تو ہم جانتے ہیں طاعون کیا چیز ہے؟ آپؐ نے فرمایا تمہارے دشمن جنات کا چوکا ہے اور ہر ایک (طعن اور طاعون) سے شہادت ہی حاصل ہوتی ہے۔

(حدیث نمبر ۶):

واخرج الطبرانی فی الاوسط، عن ابن عمر رضی اللہ عنھما مثلہ (۶)

ترجمہ: اور امام طبرانی نے بھی معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ایسی ایک حدیث روایت کی ہے

---

(۵)انظر الحدیث فی:مسند الأمام احمد بن حنبل ۴ /۳۹۵۔ ومجمع الزوائد للھیثمی، ۲ /۳۱۱،۳۱۲، وقال فیہ: رواہ احمد باسانید، ورجال بعضھا رجال الصحیح، ورواہ ابو یعلی، والبزار، والطبرانی فی الثلاثۃ۔

(۶)الحدیث اخرجہ الطبرانی فی المعجم الاوسط والصغیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ: (فناء امتی فی الطعن والطاعون۔ قلنا: قد عرفنا الطعن، فما الطاعون؟ قال: وخز اعدائکم من الجن وفی کل شھادۃ)۔

طاعون میں مرنے والے

(حدیث نمبر ۷):

واخرج الطبرانی فی الکبیر، عن عتبة بن عبد الله، عن النبی ﷺ قال: (یاتی الشهداء والمتوفون بالطاعون، فیقول اصحاب الطاعون: نحن شهداء فیقال: انظروا فان کانت جراحهم کجراح الشهداء تسیل دماً کریح المسک، فهم شهداء، فیجدونهم کذلک (۷).

حضرت عتبہ بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: (قیامت کے دن) شہداء اور طاعون سے مرنے والوں کو پیش کیا جائے گا تو طاعون والے کہیں گے ہم بھی شہداء ہیں تو (فرشتوں کو) حکم ہوگا دیکھو اگر ان کے زخم شہداء کے زخموں کی طرح خون بہا رہے ہیں اور ان سے کستوری کی خوشبو آرہی ہے تو یہ شہداء ہیں تو فرشتے ان کو ایسا ہی پائیں گے۔

(حدیث نمبر ۸):

واخرج احمد ،والنسائی، عن العرباض بن ساریة نحوه.

(فائدہ) امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد رحمہ اللہ کے حوالہ سے اوپر جس حدیث کا اشارہ دیا ہے اس کے الفاظ اور ترجمہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

---

(۷) الحدیث اخرجه الامام احمد فی مسنده ٤ /١٨٥۔ والطبرانی فی المعجم الکبیر باسناد لا باس به، ویؤیده حدیث العرباض بن ساریة التالی۔

قال الهیثمی فی مجمع الزوائد ٢ /٣١٤: واخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، وفیه اسماعیل بن عیاش وفیه کلام، وحدیثه عن اهل الشام مقبول وهذا منه۔

(ولفظ الحديث كما اخرجه الامام احمد بن حنبل في المسند ۱۲۸/۳، ۱۲۹ عن ابن ابی بلال عن عرباض بن سارية رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال: (يختصم الشهداء و المتوفون على فرشهم الى ربنا عزوجل في الذين يتوفون من الطاعون فيقول الشهداء اخواننا قتلوا كما قتلنا. ويقول المتوفون على فرشهم: اخواننا ماتوا على فرشهم كما متنا على فرشنا. فيقول الرب عزوجل: انظروا الى جراحهم، فان اشبهت جراحهم جراح المقتولين فانهم منهم ومعهم. فاذا جراحهم اشبهت جراحهم).

(ترجمہ): امام احمد کی روایت کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے:

شہداء اور جو لوگ اپنے بستروں پر فوت ہوئے ہوں گے اللہ کے سامنے طاعون میں مرنے والوں کے متعلق جھگڑا کریں گے شہداء کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں یہ بھی ایسے ہی قتل ہوئے جیسے ہم قتل کیے گئے اور بستروں پر مرنے والے کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں جو اپنے بستروں پر فوت ہوئے ہیں جیسے ہم اپنے بستروں پر فوت ہوئے ہیں۔ تو اللہ عزوجل فرمائیں گے ان کے زخموں کی طرف دیکھو اگر ان کے زخم مقتولوں کے زخم کی طرح ہیں تو یہ انہیں میں سے ہیں اور انہیں کے ساتھ رہیں گے تو ان کے زخم ان کے زخموں کی طرح کے ملیں گے۔

(فائدہ) اس حدیث کو امام نسائی نے سنن میں حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

طاعون میں مرنے والے کیلئے شہادت کا ثواب لینے کی شرط

(حدیث نمبر۹):

وأخرج البخاری، والنسائی، عن عائشة رضی الله عنها قالت: " سألت رسول الله ﷺ عن الطاعون؟ فأخبرني أنه كان عذابًا بعثه الله على من يشاء، وجعله رحمة للمؤمنين، فليس من رجل يقع الطاعون، فمكث في بلده صابراً محتسبًا،يعلم انه لا يصيبه الا ما كتب الله له، الا كان له مثل اجر شهيد (۸).

(ترجمہ): حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ یہ ایک عذاب ہے اللہ جس پر چاہتا ہے ڈال دیتا ہے۔ اور اس کو مؤمنوں کیلئے رحمت بنا دیتا ہے پس جو شخص بھی طاعون میں گھر گیا اور اسی شہر میں صبر کے ساتھ اللہ کی رضا پر راضی رہا اور وہ جانتا تھا کہ اس کو کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی مگر جو اللہ نے اس کیلئے لکھ دی ہے تو اس کو شہید کی مثل اجر ملے گا۔

(حدیث نمبر۱۰):

واخرج احمد عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما قال: سمعت رسول الله يقول في الطاعون: (الفارمنه كالفار من الزحف، ومن صبر فيه كان له اجر شهيد (۹).

---

(۸) الحديث اخرجه الامام البخاری فی صحيحه، فی كتاب الانبياء، باب ٥٤، وفی كتاب الطب، باب ۳۱۔ والامام احمد بن حنبل فی مسنده ٦/٦٤، ١٥٤، ٢٥٢۔ والنسائی فی سننه، فی كتاب الجهاد باب ۳۲۔

(۹) الحديث اخرجه الامام احمد بن حنبل فی مسنده ۳/۳٦۰۔ واورده =

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے طاعون کے متعلق فرمایا کہ طاعون سے بھاگنے والا میدان جنگ سے بھاگنے والے کی طرح ہے اور جو اس میں صبر کرے گا اس کیلئے شہید کا اجر ہوگا۔

شہادت کی چار اقسام

(حدیث نمبر۱۱):

واخرج عبدالرزاق في المصنف، عن مسروق رضي الله عنه قال: اربع هي شهادة للمسلمين: الطاعون، والنفساء، والغرق، والبطن (١٠).

ترجمہ: حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں: چار چیزیں مسلمانوں کے لئے شہادت کا درجہ رکھتی ہیں طاعون میں مرنا، نفاس میں مرنا، ڈوب جانا، پیٹ کی بیماری میں مرنا۔

ذات الجنب میں مرنے والا

(حدیث نمبر۱۲):

واخرج الطبراني عن عقبة بن عامر رضي الله عنه، ان رسول

=لهيثمي في مجمع الزوائد ٢/ ٣١٥ ـ وقال: رواه احمد والبزار والطبراني في الاوسط، ورجال احمد ثقات ـ اهـ

(١٠) الحديث اخرجه الامام احمد بن حنبل في مسنده ١/ ٢٣، والترمذي في سننه، في كتاب فضائل الجهاد، باب ١٤ ـ وعبد الرزاق في المصنف، في كتاب الجهاد، باب في الشهيد ٥/ ٢٧١.

اللہ ﷺ قال: المیت من ذات الجنب شہید (۱۱).
حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
ترجمہ: ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے۔
(فائدہ) ذات الجنب ایک قسم کا پھوڑا ہوتا ہے جو مریض کے پہلو میں اندر کی جانب نکلتا ہے اور اس کا رخ اندر کی جانب ہوتا ہے اس سے کوئی مریض بڑی مشکل سے ہی بچتا ہے۔ (۱۲)

بے وطنی میں مرنے والا

(حدیث نمبر۱۳):
واخرج ابن ماجة، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ موت الغریب شہادة (۱۳).
ترجمہ: بے وطن کی موت شہادت ہے۔
(اضافہ از مترجم)
واوردہ الہیثمی فی مجمع الزوائد ۲ /۳۱۷، عن ابن عباس،

---

(۱۱) الحدیث اخرجہ الامام احمد بن حنبل فی مسندہ ٤ /۱۵۷. والطبرانی فی المعجم الکبیر. واوردہ الہیثمی فی مجمع الزوائد ۲ /۳۱۷، وقال: رواہ الطبرانی فی الکبیر وفیہ ابن لہیعة وفیہ کلام. واوردہ السیوطی فی الجامع الصغیر ۱۹۳/۲ عن عقبة بن عامر، ورمز الیہ بالصحة۔
(۱۲)(لسان العرب ۶۹٤/۸)۔
(۱۳)الحدیث اخرجہ ابن ماجة فی سننہ، فی کتاب الجنائز، باب رقم ٦۱ (فیمن مات غریباً) عن ابن عباس.

ونصه:(موت الغريب شهادة، اذا احتضر فرمى ببصره عن يمينه وعن يساره فلم يرالا غريباً، وذكر اهله وولده فتنفس، فله بكل نفس يتنفسه يمحو الله عنه الفي الف سيئة، ويكتب له الف حسنة).

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ: بے وطن کی موت شہادت ہے جب اس کی موت کا وقت ہوتا ہے تو وہ اپنی نگاہ دائیں اور بائیں گھماتا ہے تو ناواقف لوگوں کو دیکھتا ہے پھر وہ اپنے گھر والوں اور اپنے بچوں کو یاد کرتا ہے اور ٹھنڈا سانس لیتا ہے اس کے ہر سانس کے بدلہ میں اللہ تبارک وتعالی بیس لاکھ گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کیلئے بیس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے۔

تشریح:

جو شخص بے وطنی کی موت مرتا ہے اس کو شہادت کا ثواب اس لئے ملتا ہے کہ وہ اپنے بچوں اور دوستوں سے دور فوت ہوتا ہے اس کو اس کے الم اور حسرت پر صبر کے بدلہ میں شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

سفر میں مرنے والا

(حدیث نمبر۱۴):

واخرج الصابونی فی المأتین، عن جابر رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: (موت المسافر شهادة).

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسافر کی موت شہادت ہے۔

بخار میں مرنا

(حدیث نمبر ۱۵):

واخرج الديلمی فی مسند الفردوس، عن انس رضی الله عنه قال: قال رسول اللهﷺ: الحمی شهادة. (۱۴).

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بخار میں مرنا شہادت ہے

جہاد میں سواری سے گر کر مرنا

(حدیث نمبر ۱۶):

واخرج ابو يعلى، عن عقبة بن عامر رضی الله عنه، سمعت رسول اللهﷺ يقول: من صرع عن دابته فی سبيل الله فمات، فهو شهيد (۱۵).

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: جو شخص جہاد میں اپنے جانور سے گر کر مر گیا وہ بھی شہید ہے۔

---

(۱٤) الحديث اخرجه الديلمی فی مسنده . واورده السيوطی فی الجامع الكبير ١/٤٠٧ ب. والفتح الكبير ٢/٨٢. قال المناوی، و فيه الوليد بن محمد الموقری

(۱٥) انظر الحديث فی: مسند ابو يعلى. و فی مجمع الزوائد للهيثمی ٥/٣٠١ وقال: (رواه الطبرانی ورجاله ثقات.) وقال ٥/٢٨٣: (رواه ابو يعلى وفيه من لم اعرفه).

جہاد میں پہرہ دیتے ہوئے مرنا

(حدیث نمبر۱۷):

واخرج الطبرانی عن سلمان رضی الله عنه، سمعت رسول الله ﷺ يقول: (رباط يوم فی سبيل الله كصيام شهر و قيامه، ومن مات مرابطاً يجری عليه عمله الذی كان يعمل، واومن الفتان، وبعث يوم القيامة شهيداً (١٦).

ترجمہ: حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ایک دن جہاد میں پہرہ دینا ایک مہینہ کے روزوں اور عبادت کے برابر ہے اور جو پہرہ میں مر گیا اس کیلئے اس کے وہ نیک اعمال لکھے جاتے رہیں گے جو وہ کیا کرتا تھا اور اس سے قبر کے فرشتے سوال نہیں کریں گے اور وہ قیامت کے دن شہید بن کر اٹھے گا۔

پہرہ دیتے ہوئے مرنا

(حدیث نمبر۱۸):

واخرج ابن حبان عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من مات مرابطاً مات شهيدًا (١٧).

---

(١٦) الحديث اخرجه مسلم فی صحيحه فی كتاب الامارة، باب فضل الرباط فی سبيل الله. وابن حجر فی المطالب العالية. والطبرانی. واورده الهيثمی فی مجمع الزوائد ٢٩٠/٥ وقال: (رواه الطبرانی وفيه من لم اعرفهم).

(١٧) اورده السيوطی فی جمع الجوامع ٨٣٥/١ وعزاه الی ابن ماجة وابی =

(ترجمہ): حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو (جہاد یا ملکی سرحد پر) پہرہ دیتے ہوئے فوت ہوا وہ شہید ہو کر فوت ہوا۔

(فائدہ) اور ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں اس حدیث کو اس طرح روایت کیا ہے کہ جو پہرہ دیتے ہوئے فوت ہوا وہ شہید ہو کر مرا اس کو قبر کے سوالوں سے بچایا جائے گا اور جنت کا صبح و شام کا کھانا کھلایا جائے گا۔

پہاڑوں سے گرنے والا، سمندر میں ڈوبنے والا

(حدیث نمبر۱۹):

واخرج عبدالرزاق، والطبرانی، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال: (ان من تردی من رؤوس الجبال، وتاکلہ السباع، ویغرق فی البحار، لشہید عند اللہ(۱۸).

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: جو شخص پہاڑوں کی چوٹیوں سے گرا اور اس کو درندے کھا گئے اور جو دریاؤں اور سمندروں میں غرق ہوا وہ اللہ کے نزدیک شہید ہے۔

=نعم الحلیة عن ابی ہریرة، ونصه (من مات مرابطاً مات شہیداً، ووقی فتنة القبر، وغدی وریح علیه برزقه من الجنة).

(۱۸) اخرجه الطبرانی فی الکبیر، وعبد الرزاق فی المصنف ۵/ ۲۶۹، باب الشہادة من کتاب الجہاد، واسناده صحیح. قال الہیثمی فی مجمع الزوائد ۵/ ۳۰۲: (رواه الطبرانی ورجاله رجال الصحیح). واخرجه سعید بن منصور فی سننه ۳/ ۲۶۰۵.

شہداء کی چند اقسام

(حدیث نمبر۲۰):

واخرج عن عبدالملک بن هارون بن عنترة. عن ابیه، عن جده رضی الله عنهم قال: قال رسول الله ﷺ: (ما تعدون الشهید فیکم؟ قلنا: من قتل فی سبیل الله قال: ان شهداء امتی اذن لقلیل، من قتل فی سبیل الله فهو شهید، والمتردی شهید، والنفساء شهید، والغریق شهید، والسل شهید، والحریق شهید، والغریب شهید (۱۹).

ترجمہ: حضرت عنترہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم کس کو شہید سمجھتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جو جہاد میں مارا جائے فرمایا پھر تو میری امت کے شہداء بہت کم ہوں گے جو جہاد میں قتل ہو وہ بھی شہید ہے اور نفاس کی حالت میں مرنے والی عورت بھی شہید ہے، غرق ہونے والا بھی شہید ہے سل میں مرنے والا بھی شہید ہے، جل مرنے والا بھی شہید ہے، بے وطن ہو کر مرنے والا بھی شہید ہے۔

---

(۱۹) الحدیث اخرجه الطبرانی فی الکبیر، واورده الهیثمی فی مجمع الزوائد ۳۰۱/۵ وقال الطبرانی وعبدالملک متروک) ولفظ الحدیث: (قال رسول الله ﷺ ذات یوم: ما تعدون الشهید فیکم؟ قلنا: یا رسول الله من قتل فی سبیل الله. قال: ان شهداء امتی اذا لقلیل، من قتل فی سبیل الله فهو شهید، والحریق شهید، والغریب شهید).

مال، جان، آبرو کی حفاظت میں مارا جانے والا شہید ہے

(حدیث نمبر۲۱):

واخرج اصحاب السنن الاربعة عن سعيد بن زيد قال: قال رسول الله ﷺ :من قتل دون ماله فهو شهيد، ومن قتل دون اهله فهو شهيد، ومن قتل دون دينه فهو شهيد، ومن قتل دون دمه فهو شهيد(۲۰).

حضرت سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: جو مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے اہل خانہ کی آبرو کی حفاظت کرنے میں مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے دین کی حفاظت اور دفاع میں مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ بھی شہید ہے۔

مظلومی کی موت

(حدیث نمبر۲۲):

---

(۲۰)الحديث اخرجه ابو داود في سننه، كتاب السنة، باب ۲۹. ترمذي في سننه، كتاب الديات، باب ۲۱، وصححها الترمذي. وابن ماجة في سننه، كتاب الحدود ۸٦۱/۲. والنسائي في سننه، كتاب تحريم الدم ۱۰۷/۷. والامام احمد في المسند ۱۹۰/۱،۳۰۵؛ ۱٦۳/۲،۱۹۳،۱۹٤. واخرج الشيخان منه (من قتل دون ماله فهو شهيد). واخرجه ايضاً ابن حبان في صحيحه. والحاكم في المستدرك.

واخرج احمد بسند صحیح، عن ابن عباس رضی الله عنهما، عن النبی ﷺ قال: من قتل دون مظلمته فهو شهید (۲۱).

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ظلماً قتل کیا گیا وہ شہید ہے۔

(حدیث نمبر ۲۳):

واخرج الطبرانی، والحاکم فی المستدرک وقال: (صحیح علی شرط الشیخین)، عن ام سلمة رضی الله عنها قالت: قال رسول الله ﷺ: من ادی زکاة ماله طیب النفس بها، یرید بها وجه الله والدار الآخرة، لم یغیب شیئا من ماله، فتعدی علیه فی الحق، فاخذ سلاحه، فقاتل فقتل فهو شهید (۲۲).

ترجمہ: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مال کی زکوۃ اپنے دل کی خوشی سے ادا کی اور اس سے اللہ کی رضا اور آخرت مقصود تھی اور اس نے اپنے مال سے کچھ بھی (محصلین زکوۃ کے سامنے) نہیں چھپایا پھر اگر اس کے حق میں زیادتی کی گئی تو اس نے (دفاع کیلئے) ہتھیار اٹھالئے اور لڑنے لگا اور مارا گیا تو وہ شہید ہے۔

---

(۲۱) اخرجه الامام احمد فی المسند ۲۰۵/۲. والنسائی فی سننه، کتاب تحریم الدم، باب من قاتل دون مظلمته، عن سوید بن مقرن.

(۲۲) الحدیث اخرجه الحاکم فی المستدرک، کتاب الجهاد ۴۰۴/۱ وقال: (هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاه)

قال الهیثمی فی مجمع الزوائد ۸۲/۳: رواه الطبرانی فی الکبیر والأوسط، ورجال الجمیع رجال الصحیح.

ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنے والا

(حدیث نمبر۲۴):

واخرج البزار، عن ابی عبيدة بن الجراح رضی الله عنه قال: قلت: يا رسول الله، ای الشهداء اكرم على الله ؟ قال: رجل قام الى امام جائر، فامره بمعروف و نهاه عن المنكر، فقتله (۲۳).

ترجمہ: حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ کے نزدیک کونسا شہید زیادہ عظمت رکھتا ہے؟ فرمایا وہ شخص جو کسی ظالم حکمران کے سامنے کھڑا ہوا اور اس کو نیکی کا حکم کیا اور برائی سے روکا تو اس نے اس کو قتل کر دیا۔

---

(۲۳)قال الهيثمی فی مجمع الزوائد ۷ /۲۷۲: (رواه البزار وفيه ممن لم اعرفه اثنان) ا هـ

وفی معنی الحديث، عن سمرة ان رسول الله ﷺ قال: (افضل الجهاد ان يتكلم بالحق عند سلطان)) او قال: عند سلطان جائر). قال الهيثمی فی مجمع الزوائد ۲۷۲/۷: (رواه البزار وفيه ابو بكر الهذلی وهو ضعيف)

وعن عبدالله بن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: " سيد الشهداء حمزة بن عبدالمطلب ورجل قام إلى امام جائر فامره ونهاه فقتله " قال الهيثمی فی مجمع الزوائد ۲۷۲/۷:" رواه الطبرانی فی الأوسط وفيه شخص ضعيف"۔

سواری سے گر نے والا، ڈسے پر مرنے والا اور جہاد میں بستر پر مرنے والا شہید ہے

(حدیث نمبر ۲۵):

واخرج الطبرانی، والحاکم وصححه، عن ابی مالک الاشعری رضی الله عنه، ورفعه :(من وقصه فرشه او بعیره ، او لدغته هامة ، او مات علی فراشه فی سبیل الله علی ای حتف شاء فهو شهید(۲۴).

ترجمہ: حضرت ابو مالک الاشعریؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو اس کے گھوڑے یا اونٹ نے گرا کر گردن توڑ دی یا اس کو کسی بلا نے ڈس لیا یا جہاد کے دوران اپنے بستر پر جس طرح سے بھی فوت ہوا تو وہ بھی شہید ہے۔

سانپ کے ڈسنے پر مرنے والا

(حدیث نمبر ۲۶):

واخرج الطبرانی فی الکبیر، عن سرّاء بنت نبهان الغنوية رضی الله عنها قالت: سُئِلَ النبی ﷺ عن الحَیَّات، ما یُقتَل

(۲۴)الحدیث اخرجه الحاکم فی مستدرکه، کتاب الجهاد ۲/۷۸،۷۹ وقال: (هذا الحدیث صحیح ولم یخرجاه). واخرجه البیهقی فی السنن الکبری، کتاب السیر، باب فضل من مات فی سبیل الله ۹/۱۶۶ .والطبرانی فی الکبیر.

منهـا ؟ فـقـال: اقتـلـوا مـا ظهر منها، كَبيرها وصَغيرِها أَسْوَدَها وأبْيَـضَهـا، فان مَن قَتلَها مِن امَّتى كانت فِداهُ مِنَ النّارِ ومَنْ قَتلَتْهُ كانَ شَهِيداً (٢٥).

(ترجمہ): حضرت سراء بنت نبہانؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سانپوں کے متعلق پوچھا گیا کہ ان میں سے کس کس کو مارا جائے؟ تو آپؐ نے فرمایا ان میں سے جو بھی سامنے آئے اس کو مار ڈالو چاہے بڑا ہو یا چھوٹا، سیاہ ہو یا سفید، میری امت میں سے جس نے بھی اس کو مارا یہ اس کیلئے دوزخ سے جان بخشی کا سبب بن جائے گا، اور جس کو اس سانپ نے مار دیا وہ شہید ہو گا۔

بیمار ہو کر مرنے والا

(حدیث نمبر ۲۷):

واخـرج ابـن مـاجة، عـن ابـى هريرة رضى الله عنه قال: قال رسـول الله ﷺ: مـن مـات مـريـضـاً، مـات شهيداً، ووقى فتنة القبر، وغدى وريح عليه برزقه من الجنة (٢٦).

(ترجمہ): حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بیمار ہو کر مرا وہ بھی شہید ہو کر مرا اس سے قبر میں سوال نہیں ہو گا۔ اور اس کو صبح وشام جنت سے رزق دیا جائے گا۔

---

(٢٥) قال الهيثمى فى مجمع الزوائد ٤٥/٤: (رواه الطبرانى فى الكبير، وفيه احمد بن الحارث الغسانى وهو متروك).

والحديث اورده الامام السيوطى فى جمع الجوامع حديث رقم ٣٩٠١ من الجزء الاول، وقال: (الحكيم الطبرانى عن سراء بنت نبهان الغنوى).

(٢٦) الحديث اخرجه ابن ماجة فى سننه، فى كتاب الجنائز، باب رقم ٦٢.

علامہ قرطبی فرماتے ہیں کہ یہاں مریض سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے پیٹ کی بیماری سے فوت ہوا یہ معنی ایک دوسری حدیث کی وجہ سے کیا گیا ہے۔

علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ اکثر محدثین اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی روایت کرنے میں راوی نے غلطی کی ہے اس حدیث کے الفاظ من مات مرابطا...... ''ہیں (نہ کہ ''من مات مریضاً '' جیسا کہ ان الفاظ کی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

عشق کو پاکدامنی کے ساتھ دبا کر مرنے والا شہید ہے

(حدیث نمبر۲۸):

واخرج الخطیب فی التاریخ، والدیلمی فی الفردوس، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، ان رسول اللہ ﷺ قال: من عشق فعف، فمات، فهو شهيد(۲۷).

---

(۲۷) قال المناوی فی فیض القدیر ٦ /۱۸۰: (قال ابن عربی: العشق التقاء الحب بالمحب حتى خالط جميع اجزائه و اشتمال عليه اشتمل الصماء).

وقال ٦ /۱۷۹: (مات شهيداً: ای يكون من شهداء الآخرة ؛ لان العشق و ان كان مبدأه النظر و السماع لكنهما غير موجبين له، فهو فعل الله بالعبد بلا سبب). اهـ. قال: (والمراد بالعفة العفة مع ايتاء النفس حظها طلبا لراحة قلبه ومتابعة لهوى نفسه، وان كان في غير محرم، و كان صاحبه يأثم، لكن رتبة الشهادة سنية لا تنال الا بفضيلة كاملة او بلية شاملة، وانما قارب وصف من عف وصف القتيل في سبيل الله لتركه لذة نفسه، فكما بذل المجاهد مهجته لا علاء كلمة الله فهذا جاهد نفسه في مخالفة هواها بمحبته للقديم خوفاً ورهبة وايثاراً على ما يحدث؛ ذكره في البحر). ١هـ.

والحديث اورده السيوطي في جمع الجوامع ١/٨٠١، و في الجامع الصغير حديث رقم ٨٨٥٣: وضعفه.=

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عشق کیا پھر پاک دامن رہا اور اس کو دبائے رہا اور اسی حالت میں مر گیا تو وہ شہید ہے۔

تشریح:

علامہ مناوی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں

یہ آخرت کے اعتبار سے شہید ہوگا کیونکہ عشق کا آغاز نظر اور گفتگو سے ہوتا ہے لیکن یہ دونوں چیزیں عشق کو لازم کرنے والی نہیں ہیں تو یہ بلا سبب بندے کے ساتھ اللہ کا کام ہوا (فیض القدیر للمناوی ۱۷۹/۶)۔

مرتبہ شہادت کس کامل فضیلت پر یا بڑی مصیبت پر ملتا ہے اور عشق ہونے کے بعد خود کو گناہ سے بچانا فی سبیل اللہ مرنے کے درجہ میں ہے کیونکہ اس نے اپنے نفس کو لذت گناہ سے محفوظ رکھا پس جس طرح سے مجاہد اللہ کا نام بلند

=واخرجه الخطيب ١٢ /٤٧٩،وقال العلجونى فى كشف الخفا٢/٣٦٣، حديث رقم ٢٥٣٨: (رواه جعفر السراج فى مصارع العشاق، عن سويد بلفظ (من عشق فظفر فعف فمات، مات شهيداً) وراه ابن المرزبان عن ابى بكر الازرق عن سويد موقوفاً،وقال ان شيخه كان حدثه مرفوعا فعاتبه فيه فأسقط الرفع ثم صار بعد يرويه موقوفا وهو مما انكره يحيى بن معين وغيره على سويد، حتى ان الحاكم قال فى تاريخه: يقال ان يحيى لما ذكر هذا الحديث قال لو كان لى فرس ورمح غزوت سويداً، قال فى المقاصد: لكنه لم ينفرد به، وقد رواه الزبير بن بكار عن مجاهد مرفوعاً بسند صحيح، وذكره ابن حزم فى معرض الاحتجاج، فقال: فان اهلك هوى اهلك شهيداً

وان تمنن بقيت قرير عين

روى هذا السنا قوم ثقات

ناوا بالصدق عن كذب ومين

وذكره نحوه منظوماً الباجى، وابو القاسم وغيرهما.

وقال السيوطى فى الدرر المنثرة، تحقيق محمد عبدالقادر عطا: له طرق ابن عباس، =

کرنے کیلئے اپنی جان اللہ کے لئے خرچ کر دیتا ہے تو اس طرح سے یہ عاشق بھی اپنی نفس کی مرضی کے خلاف لڑ رہا ہے۔

سمندر میں جی متلانے اور چکرانے والا

(حدیث نمبر۲۹):

وأخرج أبو داود، عن أم حرام رضی اللہ عنها، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم المائد فی البحر، الذی یصیبه القیء له اجر شهید.

ترجمہ: حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سمندر میں جی متلانے اور سر چکرانے والے کیلئے جس کو قے بھی آجائے شہید کا ثواب ہے۔

تشریح: محدثین کرام نے اس حدیث کو سمندری غزوات میں بیان کیا ہے پس معلوم ہوا کہ جو شخص جہاد کیلئے سمندری راستہ کا سفر کرے اور اس کا جی

=واخرجه الحاكم فی تاريخ نيسابور والخطيب فی تريخ بغداد، واخرجه الخطيب ايضاً حديث عائشة بلفظ (من عشق فعف ثم مات مات شهيداً، ض، وابن عساكر فی تاريخ دمشق، شواورده الديلمی بلا سند عن ابی سعيد: (العشق من غيرريبة كفارة للذنوب)۔ ۱ھ علامہ دیلمی نے بغیر سند کے حضرت ابوسعید خدریؓ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ عشق کے بعد گناہ سے بچ جانا گناہوں کیلئے کفارہ ہے۔ انظر الحديث فی: الجامع ۸۸۵۲،۸۸۵۳ وضعفهما، والمقاصد الحسنة ۱۱۹۳، والتمييز ۱٤۲٤، والاسرار ٥٠۸، والتنزيه ۲/۳۹٤/۹، والفوائد المجموعة ۷٦۱، والمنار ۳۲۱، تاريخ بغداد ٥/۱٥٦،۲/۲٦،٦/٥۱،۱۱/۲۹۷،۱۲/٤۷۹،۱۳/۱۸۷، واسنى المطالب ۱٤۳۹، وميزان الاعتدال ۲/۲٥٠، وزاد المعاد ۳/۱٥٤، ولسان الميزان ۱/۱۹۲، وتهذيب التهذيب ٤/۲۷٤، وتحذير الخواص ۱۱۲، والتذكره فی الاحاديث المشتهرة للزركشی، من تحقيقنا، ۱۹۱ وسلسلة الاحاديث الضعيفة ٤٠۹۔

متلا نے لگے سر چکرانے لگے اور اس سے قے آجائے تو اس کا ثواب شہید کے برابر ہے۔

اللہ کی راہ میں فوت ہونے والا

(حدیث نمبر ۳۰):

واخرج عبد الرزاق في المصنف، عن عبد الله بن نوفل رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: الميت في سبيل الله شهيد (۲۸).

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن نوفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں فوت ہونے والا شہید ہے۔

جہاد میں بستر پر مرنے والا اور جس کو درندے پھاڑ کھائیں

(حدیث نمبر ۳۱):

واخرج الطبراني، عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ المرء يموت على فراشه في سبيل الله شهيد.(۲۹)

---

(۲۸) الحديث اخرجه ابوداود في سننه، كتاب الجهاد، باب فضل الغزو في البحر، وبقيته والغريق له أجر شهيدين۔

وأورد الامام السيوطي في جامعه الصغير وحسنه، حديث رقم ۹۱۳۱۔

(۲۹) اخرجه عبدالرزاق في مصنفه، في كتاب الجهاد، باب في الشهيد.

وللحديث الفاظ اخرى منها (من قتل في سبيل الله فهو شهيد) و (مات في سبيل الله فهو شهيد)، انظر الحديث في: صحيح مسلم، في كتاب الامارة، حديث ۱٦٥، وسنن ابي داود، في كتاب الجهاد، باب ١٤. وسنن ابن ماجة، في كتاب الجهاد، باب ١٧. ومسند الامام احمد بن حنبل ۲/۲۲، ٥/۳۱۷.

وقال: قيل ذلك في المبطون، واللديغ، والغريق، والشريق، والذي يفترسه السبع، والخار عن دابته. (۳۰).

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جہاد فی سبیل اللہ میں بستر پر فوت ہوا وہ بھی شہید ہے۔

اور فرمایا کہ یہی بات پیٹ کی بیماری میں مرنے والے اور اچھو (گلے میں کھانے یا پانی کا پھندا پڑنے) سے مرنے والے اور غرق ہو جانے والے اور جس کو درندے پھاڑ کھائیں اور جو اپنے سواری کے جانور (وغیرہ) سے گر کر مر جائے کے متعلق بھی کہی جاتی ہے۔

بادشاہ کے ظلم سے مرنے والا اور ہر مرنے والا مومن شہید ہے

(حدیث نمبر ۳۲):

واخرج ابو القاسم عبدالرحمن بن ابی عبد الله بن منده في كتاب الايمان بالسؤال عن علي بن ابی طالب رضی الله عنه قال: من حبسه السلطان ظلماً فمات في السجن فهو شهيد، ومن ضربه فمات في الضرب فهو شهيد، وكل مومن يموت فهو شهيد.

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالبؓ نے فرمایا جس کو بادشاہ ظلماً قید کر دے اور وہ جیل میں ہی مر جائے تو وہ شہید ہے اور جس کو سلطان مارے اور وہ ضرب سے مر جائے تو وہ بھی شہید ہے اور ہر مومن جو فوت ہو وہ شہید ہے۔

---

(۳۰) انظر حديث رقم: ۱، ۴، ۱۹، ۲۰، ۳۶، ۵۷، ۵۹، (۷۸) انظر الفتح لابن حجر ۶/۴۵۔ (۷۹) انظر حديث رقم: ۹، (۸۰) انظر حديث رقم: ۱۶، ۵۸۔

غیرت کو قابو میں رکھنے والی عورت کا ثواب

(حدیث نمبر۳۳):

واخرج البزار، والطبراني بسند حسن، عن ابن مسعود رضى الله عنه، ان النبي ﷺ قال: ان الله كتب الغيرة على النساء، والجهاد على الرجال، فمن صبر منهن كان لها اجر شهيد (۳۱).

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ نے عورتوں پر غیرت لکھی ہے اور مردوں پر جہاد پس جو عورت ثابت قدم رہی اس کو شہید کا اجر ملے گا۔

(فائدہ) عورت کی غیرت دو طرح کی ہوتی ہے ایک خاوند پر غیرت کھانا دوسرے سوکنوں پور غیرت کھانا ان دونوں میں غیرت کو قابو میں رکھنے والی عورت کو شہید کا ثواب ملے گا۔

---

(۳۱) الحديث اورده السيوطى فى جمع الجوامع ١ /١٧٣، وفى الجامع لصغير حديث رقم ١٧٦٧ وعزاه الى الطبراني عن ابن مسعود، وحسنه، = وقال الهيثمي: فيه غبيد بن الصباح ضعفه ابو حاتم ووثقه البزار، وبقية رجاله ثقات. وقال في الميزان: عبيد بن الصباح ضعفه ابو حاتم، وساق هذا الخبر من مناكيره، وفي اللسان: اورده العقيلي في الضعفاء، ولا يتابع عليه، ولا يعرف الا به اهـ. لكنه في الفتح عزاه للبزار وحده، ورجاله ثقات، لكنه اختلف في عبيد بن الصباح منهم، هكذا قال) اهـ.

وانظر الحديث فى مجمع الزوائد ٤/٣٢٠.

بے وطنی کی موت مرنے والا

(حدیث نمبر۳۴):

واخرج ابوداود، والبیهقی فی الشعب، عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ :موت الغریب شهادة (۳۲).

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے وطن کی موت شہادت ہے۔

(حدیث نمبر۳۵):

ثم اخرج عن ابی هریرة رضی الله عنه، عن النبی ﷺ قال: من مات غریباً مات شهیداً(۳۳).

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بے وطنی میں مرا وہ شہید ہے۔

شہید کی پانچ اقسام

(حدیث نمبر۳۶):

واخرج ابن عساکر فی تاریخه، عن علی رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ الغریق شهید، والحریق شهید، والغریب

---

(۳۲)سبق تخریجه فی حدیث رقم ۱۳ فلینظر هناك.
قال البیهقی، اشار البخاری الی تفرد الهذیل بن الحکم بهذا، قال: وهو منکر الحدیث.
قال البیهقی، وروی من وجه آخر اضعف من هذا.
(۳۳)انظر حدیث رقم (۱۳).

شهيد، والملدوغ شهيد، والمبطون شهيد(٣٤).

ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ڈوب مرنے والا شہید ہے، جل مرنے والا شہید ہے، بے وطن مرنے والا شہید ہے، ڈسنے پر مرنے والا شہید ہے اور پیٹ کی مرض میں مرنے والا شہید ہے۔

شہادت کے ثواب تک پہنچانے والی دعا

(حدیث نمبر ۳۷):

واخرج الطبراني في الاوسط، عن عائشة رضي الله عنها قالت: يا رسول الله، ليس الشهيد الا من قتل في سبيل الله؟ قال يا عائشة ان شهداء امتي اذن لقليل، من قال في يوم خمساً وعشرين مرة: (اللهم بارك لي في الموت وفيما بعد الموت)، ثم مات على فراشه، اعطاه الله اجر شهيد(٣٥).

ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ شہید تو کوئی نہیں مگر جو اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا۔ فرمایا اے عائشہ پھر میری امت کے شہید بہت کم رہ جائیں گے جو شخص روزانہ پندرہ مرتبہ یہ دعا کرے گا۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِي الْمَوْتِ وَفِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ. (اے اللہ میری موت میں برکت عطا فرما اور موت کے بعد بھی) پھر وہ بستر پر بھی مر گیا تو بھی اللہ اس کو شہید کا ثواب عطا کرے گا۔

---

(٣٤)انظر الحديث في الفتح الكبير للسيوطي ٢/٢٦٠.

(٣٥)الحديث اخرجه الطبراني في معجمه الأوسط، قال الهيثمي في مجمع الزوائد: (وفيه من لم اعرفهم).

بعض فطری موت مرنے والے بھی شہید ہیں

(حدیث نمبر ۳۸):

واخرج ابو نعیم فی الحلیة، عن ابی ذر رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من تعدون الشهید فیكم؟ قالوا: من اصابه السلاح. قال: كم من اصابة السلاح لیس بشهید، وكم من قد مات علی فراشه حتف انفه عند الله صدیق شهید (۳٦).

ترجمہ: حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تم اپنے ہاں کس کو شہید کہتے ہو؟ عرض کیا جسے اسلحہ مارے فرمایا کتنے لوگوں کو اسلحہ مارتا ہے۔ مگر وہ شہید نہیں ہوتے اور کتنے وہ ہیں جو اپنے بستر پر اپنی موت آپ مرتے ہیں اور وہ اللہ کے ہاں صدیق اور شہید ہوتے ہیں۔

---

(۳٦) الحدیث اخرجه ابو نعیم فی الحلیة ۸ /۲۵۱، واورده الامام السیوطی فی جامعه الصغیر وضعفه، حدیث رقم ٦٤١٧.

قال المناوی فی فیض القدیر ۵/ ۵۰:" قال فی الفردوس: قال أبو عبید: یقال مات فلان حتف أنفه اذا مات علی فراشه، وقال غیره: قیل له ذلك لأن نفسه تخرج بتنفسه من فیه وأنفه، وغلب أحد الاسمین علی الآخر لتجاورهما۔ وأصل هذا الحدیث أنه علیه الصلاة والسلام قال: من تعدون الشهید فیكم؟ قالوا: من أصابه السهم فذكره، وعلی ذلك ترجم البخاری باب لا یقال فلان شهید، أی علی سبیل القطع والجزم إلا أن یكون بالوحی، فالمقصود بالحدیث النهی عن تعیین وصف واحد بعینه بأنه شهید، بل یجوز أن یقال ذلك علی طریق الاجمال"۔ وسند الحدیث، من حدیث عبدالله بن خبیق عن یوسف بن أسباط عن حماد عن أبی عمران الجونی عن عبدالله بن الصامت عن أبی ذر رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من تعدون الشهید فیكم الحدیث۔=

شہادت کے ثواب تک پہنچانے والا عمل

(حدیث نمبر ۳۹):

واخرج الطبرانی فی الکبیر بسند حسن، عن ابن عمر رضی الله عنهما قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: من صلى الضحى، وصام ثلاثة ايام من الشهر، ولم يترك الوتر فى حضر ولا سفر، كتب له اجر شهيد (۳۷).

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: جس نے چاشت کی نماز پڑھی اور ہر مہینہ تین روزے رکھے اور گھر اور سفر میں وتر نہ چھوڑے تو اس کیلئے شہید کا اجر لکھ دیا جاتا ہے۔

فساد امت کے وقت حضورؐ کے طریقہ کو تھامنے والا

(حدیث نمبر ۴۰):

واخرج في الاوسط، عن ابی هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ المتمسك بسنتي عند فساد امتی له اجر

=قال المناوی:" قال أبو نعيم: غريب بهذا الاسناد واللفظ لم نكتبة الا من حديث يوسف اهـ ـ ويوسف بن أسباط أورده الذهبی فی الضعفاء وقال: وثقه يحی، وقال أبو حاتم: لا يحتج به، وقال ابن حجر: فی إسناده نظر، فانه من رواية عبدالله بن خبيق بمعجمه ثم موحدة وقاف مصغراً، عن يوسف عن ابن أسباط الزاهد"ـهـ

(۳۷)قال الهيثمی فی مجمع الزوائد ۲ /۲٤١: (رواه الطبرانی فی الكبير، وفيه ايوب ابن نهيك ضعفه ابو حاتم وغيره، ووثقه ابن حبان وقال يخطئ).

شهيد (۳۸).

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: میری امت کے بگڑ جانے کے وقت جو میری سنت پر مضبوطی سے چلتا رہے گا اس کیلئے شہید کا اجر ہے۔

طالب علم دین کی موت

(حدیث نمبر ۴۱):

واخرج البزار عن ابی هريرة، وابی ذر رضی الله عنهما قالا: قال رسول الله ﷺ: (اذا جاء الموت لطالب العلم وهو على هذه الحال، مات وهو شهيد (۳۹).

یعنی امام بزار نے اپنی مسند میں حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو ذرؓ سے روایت کیا ہے کہ یہ دونوں فرماتے ہیں کہ دین کا ایک مسئلہ جس کو کوئی شخص سیکھتا ہے میرے نزدیک ہزار رکعات نفل پڑھنے سے افضل ہے اور یہ دونوں صحابہ

---

(۳۸) الحديث أورده الهيثمي في مجمع الزوائد ١ /١٧٢ وقال (رواه الطبراني في الاوسط، وفيه محمد بن صالح العلوى، ولم ار من ترجمه، وبقية رجاله ثقات) . اهـ.

واورده ابن عساكر في تاريخه عن محمد بن عجلان، عن ابيه قال: ان رسول الله ﷺ قال: (القائم بسنتي عند فساد امتي له اجر شهيد).

وأورده بلفظ عساكر الامام السيوطي في جمع الجوامع ١/٤٣٥۔

(۳۹) الحديث اخرجه البزار في مسنده، عن ابي هريرة وابي ذر، رضي الله عنهما قالا: (لباب من العلم يتعلمه الرجل احب الى من الف ركعة تطوعاً، وقالا: قال رسول الله ﷺ: اذا جاء الموت لطالب العلم وهو على هذه الحالة مات وهو شهيد).

وأورده الهيثمي في مجمع الزوائد ١ /١٢٤ وقال: رواه البزار وفيه هلال بن عبدالرحمن الحنفي وهو متروك۔اهـ

کرامؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب طالب علم پر موت آتی ہے اور وہ اسی حالت میں ہوتا ہے تو وہ شہید ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: جب طالب علم دین کی موت آتی ہے اور وہ طلب علم کی حالت میں ہی ہوتا ہے تو وہ شہادت کی موت مرتا ہے۔

دعائے یونس سے شہادت کا مرتبہ ملے گا

(حدیث نمبر۴۲):

واخرج الحاكم في مستدركه، عن سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه، انه سمع النبی ﷺ يقول: (هل ادلكم على اسم الله الاعظم؟ دعاء يونس. فقال رجل : يا رسول الله، هل كانت ليونس خاصة ؟ فقال: الاتسمع قوله عزوجل: (ونجيناه من الغم وكذلك ننجي المومنين)؟

فاينما مسلم دعا بها في مرضه اربعين مرة، فمات في مرضه ذلك، اعطي اجر شهيد، وان برأ برأ مغفور له (۴۰).

حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ:

ترجمہ: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کیا میں تمہیں اللہ کا اسم اعظم نہ بتاؤں؟ وہ یونس علیہ السلام کی دعا ہے تو ایک شخص نے

---

(٤٠) الحديث اخرجه الحاكم في مستدركه عن سعد ١ /٥٠٦، وآية الحديث :آية ٨٨ من سورة الانبياء.

عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ حضرت یونسؑ کیلئے خاص تھی؟ فرمایا کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا (ترجمہ) اور ہم نے یونس کو غم سے نجات دی اور اسی طرح سے ہم مومنین کو بھی نجات دیتے ہیں۔ پس جب بھی کوئی مسلمان ان الفاظ میں چالیس مرتبہ اپنی بیماری کے دنوں میں دعا کرے گا اور اسی بیماری میں فوت ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو شہید کا اجر دیں گے اور اگر شفا ہو جائے گی تو اس نے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

سچا امانت دار تاجر

(حدیث نمبر ۴۳):

واخرج الحاكم عن ابن عمر رضی الله عنهما قال: قال رسول اللهﷺ: التَّاجِرُ الصدوقُ الامين مع الشُّهداءِ يَوْمَ القيامة (۴۱).

یعنی علامہ ابن عربی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اگرچہ صحیح کے متفق علیہ درجہ تک تو نہیں پہنچی لیکن اس کا معنیٰ صحیح ہے کیونکہ اس نے صداقت اور حق کی

---

(٤١) الحديث اخرجه الحاكم فی مستدركه ٢/٦ من كتاب البيوع، واخرجه ايضاً ابن ماجة فی سننه ج ٢ ص٢ باب الحث علی المكاسب. وقال الامام ابو الحسن الحنفی فی هامشه علی ابن ماجة: (واصل الحديث قد رواه الترمذی من حديث ابی سعيد الخدری). وفی الزوائد: فی اسناده كلثوم بن جوش القشيری. ضعيف. واورده الامام السيوطی فی جمع الجوامع ١/٤٠٠؛ وعزاه الی ابن ماجة، والحاكم والبيهقی فی الشعب.

ولفظه عند السيوطی: (التاجر الامين الصدوق المسلم مع الشهداء يوم القيامة).

واوره الامام السيوطی ايضاً فی جامعه الصغير وضعفه، وعزاه الی ابن ماجة والحاكم فقط، حديث رقم ٣٣٩١.=

شہادت اور مخلوق کی خیر خواہی اور حضور ﷺ کی طرف سے دیئے گئے حکم کی پیروی کی تاجروں کی مذمت والی حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں کیونکہ اس میں گناہ گار، ریا کار اور حریص تاجر مراد ہیں جیسا کہ اس حدیث کا قرینہ اس کی طرف اشارہ کر رہا ہے اور اگر تجارت امانت اور دیانت کے ساتھ ہو تو یہ محبوب ومطلوب ہے اسی لئے سلف فرمایا کرتے تھے کہ تجارت کیا کرو کیونکہ اب ایسے زمانہ میں ہو کہ اگر تم میں سے کسی کو حاجت لاحق ہو تو وہ سب سے پہلے اپنے دین کو بیچ کر کھائے گا۔

واعترض ابن القطان على الحاكم في تصحيحه للحديث، بانه من رواية كثير بن هشام، وهو وان خرج له مسلم ضعفه ابو حاتم وغيره.

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سچا امانت دار تاجر قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ہوگا۔

(حدیث نمبر۴۴):

واخرج مثله عن ابی سعید رضی الله عنه (۴۲).

=واخرجه ايضاً الترمذي في البيوع . والدارمي في البيوع. واحمد ۴۳۷/۳ .

قال المناوي في فيض القدير ۲۷۸/۳: (قال ابن العربي: هذا الحديث وان لم يبلغ درجة المتفق عليه من الصحيح فان معناه صحيح لانه جمع الصدق والشهادة بالحق والنصح للخلق وامتثال الامر المتوجه اليه من قبيل الرسول، ولا يناقضه ذم التجار في الخبر المار لانه محل لذم اهل الفجور والرياء والحرص بقرينة هذا الخبر، اما مع تحري الامانة والديانة فالإتجار محبوب مطلوب، وهذا كان السلف يقولون: اتجروا، فانكم في زمان اذا احتاج احدكم كان اول ما ياكل بدينه) اهـ.

اعترض ابن القطان على الحاكم في تصحيحه للخديث، بانه من رواية كثير بن هشام، وهو وان خرج له مسلم ضعفه ابو حاتم وغيره۔

(۴۲)الحديث اخرجه الترمذي في سننه ۲۲۸/۱ باب ما جاء في التجار وتسمية النبي ﷺ اياهم، قال ابو عيسى : هذا حديث لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث الثوري عن ابي حمزة، وابو حمزة اسمه عبد الله بن جابر، وهو شيخ مصري.=

ترجمہ: ایسی ہی ایک روایت حضرت ابو سعید خدریؓ سے بھی مروی ہے۔

مسلمانوں کے شہر کی طرف غلہ لے جانے کا ثواب

(حدیث نمبر ۴۵):

واخرج الديلمي، عن ابن مسعود رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: (من جلب طعاماً الى مصر من امصار المسلمين كان له اجر شهيد (۴۳).

=وأخرجه أيضًا الدارمي، كتاب البيوع باب التاجر الصدوق الأمين۔

وأورده السيوطي في جامعه الكبير ١ / ٤٠٠ وعزاه إلى عبد بن حميد، والدارمي ، وابن جرير في تهذيب الآثار، والترمذي والدار قطني في سننه عن أبي سعيد،وحسنه۔وأورده أيضًا الإمام السيوطي في الجامع الصغير وعزاه هناك إلى الترمذي، والحاكم عن أبي سعيد، وحسنه۔قال المناوي في فيض القدير٣ /٢٧٨: " قال الترمذي حسن غريب، وقال الحاكم من مراسيل الحسن ١ ـهـ

ولفظ الحديث:" التاجر الصدوق الأمين مع النبيين والصديقين والشهداء"۔

قال المناوي في فيض القدير٣ /٢٧٨: " قال الحكيم إنما لحق بدر جتهم لأنه احتظى بقلبه من النبوة والصديقية والشهادة، فالنبوة إنكشاف الغطاء، والصديقية استواء سريرة القلب بعلانية الأركان، والشهادة احتساب المرء بنفسه على الله فيكون عنده في خدالأمانة في جميع ما وضع عنده، وقال الطيبي قوله مع النبيين بعد قوله التاجر الصدوق حكم مرتب على الوصف المناسب من قوله" ومن يطع الله ورسوله فأولئك مع الذين أنعم الله عليهم، وذلك أن اسم الإشارة يشعر بأن ما بعده جدير بما قبله لا تصافه بإطاعة الله وإنما ناسب الوصف الحكم لأن الصدوق بناء مبالغة من الصدق، كالصديق وإنما يستحقه التاجر إذا أكثر تعاطيه الصدق لأن الأمناء ليسوا غير أمناء الله على عباده فلا غرولمن اتصف بهذين الوصفين أن ينخرط في زمرتهم" وقليل ماهم"۔اهـ

(٤٣)الحديث اخرجه الديلمي في مسند الفردوس عن ابن مسعود رضي الله عنه. واورده الامام السيوطي في جمع الجوامع ١ /٧٧٠ وعزاه الى الديلمي ايضاً.

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص غلہ مسلمانوں کے کسی شہر کی طرف لے جائے گا تو اس کو شہید کا ثواب ملے گا۔

اہل وعیال کے لئے روزی جمع کرنے والا اور دیانتداری قائم کرنے والا

(حدیث نمبر ۴۶):

واخرج الطبرانی فی الکبیر، عن ابی کاهل رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من سعی علی امراته وولده وما ملکت یمینه، یقیم فیهم امر الله، ویطعمهم من حلال، کان حقاً علی الله ان یجعله مع الشهداء فی درجاتهم.

ترجمہ: حضرت ابو کاہلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی بیوی اور اپنی اولاد اور زیردست لوگوں کیلئے رزق کمائے گا ان میں اللہ کا حکم نافذ کرے گا اور ان کو حلال کھلائے گا، اللہ پر لازم ہو جاتا ہے کہ وہ اس کو شہداء کے درجہ میں پہنچادے۔

علامہ ذہبیؒ کہتے ہیں کہ اس کی سند اندھی ہے۔

فائدہ: میں اس حدیث کے حوالہ سے واقف نہیں ہوا لیکن اہل وعیال کیلئے کمانے کی فضیلت کی بہت سی احادیث آئی ہیں اور یہ حدیث ان میں سے ایک ہے۔

(حدیث نمبر ۴۷):

واخرج الدیلمی، عن جابر رضی الله عنه، ان رسول الله

ﷺ قال: من عاش مدارياً، مات شهيداً (۴۴).

وورد بهذا اللفظ عن مكحول قوله.

اخرجه السلفي من حديث ابى طاهر الحنبلي.

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں کی خاطر مدارات رکھے گا اوران کے ساتھ اچھے انداز سے زندگی گزارے گا تو وہ شہادت کی موت کا ثواب پائے گا۔

اللہ کی رضا کے لئے اذان دینے والے

(حدیث نمبر ۴۸):

واخرج الطبراني عن ابن عمرو رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ المؤذن المحتسب كالشهيد المتشحط فى دمه، واذا مات لم يدود فى قبره(۴۵).

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

---

(٤٤)الحديث اخرجه الديلمي عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه، واورده الامام السيوطي فى الجامع الكبير ١/ ٨٠٠، وعزاه ايضاً الى الديلمي ايضاً.

(٤٥)الحديث اخرجه الطبراني فى الكبير عن عبدالله بن عمرو بن العاص. قال الهيثمي فى مجمع الزوائد ٣ /٢: وفيه ابراهيم ابن رستم، وهو مختلف فى الاحتجاج به، وفيه من لم تعرف ترجمته.

وأخرجه الطبراني فى الكبير ايضًا عن ابن عمر قال: قال رسول الله ﷺ: "المؤذن المحتسب كالشهيد يتشحط فى دمه حتى يفرغ من أذانه ويشهد له كل رطب ويابس، وإن مات لم يدود فى قبره۔"

قال الهيثمي فى مجمع الزوائد٣ /٢:" وفيه محمد بن الفضل القسطاني ولم أجد من ذكره"۔=

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کے ثواب کی امید پر اذان دینے والا اس شہید کی طرح ہے جو اپنے خون میں لت پت ہو کر مرا ہو اور جب یہ فوت ہوگا تو اس کی قبر میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔

تشریح: علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ شہید کی طرح اس کو بھی مٹی نہیں کھائے گی۔

(حدیث نمبر۴۹):

واخرج ابن ابی شیبة فی المصنف عن الحسن رضی الله عنه، (انه سئل عن رجل اغتسل بالثلج فاصابه البرد فمات، فقال: یالها من شهادة).

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے برف سے غسل کر لیا تھا اور اس کی سردی سے فوت ہو گیا تھا تو آپؒ نے فرمایا یہ تو شہادت ہے۔

خون بند نہ ہونے سے مرنے والا

(حدیث نمبر۵۰):

واخرج الحاکم، عن عروة (ان ابا سفیان بن الحارث حلقه

=وأخرجه الطبرانی أیضًا فی الأوسط عن ابن عمر قال: قال رسول اللهﷺ: "المؤذن المحتسب کالشهید المتشحط فی دمه یتمنی علی الله ما یشتهی بین الأذان والإقامة"۔ قال الهیثمی ۱ /۲۲۷:" وفیه ابراهیم بن رستم ضعفه ابن عدی، وقال ابن عدی وقال أبو حاتم لیس بذاك ومحله الصدق ووثقه ابن معین"۔والحدیث أورده الإمام السیوطی فی الجامع الصغیر حدیث رقم۹۱۳٤ وعزاه الی الطبرانی۔

الحلاق بمنی، وفی راسه ثؤلول، فقطعه فمات، فیرون انه شهید.

ترجمہ: حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں (حج کے دوران) سر منڈایا جبکہ ان کے سر میں کوئی رسولی تھی تو وہ کٹ گئی (جس سے خون نہ رک سکا) وہ فوت ہو گئے تو صحابہ کرامؓ نے ان کو شہید ہی سمجھا۔

سو مرتبہ درود پڑھنے والا

(حدیث نمبر ۵۱):

واخرج الطبرانی فی الاوسط والصغیر، عن انس رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من صلی علیّ صلاة واحدة، صلی الله علیه بها عشرًا، ومن صلی علیّ عشرًا، صلی الله علیه بها مائة، ومن صلی علی مائة، کتب الله بین عینیه براء ة من النفاق، وبراء ة من النار، واسکنه یوم القیامة مع الشهداء (۴۶).

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجیں گے اور جو مجھ پر دس مرتبہ درود پڑھے گا اللہ اس پر سو مرتبہ رحمت بھیجیں گے اور جو مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں کے درمیان منافقت سے اور دوزخ سے براءت لکھ دیں گے اور اس کو قیامت کے دن شہداء کے ساتھ جگہ دیں گے۔

---

(٤٦) الحدیث اخرجه الطبرانی فی الاوسط والصغیر. واورده الهیثمی فی مجمع الزوائد ١٠/١٦٣ وقال: (رواه الطبرانی فی الصغیر والاوسط، وفیه ابراهیم بن سالم بن سلم الهجیمی ولم اعرفه، وبقیة رجاله ثقات).

ان کلمات سے شہادت کا اجر ملے گا

(حدیث نمبر ۵۲):

واخرج الاصبهانی فی الترغیب، عن حذیفة بن الیمان رضی الله عنه، سمعت رسول الله ﷺ یقول: من قال حین یمسی وحین یصبح : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ، اَبُوْءُ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ، فَاغْفِرْلِیْ، اِنَّهٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَیْرُکَ. فان قالها من یومه ذلک حین یصبح ، فمات من یومه ذلک قبل ان یمسی، مات شهیداً وان قالها حین یمی ، فمات لیلتها، مات شهیداً.

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا: جوشخص صبح وشام یہ پڑھے گا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ، اَبُوْءُ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ، فَاغْفِرْلِیْ، اِنَّهٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَیْرُکَ. اگراس نے یہ کلمات صبح کے وقت کہے تھے اور شام ہونے سے پہلے اسی دن مرگیا تو وہ شہید ہوکر مرا اور اگران کوشام کے وقت کہا اور اسی رات مرگیا تو وہ شہید ہوکر مرا۔

(دعا کا ترجمہ)

اے اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے

تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور اپنے اوپر تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں ہے۔

ستر ہزار فرشتوں کی شام تک دعا یا شہادت کا ثواب

(حدیث نمبر ۵۳):

اخرج الترمذی عن معقل بن یسار رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من قال حین یصبح ثلاث مرات: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ، وقرأ الثلاث آیات من آخر سورة الحشر، وكل الله به سبعین الف ملک یصلون علیه حین یمسی، فان مات فی ذلک الیوم، مات شهیدًا، او من قالها حین یمی کان بتلک المنزلة (۴۷).

ترجمہ: حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ یہ کہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور سورۂ حشر کی آخری تین آیات پڑھے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیں گے جو اس کیلئے شام تک

---

(٤٧) الحدیث اخرجه الترمذی، فی کتاب ثواب القرآن، باب ۲۲. والدارمی فی المسند، فی کتاب فضائل القرآن باب ۲۲. والامام احمد بن حنبل فی المسند ۲۱/۳. وابن السنی فی کتاب عمل الیوم واللیلة حدیث رقم ۷۹،٦٨٦.

ولورده الإمام السیوطی فی جمع الجوامع ۱ /۸۱۱ وعزاه للإمام احمد والترمذی وقال: (حسن غریب) والطبرانی والسنن وعبد الرزاق، عن معقل بن الیسار.

رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اگر وہ اس دن میں مر گیا تو وہ شہید ہو کر مرا اور جس نے یہ کلمات شام کے وقت کہے تو اس کا بھی یہی ثواب ہے۔

سورۂ حشر پڑھنے سے شہادت کا ثواب

(حدیث نمبر ۵۴):

واخرج ابن السنی ، عن انس رضی الله عنه، (ان النبی ﷺ اوصی رجلًا اذا اخذ مضجعه، ان یقرأ اسورة الحشر، وقال: ان مت مت شهیداً (۴۸).

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو وصیت فرمائی تھی کہ جب وہ بستر پر لیٹے تو سورۂ حشر پڑھ لیا کرے اور فرمایا کہ اگر تو اس حالت میں مر گیا تو شہید ہو کر مرا۔

جمعہ کے دن مرنا

(حدیث نمبر ۵۵):

واخرج حمید بن زنجویه فی فضائل الاعمال، من مرسل ایاس بن بکیر ان رسول الله ﷺ قال: من مات یوم الجمعة کتب الله له اجر شهید، ووقی فتنة القبر (۴۹).

---

(٤٨)انظر الحدیث فی کتاب عمل الیوم واللیلة لابن السنی حدیث رقم ۷۲۳.

(٤٩)الحدیث اورده ایضاً السیوطی فی جمع الجوامع ۸۳۵/۱ وعزاه الی ابن حبان عن جابر رضی الله عنه.

حضرت ایاس بن بکیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: جو شخص جمعہ کے دن فوت ہوا اس کا اجر شہید کا لکھا جائے گا اور اس کو قبر کے سوال و جواب سے بچا دیا جائے گا۔

ولادت کی تکلیف میں مرنے والی عورت

(حدیث نمبر ۵۶):

واخرج احمد، والبیھقی، عن عبادة بن الصامت رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ما تعدون شهداء امتی؟ فقالوا: من قتل فی سبیل الله. قال: ان شهداء امتی لقلیل، القتل فی سبیل الله شهادة، والبطن شهادة، والطاعون شهادة، والغرق شهادة، والمرأة یقتلها ولدها جمعاً(۵۰).

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: میری امت میں تم کن کو شہداء سمجھتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا جو جہاد میں مارا جائے۔ فرمایا پھر تو میری امت کے شہداء بہت کم رہیں گے، جہاد میں مرنا بھی شہادت ہے، پیٹ کے مرض میں مرنا بھی شہادت ہے اور طاعون سے مرنا بھی شہادت ہے اور پانی میں غرق ہو جانا بھی شہادت ہے اور وہ عورت بھی شہید ہے جس کو اس کا بچہ ولادت کی تکلیف میں مار دے۔

---

(۵۰) الحدیث اخرجه الامام احمد بن حنبل فی مسنده ۵/۳۱٤، ۳۱۵. والدارمی فی مسنده، فی کتاب الجهاد، باب ما یعد من الشهداء.

شہداء کی کچھ اقسام

(حدیث نمبر ۵۷):

واخرج البیهقی، عن ابی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ما تعدون الشهید فیکم؟ قلنا: المقتول فی سبیل الله شهید، والغریق فی سبیل الله شهید، والمجنوب فی سبیل الله شهید؛ یعنی ذات الجنب (۵۱).

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تم اپنے ہاں کس کو شہداء سمجھتے ہو؟ ہم نے کہا اللہ کی راہ میں مرنے والا شہید ہے پیٹ کی مرض میں جہاد میں مرنے والا شہید ہے جہاد میں اپنی سواری سے گرنے والا بھی شہید ہے، جہاد میں ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے اور ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والا بھی شہید ہے۔

(فائدہ) حدیث کے الفاظ میں شاید قلنا کے بعد عبارت چھوٹی ہوئی ہے کافی دیکھنے کے بعد کچھ درست نہیں ہو سکا۔ ترجمہ بھی ایسا ہی ہے۔

شہادت کا ثواب کس کس کو ملے گا

(حدیث نمبر ۵۸):

واخرج احمد، عن راشد بن حبیش رضی الله عنه، ان رسول الله ﷺ دخل علی عبادة بن الصامت یعوده فی مرضه فقال:

---

(۵۱) انظر تخریج الاحادیث المماثلة السابقه.

اتعلمون من الشهيد من امتى ؟ فأزم القوم ، فقال عبادة: يا رسول الله، الصابر المحتسب. فقال رسول الله ﷺ : ان شهداء امتى اذن لقليل، القتل فى سبيل الله شهادة، والطاعون شهادة، والغريق شهادة، والبطن شهادة، والنفساء يجرها ولدها بسررها الى الجنة، والحرق، والسل (۵۲).

ترجمہ: امام احمد نے روایت کیا ہے رسول اللہ ﷺ حضرت عبادہ بن صامت کے پاس ان کی بیماری میں عیادت کیلئے آئے اور پوچھا تم جانتے ہو میری امت میں شہید کون ہیں تو حاضرین خاموش ہوگئے تو عبادہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صبر کرنے والا اور اس میں اللہ سے ثواب کی امید رکھنے والا تو حضور ﷺ نے فرمایا پھر تو میری امت کے شہداء بہت کم ہوں گے اللہ کی راہ میں قتل ہونا بھی شہادت ہے، طاعون میں مرنا بھی شہادت ہے، پانی میں غرق ہو جانا بھی شہادت ہے، اور پیٹ کی مرض میں مرنا بھی شہادت ہے اور نفاس کی حالت میں مرنے والی عورت کو اس کا بچہ اپنے ناڑے کے ساتھ جنت کی طرف کھینچ کر لے جائے گا، اور آگ میں جلنا اور سل کی بیماری (میں مرنا بھی شہادت ہے)۔

سچے دل سے شہادت مانگنے والا

(حدیث نمبر ۵۹):

واخرج مسلم، عن انس رضى الله عنه، عن النبى ﷺ قال: من طلب الشهادة صادقاً اعطيها ولو لم يصبها (۵۳).

---

(۵۲) الحديث اخرجه الامام احمد فى مسنده ۳ /۴۸۹. واورده الهيثمى فى مجمع الزوائد ۵/۲۹۹ وقال: رواه احمد ورجاله ثقات).

(۵۳) الحديث اخرجه مسلم فى صحيحه، فى كتاب الامارة، حديث رقم =

ترجمہ: حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سچے دل سے شہادت کو طلب کیا اللہ اس کو اس درجہ تک پہنچادے گا اگرچہ وہ شہید نہیں ہوا ہوگا۔

جہاد میں شہادت مانگنے والا

(حدیث نمبر ۶۰):

واخرج الحاكم بلفظ: من سأل القتل فى سبيل الله صادقاً، ثم مات، اعطاه الله اجر شهيد (۵۴).

=۱۵٦،۱۵۷. وابو داود فى سننه، فى كتاب الاستغفار، والوتر، باب ٢٦. والنسائى فى كتاب الجهاد، باب ٣٦. وابن ماجة فى سننه، فى كتاب الجهاد، باب ١٥. الدارمى فى مسنده، فى كتاب الجهاد، باب ١٥. والامام احمد بن حنبل فى مسنده ٢٤٤/٥. واورده الامام السيوطى فى جمع الجوامع ٩٩/١ * وعزاه الى الامام احمد بن حنبل۔

والامام مسلم، وابو يعلى، عن انس بن مالك. واورده بلفظ آخر هو: (من طلب الشهادة صادقاً اعطيها وان مات على فراشه). وعزاه الى ابى عوانة، عن انس ايضاً. =

=كما اورده الامام السيوطى فى الجامع الصغير، حديث رقم ٨٨٣٦، وعزاه الى الامام احمد، والامام مسلم، وصححه.

وقال المناوى فى شرح الحديث، فى كتابه فيض القدير ١٧٥/٦: (قال عياض: (هذا يدل على ان من نوى شيئًا من افعال الخير ولم يفعله لعذر، يكون بمنزلة من عمله، ويدل على ندب سوال الشهادة و نية الخير، لا يقال سوالها ملزوم لتمنى لقاء العدو المنهى عنه؛ لانه لا يتعين فى سوالها كونه على وجه يلزم منه ذلك بل يمكنه ان يقول: اللهم ان قضيت بحضورى لقاء العدو فهب لى الشهادة. اوما فى معنى ذلك). اهـ.

(٥٤) الحديث اخرجه الحاكم فى مستدركه ٧٧/٢ فى كتاب الجهاد، عن انس بن مالك. والنسائى فى سننه، فى كتاب الجهاد، باب ثواب من قاتل فى سبيل الله فواق ناقة، عن معاذ ابن جبل رضى الله عنه. =

ترجمہ: جس نے دل سے جہاد میں شہادت طلب کی پھر وہ فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کا اجر دیں گے۔

وللنسائي من حديث معاذ (١٣٢) مثله.

ترجمہ: امام نسائی نے بھی اس طرح کی حدیث حضرت معاذ سے روایت کی ہے۔

طلب شہادت کے بعد مرنے والا یا قتل ہونے والا

(حدیث نمبر ٦١):

واخرج الطبراني في الكبير، عن ابى مالك الاشعرى رضى الله عنه، عن النبى ﷺ قال: من سال الله القتل فى سبيله صادقاً عن نفسه، ثم سأل الله القتل فى سبيله صادقاً عن نفسه، ثم مات او قتل، فله اجر شهيد (٥٥).

ترجمہ: حضرت ابو مالک روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ سے اللہ کے راستے میں سچے طور پر شہادت کا سوال

=واورده السيوطى فى جمع الجوامع ١ /٧٨١ بلفظ: من سأل الله القتل فى سبيل الله صادقاً من قلبه اعطاه الله اجر شهيد، وان مات على فراشه) وعزاه الى الحاكم وابى يعلى عن انس بن مالك رضى الله عنه، والى الترمذى عن معاذ، وقال: حسن صحيح. كما اورده السيوطى ايضاً بلفظ: (من سأل الله القتل فى سبيله صادقاً من نفسه ثم مات او قتل، فله اجر شهيد، ومن جرح جرحاً فى سبيل الله كان خلية سابع الشهداء) وعزاه الى ابن زنجوية والطبرانى، عن ابى مالك الاشعرى. وهو الحديث الذى يلى هذا الحديث.

(٥٥)الحديث اخرجه الطبرانى فى الكبير، وابن زنجوية عن ابى مالك الاشعرى، واورده الهيثمى فى مجمع الزوائد ٥ /٢٩٧ وقال: (رواه الطبرانى و فيه سعيد بن يوسف الرحبى وثقه ابن حبان وضعفه جمهور الائمة، وبقية رجاله ثقات).=

کیا پھر اس نے اللہ سے اللہ کے راستہ میں سچے دل سے شہادت کا سوال کیا پھر فوت ہوا یا قتل ہوا تو اس کو شہید کا ثواب ملے گا۔

شہداء کے مقام پر پہنچانے والی دعا

(حدیث نمبر ٦٢):

واخرج احمد، والحاكم، من حديث سهل بن حنيف، عن النبي ﷺ قال: من سأل الله الشهادة بصدق، بلغه الله منازل الشهداء، وان مات على فراشه (٥٦).

ترجمہ: حضرت سہل بن حنیفؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ سے سچے دل سے شہادت مانگی اللہ اس کو شہداء کے مقامات تک پہنچا دیں گے اگرچہ وہ بستر پر بھی فوت ہوا ہو۔

=واورده السيوطي في جمع الجوامع ١/٨٠٥ وعزاه الى الامام احمد وابو داود والترمذى وقال صحيح، والى النسائي وابن حبان والطبراني عن معاذ بن جبل، وابن ماجة والحاكم من اوله الى قوله: (اجر شهيد).

وبقية الحديث: (ومن جرح جرحاً فى سبيل الله او نكب نكبة، فانها تاتى يوم القيامة كاغزر ما كانت، لونها كالزعفران، وريحها ريح المسك، ومن خرج به خراج فى سبيل الله كان عليه طابع الشهداء).

(٥٦) اخرجه مسلم فى صحيحه، كتاب الامارة، حديث رقم ١٥٤، و كتاب الجهاد، وابو داود فى سننه، كتاب الوتر، باب ٢٦. وابو داود فى سننه، كتاب الوتر، باب ٢٦. والترمذى فى سننه، فى كتاب فضائل الجهاد، باب ١٩. والنسائى فبى سننه، فى كتاب الجهاد، باب ٣٦. وابن ماجة فى سننه، فى كتاب الجهاد، باب ٣٦. وابن ماجة فى سننه، فى كتاب الجهاد، باب ١٥. والدارمى فى المسند، كتاب الجهاد، باب ١٥. واخرجه ايضاً الحاكم فى المستدرك ٢/٧٧ فى كتاب الجهاد.

شہادت کا فیصلہ نو ذوالحج کو ہوجاتا ہے

(حدیث نمبر۶۳):

اخرج المروزی فی کتاب العیدین بسنده، عن محمد بن عباد المخزومی رضی الله عنه قال: لایستشهد مومن حتی یکتب اسمه عشیة عرفة فیمن یستشهد.

ترجمہ: حضرت محمد بن عباد مخزومیؒ فرماتے ہیں: کوئی مومن شہید نہیں ہوتا حتی کہ اس کا نام نو ذوالحج کی رات کو شہید ہونے والوں میں لکھا گیا ہوتا ہے۔

اضافہ اول

(اب یہاں ان حدیث کا اضافہ کیا جاتا ہے
جن کو علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب
ابواب السعادۃ فی اسباب الشھادۃ
میں ذکر نہیں کیا)۔امداد اللہ انور

سوتے وقت کے ان کلمات پر شہادت کا ثواب

(حدیث نمبر۱/۶۴):

اخبرنا ابو یعلی، حدثنا ابو خیثمة، حدثنا شبابة بن سوار، حدثنا المغیرة ابن مسلم، حدثنا ابو الزبیر، عن جابر رضی اللہ عنہ، عن رسول اللہ ﷺ قال: ان العبد اذا دخل بیته، واوی الی فراشه ابتدره ملکه وشیطانه. یقول شیطانه: اختم بشر، ویقول ملکه: اختم بخیر. فان ذکر اللہ عزوجل وحمده طرد الملک الشیطان، وظل یکلؤه. وان هو انتبه من منامه ابتدره ملکه وشیطانه، فیقول له الشیطان، افتح بشر. ویقول له الملک: افتح بخیر. فان هو قال: الحمد لله الذی رد الیّ نفسی بعد موتها، وَلَمْ یمتها فِیْ مَنَامِهَا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ، اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَحِیْمٌ، فان هو خرَّ علی فراشه فمات کان شهیدًا، وان قام یصلی صلی فی فضائل.

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا اور اپنے بستر کی ٹیک لگاتا ہے تو اس کا فرشتہ اور اس کا شیطان اس کی طرف لپکتے ہیں شیطان کہتا ہے شر کے ساتھ تمہاری رات ختم ہو اور اس کا فرشتہ کہتا ہے خیر کے ساتھ تمہاری رات ختم ہو، پھر اگر وہ اللہ عزوجل کی حمد وثناء کرتا ہے تو فرشتہ شیطان کو بھگا دیتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے اور جب وہ بیدار ہوتا ہے تو اس کا فرشتہ اور اس کا شیطان

اس کی طرح لپکتے ہیں اور شیطان اس کو کہتا ہے شر کے ساتھ دن کا آغاز کر اور اس کو فرشتہ کہتا ہے خیر کے ساتھ آغاز کر پھر اگر وہ یہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ اِلَیَّ نَفْسِیْ بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ یمتها فِیْ مَنَامِهَا. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ، اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَحِیْمٌ، پھر اگر وہ اپنے بستر پر گر کر مر گیا تو شہید ہو گا اور اگر اٹھ کر نماز پڑھی تو انعامات میں پڑھی۔

(دعا کا ترجمہ): تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے میرے نفس کو اس کے مرنے کے بعد میری طرف لوٹا دیا اور اس کو نیند میں ہی موت نہیں دیدی اور تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے آسمان کو زمین پر گرنے سے روک رکھا ہے مگر اپنے حکم سے بلاشبہ اللہ لوگوں کے ساتھ بڑا نرم اور بڑا مہربان ہے۔

ان کلمات سے شہادت کا اجر ملے گا

(حدیث نمبر۲/۵۶):

أخبرنا أبو عروبة، حدثنا معل بن نفيل، حدثنا موسى بن أعين، عن ليث، عن عثمان، عن سليان بن بريدة، عن آبيه قال: قال رسول الله ﷺ :من قال إذا أصبح: اللهم أنت ربى لا إله إلا أنت خلقتنى، وأنا عبدك، وأنا على عهدك ووعدك ما استطعت ،أعوذبك من شرما صنعت، أبوء لك بنعمتك على، وأبوء بذنبى، فاغفرلى، فإنه لايغفر الذنوب إلا أنت، فإن ات من يومه مات شهيدًا، وإن مات من ليلته مات شهيدًا.

ترجمہ: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی صبح کے وقت یہ کہے:

اللهم أنت ربي لا إله إلا أنت خلقتني، وأنا عبدك، وأنا على عهدك ووعدك ما استطعت ،أعوذبك من شرما صنعت، أبوء لك بنعمتك علي، وأبوء بذنبي، فاغفرلي، فإنه لايغفر الذنوب إلا أنت،

ترجمہ: اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور تیرے وعدے پر ہوں جتنا مجھ سے ہوسکتا ہے اور میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں اس چیز کے شر سے جو مجھ سے سرزد ہوئی میں آپ کے سامنے اپنی ان نعمتوں کا اعتراف کرتا ہوں جو آپ نے مجھ پر کی ہیں اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں پس آپ مجھے بخش دیجئے کیونکہ آپ کے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا۔

پس اگر وہ شخص اس دن فوت ہوا تو شہادت کا مرتبہ پائے گا اور اگر اس رات کو فوت ہوا تو بھی شہادت کا مرتبہ پائے گا۔

درج ذیل کلمات کے چھ اہم ثواب

(حدیث نمبر۲/۶۵):

اخبرنا ابو يعلى، اخبرنا شجاع بن مخلد، ثنا يحيى بن حماد، حدثنا الاغلب بن تميم، عن مخلد بن هذيل، عن عبدالرحمن . يعنى بن عبدالله بن عمر المدنى . عن عبد الله بن

عمر، عن عثمان رضی الله عنه، انه سأل رسول الله ﷺ عن تفسير (له مقاليد السموات والارض). قال: (ما سألني عنها احد قبلك. تفسيره: لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ، سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ، اَسْتَغْفِرُ اللهَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ، الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ، وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. من قالها اذا اصبح عشر مرات اعطى ست خصال: اما اولهن، يحرس من ابليس، واما الثانية: فيرفع الله له درجة في الجنة، واما الرابعة: فيزوج من الحور العين، واما الخامسة: فيحضرها اثنا عشر الف ملك، واما السادسة: فله من الاجر كمن يقرأ التوراة والانجيل والزبور والفرقان، وله مع هذا يا عثمان من الاجر كمن حج واعتمر فقبلت حجته وعمرته، فان مات من يومه طبع بطابع الشهداء(۵۷).

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ نے حضور ﷺ سے آیت مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی تفسیر پوچھی تو حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آپ سے پہلے اس کی تفسیر مجھ سے کسی نے نہیں پوچھی اس کی تفسیر یہ ہے لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ، وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. جس نے یہ کلمات صبح کے وقت دس مرتبہ کہے اس کو چھ چیزیں عطا کی جائیں گی پہلی یہ ہے کہ اس کو

---

(۵۷) انظر الحديث في عمل اليوم والليلة لابن السني، حديث رقم ۷۳. وفي سنده الاغلب بن تميم قال البخاري منكر الحديث.

ابلیس سے محفوظ کیا جائے گا، دوسری یہ کہ اس کو ثواب کا ایک قنطار دیا جائے گا۔ اور تیسری یہ کہ اللہ جنت میں اس کا درجہ بلند کردے گا اور چوتھی یہ کہ اس کا جنت کی حوروں سے نکاح کردے گا۔ اور پانچویں یہ کہ اس کے پاس بارہ ہزار فرشتے موجود ہوں گے اور چھٹا یہ کہ اس کو اتنا اجر ملے گا جیسے کسی نے تورات، انجیل، زبور، قرآن کی تلاوت کی ہو اور اس کے ساتھ اے عثمان اس کو یہ اجر بھی ملے گا جیسے کسی نے حج اور عمرہ کیا اور اس کا حج اور عمرہ قبول کرلیا گیا۔ اور اگر وہ اس دن فوت ہوگا تو اس پر شہداء کی مہر لگادی جائے گی۔

آیت الکرسی سے شہادت کا درجہ

(حدیث نمبر ۶۶/۳):

حدثنا محمد بن صاعد، حدثنا علی بن الحسن بن معروف، حدثنا عبدالحمید ابن ابراهیم ابو التقی، حدثنا اسماعیل بن عیاش، عن داود بن ابراهیم الذهلی، انه اخبره عن ابی امامة صدی بن عجلان الباهلی قال: قال رسول الله ﷺ : من قرأ آیة الکرسی دبر کل صلاة مکتوبة ، کان بمنزلة من قاتل عن انبیاء الله عزوجل حتی یستشهد (۵۸).

ترجمہ: حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی کو پڑھا اس کو ایسا ثواب

(۵۸) الحدیث اخرجه ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة، حدیث رقم ۱۲۱. واورده الامام السیوطی فی جمع الجوامع ۱/ ۸۲۰ وعزاه الی الحکیم عن زید المروزی معضلاً، ولابن السنی والدیلمی عن ابی امامة.

ملے گا جیسے کسی نے اللہ کے انبیاء کی طرف سے قتال کیا حتی کہ شہید ہو گیا۔

ہزار آیات کی تلاوت پر شہادت کا ثواب

(حدیث نمبر ۴/۶۷):

اخبرنا ابو یعلی، حدثنا محرز بن عون، حدثنا رشدین بن سعد، عن زبان بن فائد، عن سهل بن معاذ بن انس، عن ابيه، عن النبی ﷺ من قرأ فی سبیل الله الف آية كتب يوم القيامة مع النبيين و الصديقين و الشهداء و الصالحين و حسن اولئك رفيقًا ان شاء الله تعالى (۵۹).

ترجمہ: حضرت معاذ بن انس اپنے والد حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں ایک ہزار آیت تلاوت کیں اس کو قیامت کے دن انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ لکھدیا جائے گا۔ اور اللہ ان کا بہترین رفیق ہوگا انشاء اللہ تعالی۔

---

(۵۹) الحديث اخرجه البيهقى فى السنن الكبرى ۱۷۲/۹، كتاب السير، باب فضل الذكر فى سبيل الله عزوجل . وابن السنى فى عمل اليوم والليلة حديث رقم ۷۰۹. واورده المناوى فى الجامع الازهر ۱۳۱/۳ وعزاه الى الطبرانى فى الكبير وابى يعلى عن معاذ بن انس. وقال: (وفيه ابن لهيعة عن زبان و كلاهما ضعيف).

(۶۰) الحديث أخرجه ابن السنى فى عمل اليوم والليلة، حديث رقم ۷۳۸۔ وهو حديث موضوع۔

باوضو سونے پر شہادت کی موت کا ثواب

(حدیث نمبر ٦٨/٥):

اخبرنا الباغندی، حدثنا سلیمان بن سلمة الخبائری حدثنا یونس بن عطاء ابن عثمان بن سعید بن زیاد الحارث الصدائی، حدثنا سلمة اللیثی، وشریک بن ابی نمر قالا: حدثنا انس بن مالک رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ :من بات علی طهارة ثم مات من لیلته مات شهیداً(٦٠).

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے طہارت کی حالت میں رات گزاردی (یعنی باوضو ہو کر سویا) پھر وہ اسی رات میں فوت ہو گیا تو وہ شہید ہو کر فوت ہوا۔

شہداء کی مہر کس پر لگے گی

(حدیث نمبر ٦٩/٦):

عن ابی الدرداء، یرفع الحدیث الی النبی ﷺ قال: قال رسول الله ﷺ:لا یجمع الله عزوجل فی جوف رجل غبارًا فی سبیل الله ودخان جهنم، ومن اغبرت قدمه فی سبیل الله باعد الله منه النار مسیرة الف عام للراکب المستعجل، ومن جرح

(٦٠) الحدیث أخرجه ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة، حدیث رقم٧٣٨۔ وهو حدیث موضوع۔

جـراحـه فـى سبيل الله ختم له بخاتم الشهداء له نور يوم القيامة لـونهـا مثـل لـون الـزعـفران، وريحها مثل المسک، يعرفه بها الاولـون والآخـرون ، يـقـولـون: فلان عليه طابع الشهداء، ومن قاتل فى سبيل الله عزوجل فواق ناقة وجبت له الجنة (٦١).

ترجمہ: حضرت ابوالدرداءؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ: اللہ عزوجل کسی شخص کے پیٹ میں جہاد فی سبیل اللہ کا غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہیں کریں گے اور جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے ہوں گے اللہ اس سے دوزخ کو تیز رفتار سوار کے ایک ہزار سال کے سفر کے برابر دور کردیں گے اور جو اللہ کی راہ میں زخمی ہوا اللہ اس کو شہداء کی مہر لگائیں گے جو اس کیلئے قیامت کے دن نور ہوگی اس کا رنگ زعفران کے رنگ کی طرح ہوگا اور اس کی خوشبو کستوری کی طرح ہوگی۔ اس کو اول و آخر سب پہچانتے ہوں گے اور کہیں گے فلاں کو شہداء کی مہر لگی ہوئی ہے اور جو جہاد میں ذرا سی دیر بھی لڑے گا اس کیلئے جنت واجب ہوجائے گی۔

شہداء کون اور مقتول کون؟

(حدیث نمبر ۷۰/۷):

عـن عتبة بـن عبـد السلمي۔ وكان من اصحاب النبى ﷺ۔ قـال: قـال رسـول الله ﷺ : الـقـتـل ثـلاثة: رجـل مؤمن جاهد

---

(٦١) الحديث اخرجه الامام احمد بن حنبل في مسنده. واورده الهيثمى فى مجمع الزوائد ٥/ ٢٨٥ باب فضل الغبار في سبيل الله وقال: (رواه احمد ورجاله رجال ثقات الا ان خالد بن دريك لم يسمع عن ابى الدرداء ولم يدركه).

بنفسه وماله فى سبيل الله عزوجل حتى اذا لقى العدو قاتلهم حتى يقتل، فذلک الشهيد المفتخر في خيمة الله عزوجل تحت عرشه، لا يفضله النبيون الا بدرجة النبوة، ورجل مؤمن فرق على نفسه من الذنوب والخطايا، جاهد بنفسه وماله فى سبيل الله،اذا لقى العدو قاتل حتى قتل، فمصمصه تحت ذنوبه وخطاياه، ان السيف محاء للخطايا وادخل من اى أبواب الجنة شاء، فان لا ثمانية ابواب ولجهنم سبعة، وبعضها افضل من بعض. ورجل منافق جاهد بنفسه وماله حتى اذا لقى العدو قاتل فى سبيل الله عزوجل حتى يقتل، فذلک فى النار، ان السيف لا يمحو النفاق (٦٢).

ترجمہ: حضرت عتبہ بن عبدالسلمیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قتل کی تین قسمیں ہیں (۱) مومن شخص جس نے اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا حتی کہ جب دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی تو ان سے بھڑ گیا حتی کہ شہید ہوگیا پس یہ وہ شہید ہے جس پر اللہ کے خیمہ میں اس کے عرش کے نیچے فخر کیا جاتا ہے انبیاء کرامؑ اس سے ایک درجہ اوپر ہوں گے۔ (۲) وہ مومن جس نے گناہوں اور برائیوں کو خود سے جدا کر دیا اور اپنے نفس اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا جب اس کا دشمن خدا سے مقابلہ ہوا تو اس سے لڑا حتی کہ قتل ہوگیا۔ تو اس کے گناہ اور خطائیں دھل جاتی ہیں کیونکہ (دشمن

---

(٦٢)الحديث أخرجه الامام أحمد فى مسنده، والطبرانى فى الكبير۔
وأورده الهيثمى فى مجمع الزوائد٥/٢٩١ وقال: "رواه أحمد والطبرانى إلا أنه قال: "وأدخل من أى أبواب الجنة شاء،ولها ثمانية أبواب و بعضها أفضل من بعض"۔ورجال أحمد رجال الصحيح خلا المثنى الأملوكى وهو ثقة۔

کی مسلمان پر چلنی والی) تلوار گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور وہ جنت کے جس دروازہ سے چاہے گا داخل کیا جائے گا کیونکہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے سات اور بعض بعض سے افضل ہیں (۳) اور منافق شخص جس نے اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کیا حتی کہ دشمن خدا سے ملاقات ہوئی تو اس سے اللہ کی راہ میں لڑنے لگا حتی کہ قتل ہو گیا تو یہ دوزخ میں جائے گا کیونکہ تلوار سے مارا جانا نفاق کو نہیں مٹا سکتا۔

باطل فرقہ کے ہاتھوں قتل ہونے والا بھی شہید ہے

(حدیث نمبر ۷۱/۸):

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من قتل الخوارج فله اجر شهيد - او شهيدين - ومن قتلوه فله اجر شهيد (۶۳).

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے خوارج کو قتل کیا اس کو ایک شہید یا دو شہیدوں کا اجر ملے گا۔ اور جس کو خارجیوں نے قتل کر دیا اس کو بھی شہید کا اجر ملے گا۔

جہاد میں قرآن کا ختم کرنے والا

(حدیث نمبر ۷۲/۹):

---

(٦٣) الحديث اورده المناوی فی الجامع الازهر ۳ /۲۹ بـ وعزاه الى الطبرانی فی الاوسط، عن ابی هريرة رضی الله عنه، ورجاله ثقات.

عن معاذ بن انس رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من قرأ القرآن فی سبیل الله تبارک و تعالی کُتِبَ مع الصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئک رفیقًا (۶۴).

ترجمہ: حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تبارک وتعالی کی راہ میں قرآن پاک ختم کیا اس کو صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ لکھا جائے گا اور اللہ ان کا بہترین ساتھی ہے۔

تین بیٹیوں کی پرورش کرنے والا مجاہد ہے

(حدیث نمبر ۷۳/۱۰):

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من کفل یتیماله ذا قرابة او لا قرابة له فانا وهو فی الجنة کهاتین، وضم اصبعیه، ومن سعی علی ثلاث بنات فهو فی الجنة، وکان له کاجر مجاهد فی سبیل الله صائماً قائماً(۶۵).

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی رشتہ دار یتیم یا غیر رشتہ دار یتیم کی کفالت کی تو میں اور وہ جنت ان دو کی طرح ساتھ رہیں گے اور پھر آپؐ نے اپنی دو انگلیوں کو ملالیا

---

(٦٤)الحدیث اخرجه الامام احمد بن حنبل فی مسنده، ولفظه: (من قرأ الف آیة فی سبیل الله تبارك وتعالی کتب یوم القیامة مع النبیین والصدیقین والشهداء وحسن اولئك رفیقاً ان شاء الله تعالی).وأورده الهیثمی فی مجمع الزوائد وقال: رواه أحمد وفیه زبان بن فاید وهو ضعیف"۔ کما أورده المناوی فی الجامع الأزهر۳ / ۳۰ ب وعزاه للإمام أحمد عن معاذ بن أنس وقال ما قاله الهیثمی فی مجمع الزوائد۔

(٦٥)الحدیث اورده المناوی فی الجامع الازهر۳/۱۳۸، وعزاه البزار، عن =

اور جس نے اپنی تین بیٹیوں کی کفالت کی تو اس کا اجر دن کو روزہ رکھنے والا اور راتوں کو عبادت کرنے والے مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے۔

یہ کام کرنے والا انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا

(حدیث نمبر ۱۱/۷۴):

عن عمرو بن مرة الجهني، ان رجلاً قال: يا رسول الله، اني شهدت ان لا اله الا الله وانك رسول الله، وصليت الصلوات الخمس، وصمت رمضان وقمته، وآتيت الزكاة. فقال رسول الله ﷺ: من مات على هذا كان مع النبيين والصديقين والشهداء، مالم يعق والديه (٦٦).

ترجمہ: حضرت عمرو بن مرہ جہنیؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں پانچوں نمازیں پڑھتا ہوں اور رمضان کے روزے رکھتا

=ابی هريرة رضی الله عنه، وقال: (وفيه ليث بن ابی سليم مدلس).

كما أورده المناوی فی الجامع الأزهر ١٤١/٣ وعزاه إلى الإمام أحمد، والطبرانی فی الأوسط، والبزار، عن عمرو بن مرة الجهنی۔ وقال: "ورجال البزار رجال الصحيح خلا شيخ البزار، ولعل إسناده حسن أو صحيح"۔

(٦٦) الحديث اخرجه الامام احمد فی مسنده، والطبرانی فی الاوسط و البزار، والطبرانی فی الكبير ايضاً.

واورده الهيثمی فی مجمع الزوائد ١٤٧/٨، وقال: (اخرجه احمد فی مسنده، والطبرانی فی الكبير باسنادين، ورجال احد اسنادی الطبرانی رجال الصحيح).=

=كما اورده السيوطی فی جمع الجوامع ٨٣٥/١ وعزا الی الامام احمد، والبزار، ومحمد بن نصر، وابن منده، والطبرانی فی الاوسط والبيهقی فی الشعب عن ابن عمرو الجهنی.

ہوں اور اس کی تراویح پڑھتا ہوں اور زکوۃ دیتا ہوں تو حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حالت میں مرے گا وہ انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا جب تک کہ وہ والدین کا نافرمان نہیں ہوگا۔

وصیت کر کے مرنا شہادت اور مغفرت کا سبب ہے

(حدیث نمبر ۱۲/۷۵):

عن جابر بن عبد الله رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من مات على وصية، مات على سبيل وسنة. ومات على تقى وشهادة. ومات مغفورا له (٦٧).

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وصیت کر کے فوت ہوا تو وہ طریقہ اور سنت کے مطابق فوت ہوا اور جو تقوی اور شہادت کی حالت میں فوت ہوا اور اس کی بخشش ہوگئی۔

جمعہ یا شب جمعہ کو فوت ہونے والا

(حدیث نمبر ۱۳/۷۶):

عن جابر بن عبد الله رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ:

(٦٧) الحديث اخرجه ابن ماجة فى كتاب الوصايا، باب الحث على الوصية. وفى اسناده بقية وهو مدلس ويزيد بن عوف الشامى لم يتكلم فيه الائمة لا جرحاً ولا تعديلاً.

واورده الامام السيوطى فى جمع الجوامع ١/٨٣٥ بـ وعزاه الى ابن ماجة عن جابر.

من مات يوم الجمعة او ليلة الجمعة ، اجير من عذاب القبر، وجاء يوم القيامة وعليه طابع الشهداء(٦٨).

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو فوت ہوگا اس کو قبر کے عذاب سے بچالیا جائے گا اور وہ جب قیامت کے دن آئے گا اس پر شہداء کی مہر لگی ہوگی۔

شہداء کے رجسٹر میں نام لکھا جاتا ہے

(حدیث نمبر ۱۴/۷۷):

عن انس بن مالك رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من قرأفي اثر وضوءه : ﴿انا انزلناه فى ليلة القدر﴾ مرة واحدة كان من الصديقين، ومن قرأها مرتين كان فى ديوان الشهداء ، ومن قرأها ثلاثاً حشره الله محشر الانبياء(٦٩).

ترجمہ: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کے بعد انا انزلناه فی لیلة القدر (مکمل سورت) ایک بار پڑھ لے گا وہ صدیقین کے ساتھ ہوگا۔ اور جو اس کو دو مرتبہ پڑھے گا وہ شہداء کے رجسٹر میں لکھا جائے گا اور جو اس کو تین مرتبہ پڑھے گا اللہ

(٦٨) الحديث اخرجه ابن حبان فى صحيحه. واورده الامام السيوطى فى جمع الجوامع ٨٣٥/١.

(٦٩) الحديث اخرجه الديلمى فى مسند الفردوس عن انس بن مالك. واورده الامام السيوطى فى جمع الجوامع ٨٢١/١ وعزاه الى الديلمى.

اس کو انبیاء کے ساتھ اٹھائیں گے۔

اس عمل سے چار سو شہیدوں کا اجر ملے گا

(حدیث نمبر ۱۵/۷۸):

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال: قال من قرأ: قل ھو اللہ احد. مرۃ بورک علیہ، ومن قرأھا مرتین بورک علیہ وعلی اھلہ، فان قرأھا ثلاثا بورک علیہ وعلی اھلہ وجیرانہ، فان قرأھا اثنتی عشرۃ مرۃ بنی اللہ لہ اثنی عشر قصراً فی الجنۃ، ویقول الحفظۃ: انطلقوا بنا ننظر الی قصور اخینا، فان قرأھا مائۃ مرۃ کفر عنہ ذنوب خمس وعشرین سنۃ ما خلا الدماء والاموال، فان قرأھا ثلثمائۃ مرۃ کتب لہ اجر اربعمائۃ شھید کلا قد عقر جوادہ، واھریق دمہ، وان قرأھا الف مرۃ لم یمت حتی یری مکانہ من الجنۃ او یری لہ (۷۰).

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی اس کو برکت دی جائے گی اور جس نے اس کو دو مرتبہ پڑھا اس پر اور اس کے اہل خانہ پر برکت دی جائے گی اور اگر اس کو تین مرتبہ پڑھا اس کو اور اس کے گھر والوں کو اور اس کے پڑوسیوں کو برکت دی جائے گی اور اگر بارہ مرتبہ پڑھا اللہ اس کیلئے جنت میں ایک محل بنائیں گے۔ اور فرشتے کہیں گے ہمارے ساتھ چلو ہم

---

(۷۰) اخرجہ ابن عساکر فی تاریخہ عن ابان بن انس . واوردہ الامام السیوطی فی جمع الجوامع ۸۲۲/۱ وعزاہ لابن عساکر ایضاً.

اپنے بھائی کا محل دیکھ آئیں اور اگر کوئی اس کو سو مرتبہ پڑھے گا قتل اور ناجائز اموال یا حقوق کے علاوہ ۲۵ سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور اگر کوئی اس سورت کو تین مرتبہ پڑھے گا اس کیلئے ایسے چار سو شہیدوں کا اجر لکھا جائے گا جن کے جانوروں کو اپاہج کر دیا گیا ہو اور ان کے خون بہا دیئے گئے ہوں اور اگر کوئی اس سورت کو ہزار مرتبہ پڑھے گا وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ جنت میں اپنی جگہ دیکھ نہیں لیتا یا اس کو دکھا نہیں دی جاتی۔

یہود و نصاریٰ کے ہاتھوں جہاد میں قتل ہونے والا دوہرا شہید ہے

(حدیث نمبر ۹/۱۶ے):

اخبرنا ابو علي الروذباری، انبأ محمد بن بكر، ثنا ابو داود، ثنا عبدالرحمن بن سلام، ثنا حجاج بن محمد، عن فرج بن فضالة، عن عبدالخبير بن ثابت بن قيس بن شماس، عن ابيه عن جده قال: جاء ت امرأة الى النبي ﷺ ـ يقال لها ام خلاد وهي منتقبة تسأل عن ابن لها وهو مقتول، فقال لها اصحاب رسول الله ﷺ : جئت تسألين عن ابنک وانت منتقبة ؟ فقالت : ان ارزأ ابنی فلن ارزأ حيائی. فقال رسول الله ﷺ : ابنک له اجر شهيدين. قالت: ولِمَ ذلک يا رسول الله ؟ قال: لانه قتله اهل كتاب(۷۱).

ترجمہ: ایک عورت حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اس کا نام ام خلاد تھا اس نے نقاب اوڑھا ہوا تھا اور اپنے شہید بیٹے کے متعلق پوچھ رہی تھی تو اس سے

(۷۱) الحديث اخرجه البيهقی فی السنن الكبری ۹ /۱۷۵، كتاب السير، باب ماجاء فی فضل قتال الروم وقتال اليهود.

رسول کریم ﷺ کے صحابہ نے فرمایا تم اپنے بیٹے کے متعلق پوچھنے آئی ہو اور پردہ میں ہو (تم نے صدمہ سے منہ نہیں کھولا) تو اس نے کہا میں نے اپنے بیٹے کو گم کیا ہے۔ میری حیا تو گم نہیں ہوئی تو حضور ﷺ نے فرمایا تیرے بیٹے کو دو شہیدوں کا ثواب ملے گا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیسے ہوا۔ ارشاد فرمایا اس لئے کہ اسے اہل کتاب (یہود و نصاری) نے مارا ہے۔

کافروں کے ہاتھوں مرنے یا مارنے والا شہید ہے

(حدیث نمبر ۱۷/۸۰):

عن الفرزدق انه سمع ابا هريرة وابا سعيد و سألهما فقال: انى رجل من اهل المشرق، وان قوماً يخرجون علينا يقتلون من قال لا اله الا الله، ويؤمنون من سواهم. فقالا لى: سمعنا النبى ﷺ يقول: من قتلهم فله اجر شهيد، ومن قتلوه فله اجر شهيد (۷۲).

ترجمہ: فرزدق شاعر کہتا ہے کہ اس نے حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو سعید خدریؓ سے سنا اور پوچھا کہ میں مشرق کا آدمی ہوں ہمارے دشمن ہمارے خلاف جنگ کیلئے نکلتے ہیں اور ان لوگوں کو قتل کرتے ہیں جو کلمہ پڑھتے ہیں اور جو کلمہ نہیں پڑھتے ان کو قتل نہیں کرتے تو ان دونوں صحابہ نے مجھے فرمایا کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا جو ان کو قتل کرے گا اس کو شہید کا اجر ملے گا اور جس کو وہ قتل کر دیں گے اس کو بھی شہید کا اجر ملے گا۔

---

(۷۲) الحديث اخرجه الطبرانى فى الاوسط . واورده الهيثمى فى مجمع الزوائد ۶/۲۳۴ وقال: (اخرجه الطبرانى فى الاوسط بسند جيد، ورجاله ثقات، قاله ابن حجر فى فتح البارى).

جہاد میں کافر کو مارنے سے غلطی سے خود مرجانے والا شہید ہے

عن سلام الحبشی رحمه الله، عن رجل من اصحاب رسول الله ﷺ قال: أغرنا على حَيٍّ من جُهَيْنَةَ، فطلب رجل من المسلمين رجلًا، فضربه فاخطأه و اصاب نفسه بالسيف. فقال رسول الله ﷺ: اخوكم يا معشر المسلمين. فابتدره الناس، فوجدوه قد مات، فلفه رسول الله ﷺ بثيابه و دمائه، وصلى عليه ودفنه، فقالوا: يا رسول الله، اشهيد هو؟ قال: نعم، وانا له شهيد (۷۳).

ترجمہ: حضرت سلام الحبشیؒ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کے صحابہ میں سے ایک شخص نے روایت کیا ہے کہ ہم نے قبیلہ جہینہ کے خلاف جہاد کیا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص نے مقابلہ کیلئے حریف طلب کیا جب مسلمان نے اس کو تلوار مارنا چاہی تو وہ الٹا خود اس کو جا لگی تو حضور ﷺ نے فرمایا اے مسلمانو یہ تمہارا بھائی ہے تو صحابہ اس کو اٹھانے کیلئے دوڑے تو دیکھا کہ وہ فوت ہو چکا ہے تو حضور ﷺ نے اس کو اس کے کپڑوں میں اس کے خون سمیت کفن دیا اور اس پر جنازہ پڑھ کر اس کو دفن کر دیا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ شہید ہے؟ فرمایا ہاں اور میں اس کا گواہ ہوں۔

---

(۷۳) الحديث اخرجه ابو داود في سننه عن سلام الحبشي. وانظر ايضاً جامع الاصول ۳/ ۳٤۰، حديث رقم ۱۲۵۲.

مسلمان بھائی کی مدد کیلئے جانے والا مجاہد فی سبیل اللہ کا ثواب حاصل کرتا ہے

(حدیث نمبر ۸۱/۱۸):

اخرج ابن النجار عن علی : (من مشی فی عون اخیه المسلم و منفعته فله ثواب المجاهدین فی سبیل اللہ عزوجل (۷۴).

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی مدد اور اس کے فائدہ کیلئے چلا تو اس کو مجاہدین فی سبیل اللہ عزوجل کا ثواب ملے گا۔

---

(۷٤) الحدیث اخرجه ابن النجار فی تاریخه . واورده السیوطی فی جمع الجوامع ۱/۸۳۷ وعزاه ایضاً لابن النجار.

اضافہ دوم

احادیث فضائل شہادت

شہداء کی عام مردہ پر فضیلت

(حدیث نمبر ۱/۸۲):

حدثنا محمد، قال: حدثنا ابن رحمة، قال: سمعت ابن المبارک، عن حمید الطویل، عن انس بن مالک قال: قال رسول اللہ ﷺ: ما من نفس تموت لها عند اللہ خیر یسیرها ان ترجع الی الدنیا، ولها الدنیا وما فیها الا الشهید، لما یری من فضل للشهادة، فیتمنی ان یرجع فیقتل مرة اخری (۷۵).

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی فوت ہوتا ہے اللہ کے ہاں اس کو اتنی خیر ملتی ہے کہ وہ پسند نہیں کرتا کہ دنیا کی طرف لوٹ جائے اور اس کو دنیا و مافیہا مل جائے مگر شہید کیونکہ اس نے جو شہادت کی فضیلت دیکھی ہے اس سے وہ تمنا کرتا ہے کہ وہ پھر لوٹ کر دوسری مرتبہ شہید ہو۔

---

(۷۵) اخرجه البخاری فی صحیحه ۲/۱۳۶، ومسلم فی صحیحه ۳/۱۴۹۸، والترمذی فی سننه ۵/۲۷۳ عن حمید عن انس. والنسائی فی سننه ۶/۳۵. وعبد الرزاق فی مصنفه ۵/۲۵۵ عن کثیر بن مرة، عن عبادة بن الصامت. والطبرانی عن عبادة بن الصامت. قال الهیثمی فی مجمع الزوائد: رواه الطبرانی وفیه محمد بن ابراهیم بن العلاء الشامی وهو ضعیف ۵/۲۹۹. ومن طریق حزم بن ابی حزم عن الحسن اخرجه سعید بن منصور ۲/۳/۲۳۰. وابن المبارک من الطریق الذی اوردناه فی کتاب الجهاد حدیث رقم ۲۶.

شہید دنیا میں بار بار لوٹ کر قتل ہونے کی تمنا کیوں کرتا ہے

(حدیث نمبر۲/۸۳):

حدثنا محمد، قال : حدثنا ابن رحمة، قال: حدثنا ابن المبارك ، عن شعبة، عن قتادة قال: سمعت انس بن مالك يحدث عن النبی ﷺ قال: ما من احد يدخل الجنة يحب ان يرجع الى الدنيا وان له ما على الارض من شيء الا الشهيد، فانه يتمنى ان يرجع فيقتل عشر مرات(۷۶).

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا: جو شخص بھی جنت میں داخل ہوتا ہے وہ پسند نہیں کرتا کہ دنیا کی طرف لوٹ جائے اور اس کو دنیا کی ہر چیز دے دی جائے مگر شہید کہ وہ تمنا کرتا ہے کہ وہ لوٹ جائے اور دس مرتبہ قتل کیا جائے۔

(فائدہ) یہ دس کا عدد اکثری ہے مطلب یہ ہے کہ وہ دنیا میں بار بار لوٹے اور اللہ کی راہ میں بار بار قتل ہو۔

---

(۷٦)اخرجه البخاری فی صحیحه ۱٤۰/۲ ومسلم فی صحیحه ۱٤۹۸/۳. والترمذی فی سننه ۳۰۵/٥. والبیهقی فی الس‍ن الکبری ۱٦۳/۹. والطیالسی ۲۳٥/۱. والدارمی فی المسند ۲۰٦/۲. وابن المبارك فی کتاب الجهاد حدیث رقم ۲۸.

قیامت کی چیخ کے وقت شہداء عرش کے پاس محفوظ ہوں گے

(حدیث نمبر ۱۳/۸۴):

حدثنا محمد، قال : حدثنا ابن رحمة، قال: سمعت ابن المبارك عن شعبة بن الحجاج، عن عمارة بن ابی حفصة، عن حجر بعل من هجر، عن سعيد بن جبير في قوله: (فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء الله) قال: هم الشهداء، هم ثنية الله، حول العرش، متقلدين السيوف (۷۷).

ترجمہ: قیامت جب قائم ہوگی تو اس کی چیخ سے آسمانوں اور زمین کے سب لوگ چیخ اٹھیں گے مگر جن کو اللہ محفوظ رکھے اس آیت کی تفسیر میں حضرت سعید بن جبیر (تابعیؒ) فرماتے ہیں یہ حضرات شہداء ہیں جن کو اللہ محفوظ رکھیں گے۔ یہ عرش کے گرد اپنی تلواروں کو حائل کئے ہوئے ہوں گے۔

---

(۷۷) رواه البخاری فی التاريخ الكبير ۲ /۱/ ٦٨. وابو نعيم فی اخبار اصبهان ۱٤٨/۲ . وسعيد ابن منصور فی سننه ۲-۳/ ۲۳٦. عن شعبة، عن عمارة، عن حجر الهجری، عن ابن جبير. ورواه الطبری فی التفسير ٢٤ /٣٠ عن شعبة، عن عمارة، عن ذی حجر اليحمدی، عن ابن جبير. وفی فيض القدير ٤/ ۷۸: اخرجه ابو يعلى، والدار قطنی فی الافراد، والحاكم فی التفسير، وابن مردويه فی التفسير، والبيهقی فی الشعب، والديلمی فی الفردوس، عن ابی هريرة بلفظ: (سألت جبريل عن هذه الآية: ونفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض) فذكره.

شہداء کی ارواح جنت میں سیر کرتی ہیں

(حدیث نمبر۴/۸۵):

اخبرنا ابو عبد الله الحافظ، ثنا ابو الفضل بن ابراهيم، ثنا احمد بن سلمة، ثنا اسحاق بن ابراهيم، انبأ جرير و عيسى بن يونس، عن الاعمش، عن عبد الله بن مرة، عن مسروق، عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه، انه سئل عن ارواح الشهداء،وقال: قد سألنا عن ذلك، فقال: ارواحهم كطير خضرلها قناديل معلقة فى العرش تسرح حيث شاء ت، ثم تاوى الى قناديلها، فبينما هم على ذلك اذ اطلع عليهم ربك اطلاعة فيقول: ما تشتهون ؟ فيقولون: وما نشتهى ونحن فى الجنة نسرح حيث شئنا ؟ فاذا راوا ان لابد من ان يسألوا، قالوا: ترد ارواحنا فى اجسادنا فنقاتل فى سبيل الله مرة اخرى، فاذا رأى ان لا يسألوه شيئاً تركهم(۷۸).

---

(۷۸)اخرجه مسلم فى صحيحه عن يحيى بن يحيى عن ابى معاوية، وعن اسحاق بن ابراهيم. والترمذى فى سننه فى كتاب الجهاد، باب ۱۳. والدارمى فى كتاب الجهاد باب ۱۸ والامام احمد فى المسند ٦ /۳۸٦. والبيهقى فى السنن الكبرى ۹ /۱٦۳ فى كتاب السير، باب فضل الشهادة. وفى مجمع الزوائد. ۲۹۸/٥ عن عبد الله بن مسعود قال: ارواح الشهداء فى اجواف طير خضر تسرح فى الجنة حيث شاء ت، ثم تأوى الى قناديل معلقة بالعرش). قال الهيثمى : رواه الطبرانى، وفيه ليث بن ابى سليم وهو مدلس.

وآية الحديث : الآية ۱٦۹ من سورة آل عمران

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے شہداء کی ارواح کے متعلق پوچھا گیا تو آپؓ نے فرمایا ہم نے اس کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے ارشادفرمایا تھاان کی ارواح سبز پرندوں میں عرش سے لٹکی ہوئی قندیلوں میں رہتی ہیں جہاں چاہتی ہیں سیر کرتی ہیں پھراپنی قندیلوں میں آجاتی ہیں وہ اسی حالت میں ہوتی ہیں کہ اللہ تعالی ان کی طرف جھانک کر دیکھتے اور پوچھتے ہیں تم کیا چاہتی ہو؟ تو وہ کہتی ہیں ہم کیا چاہتی ہیں جبکہ ہم جہاں چاہتی ہیں جنت میں سیر کرتی پھرتی ہیں۔ پھر جب وہ دیکھتی ہیں کہ سوال کا جواب ضروری ہے تو کہتی ہیں کہ ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دیا جائے تا کہ ہم پھراللہ کی راہ میں لڑیں پھر جب اللہ تعالی دیکھتے ہیں کہ وہ اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگتیں تو ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں۔

مذکورہ الفاظ ابوعبداللہ کی حدیث کے ہیں:

وفی روایة المقری قال: سألنا عبد الله بن مسعود عن هذه الآية ﴿ولَا تحسبن الذين قتلوا فی سبيل الله امواتًا بل احياء عند ربهم يرزقون فرحين﴾ قال: اما انا قد سألنا عن ذلک۔ ثم ذكر معناه.

ترجمہ: اور محدث مقری کے ہاں یہ روایت اس طرح سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ **﴿ولَا تحسبن الذين قتلوا فی سبيل الله امواتًا بل احياء عند ربهم يرزقون فرحين﴾** فرمایا ہم نے اس کے متعلق آپؐ سے سوال کیا تھا پھر آپؐ نے آگے وہ تفسیر بیان کی جو ابھی گزر چکی ہے۔

(مذکورہ آیت کا ترجمہ یہ ہے):

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے ہیں انہیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں

اپنے رب کے ہاں سے رزق دیئے جاتے ہیں۔

جنت میں کون کون جائیں گے

(حدیث نمبر۸۶/۵):

اخبرنا ابو الحسن علی بن محمد المقری، انبأ الحسن بن محمد بن اسحاق، ثنا یوسف بن یعقوب، ثنا مسدد، ثنا یزید بن زریع، ثنا عوف، حدثتنا حسیناء بنت معاویة قالت: حدثنی عمر قال: (قلت: یا رسول اللہ، مَن فی الجنةِ؟ قال: النبی فی الجنة، والشهید، والمولود، والوئید(۷۹).

ترجمہ: حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنت میں کون جائیں گے آپؐ نے ارشاد فرمایا جنت میں نبی جائے گا، شہید جائے گا نابالغ بچہ جائے گا اور زندہ درگور کیا ہوا بچہ جائے گا (اور دیگر حضرات بھی جنت میں جائیں گے جن کا ذکر دیگر آیات اور احادیث میں آتا ہے).

شہداء کو صبح وشام جنت کا رزق دیا جاتا ہے

(حدیث نمبر۸۷/۶):

اخبرنی عبد اللہ بن الحسین القاضی، ثنا الحارث بن ابی اسامة، ثنا یزید بن هارون، انبأ محمد بن اسحاق، حدثنی الحارث بن فضیل الانصاری، عن محمود بن لبید الانصاری،

---

(۷۹)اخرجه ابو داود فی السنن، کتاب الجهاد، باب ۲۵. والامام احمد بن حنبل فی مسنده ۵/۵۸. والبیهقی فی السنن الکبری ۹/۱۶۳ فی کتاب السیر.

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ الشهداء على بارق نهر بباب الجنة في قبة خضراء، يخرج عليهم رزقهم بكرة وعشيا(٨٠)..

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہداء کرام جنت کے دروازہ پر نہر بارق پر سبز قبہ میں ہیں ان کا رزق ان کو صبح وشام پہنچتا ہے۔

شہید گھر کے ستر افراد کی شفاعت کرے گا

(حدیث نمبر ۸۸/۷):

اخبرنا ابو علی الروذباری، انبأ ابو بکر بن داسه، ثنا ابو داود، ثنا احمد ابن صالح، ثنا یحیی بن حسان، ثنا الولید بن رباع الذماری قال: حدثنی عمی نمران بن عتبة الذماری قال: دخلنا علی ام الدرداء ونحن ایتام فقالت: ابشروا فانی سمعت ابا الدرداء یقول: قال رسول الله ﷺ: یشفع الشهید فی سبعین من اهل بیته (٨١).

ترجمہ: حضرت نمران بن عتبہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ام درداءؓ کے پاس

---

(٨٠)اخرجه الامام احمد بن حنبل فی مسنده ١/٢٦٦. والحاكم فی المستدرك، فی كتاب الجهاد ٢/٧٥. والطبرانی فی الاوسط والكبير. واورده السيوطی فی الجامع الصغير (٢/٤٤ رمز الی الحديث بالصحة. واورده الهيثمی فی مجمع الزوائد٥/٢٩٤ وقال: رواه احمد واسناده رجال ثقات.

(٨١)هذه الرواية رواها البيهقی فی السنن الكبرى ٩/١٦٤.

حاضر ہوئے جبکہ ہم یتیم بچے تھے انہوں نے فرمایا اے بچو خوش ہو جاؤ میں نے حضرت ابوالدرداءؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید کی اس کے گھر کے ستر آدمیوں کے متعلق شفاعت قبول کی جائے گی۔

شہید کے کئی انعامات

(حدیث نمبر ۸۹/۸):

عن ابی هريرة قال: قال رسول الله ﷺ : الشهيد يغفر له في اول كل دفقة من دمه، ويزوج حوارين، ويشفع في سبعين من اهل بيته، والمرابط اذا مات في رباطه كتب له اجر عمله الى يوم القيامة ، واتى عليه وريح برزقه، ويزوج سبعين حوراء، وقيل له قف فاشفع، الى ان يفرغ من الحساب(۸۲).

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید کی خون کی پہلی دھار کے اچھلتے ہی بخشش کر دی جاتی ہے اور اس کی دو حوروں سے شادی کر دی جاتی ہے اور اس کی اس کے گھر کے ستر شخصوں کے متعلق شفاعت قبول کی جاتی ہے اور پہرہ دار جب (اسلامی لشکر یا سرحد کی) پہرہ داری میں فوت ہوگا اس کا قیامت تک ثواب لکھا جائے

---

(۸۲)اخرجه ابو داود في سننه في كتاب الجهاد ، باب ٢٦. والبيهقي في سننه ٩ /١٦٤ في كتاب السير. واورده الهيثمي في مجمع الزوائد ٢٩٣/٥. والسيوطي في الجامع الصغير٢/ ٤٥ عن ابي هريرة وحسنه. ورواه الطبراني في الاوسط. وروى ابن ماجة في سننه، ف كتاب الزهد باب ٣٧ ما لفظه: (يشفع يوم القيامة ثلاثة: الانبياء ، ثم العلماء، ثم الشهداء).

گا، اور فراوانی کے ساتھ بہت اچھا رزق عطا کیا جائے گا، اور ستر حوروں سے شادی کی جائے گی اور حکم ہوگا کہ رک کر شفاعت کرتے رہو یہاں تک کہ حساب کتاب سے فراغت ہو جائے۔

شہید کو موت کی کتنا معمولی تکلیف ہوتی ہے؟

(حدیث نمبر ۹/۹۰):

اخبرنا ابو طاهر الفقيه، انبأ ابو بكر محمد بن الحسين القطان، ثنا على بن الحسن الدرابجردی، ثنا عبد الله بن يزيد المقرى، ثنا سعيد، حدثنى محمد بن عجلان، عن القعقاع بن حكيم، عن ابى صالح، عن ابى هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ (الشهيد لا يجد الم القتل الا كما يجد احدكم الم القرصة(۸۳).

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید کو قتل کی تکلیف نہیں ہوتی مگر اتنا جتنا کہ تم میں سے کوئی ایک چیونٹی کے کاٹنے کی تکلیف محسوس کرتا ہے۔

---

(۸۳)اخرجه النسائى فى سننه، فى كتاب الجهاد، باب ۳۵. وابن ماجة فى سننه، فى كتاب الجهاد، باب ۱٦. والدارمى فى مسنده، فى كتاب الجهاد، باب ۱٦. والامام احمد بن حنبل فى المسند ۲/ ۲۹۷. والبيهقى فى السنن الكبرى ۹/ ۱٦٤ فى كتاب السير، واورده السيوطى فى جامعه الصغير ۲/ ٤٥ ورمز اليه بالصحة. واورده الهيثمى فى مجمع الزوائد ۵/ ۲۹۵ عن ابى قتادةؓ، وقال: رواه الطبرانى فى الاوسط وفيه رشدين بن سعد، وهو ضعيف.

شہید سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا

(حدیث نمبر۱۰/۹۱):

حدثنا محمد، قال: حدثنا ابن رحمة، قال: سمعت ابن المبارک عن هشام الدستوائی، عن یحیی بن ابی کثیر، حدثنی عامر العقیلی، ان ابا هریرة حدثه ان رسول الله ﷺ قال: عرض علیّ اول ثلاثة یدخلون الجنة، واول ثلاثة یدخلون النار، فاما اول ثلاثة یدخلون الجنة: فالشهید، وعبد مملوک احسن عبادة ربه ونصح لسیده، وعفیف متعفف ذو عیال. واول ثلاثة یدخلون النار: امیر متسلط، وذو ثروة من مال لایعطی حقه، وفقیر فخور(۸۴).

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے ان پہلے تین لوگوں کو پیش کیا گیا جو جنت میں داخل ہوں گے اوران پہلے تین کو بھی جو دوزخ میں داخل ہوں گے۔ پس وہ پہلے تین جو جنت میں داخل ہوں گے (۱) شہید (۲) مملوک غلام جو اپنے رب کی اچھی طرح سے عبادت کرتا رہا اور اپنے مالک کا بھی خیر خواہ رہا۔ (۳) اور حرام سے

---

(۸٤) اخرجه الترمذی ۔ من طریق ابن المبارک عن یحیی عن عامر عن ابیه عن ابی هریرة، ولم یذکر (واول ثلاثة یدخلون النار ۔ الی آخر الحدیث) ۔ فی کتاب فضائل الجهاد باب ۱۳ . وابن حبان فی موارد الظمآن ۳۸۷، من طریق هشام عن یحیی عن عامر عن ابیه عن ابی هریرة. ورواه الامام احمد بن حنبل فی مسنده. والحاکم فی المستدرک. والبیهقی فی السنن الکبری عن ابی هریرة. وانظر فیض القدیر ٤/۳۱۲ . وابن المبارک فی کتاب الجهاد حدیث رقم ٤٦ .

بچنے والا عیال دار اور وہ پہلے تین جو دوزخ میں داخل ہوں گے
(1) وہ بادشاہ جو خود مسلط ہو گیا ہو (۲) وہ مالدار جو مال کا حق (زکوۃ) نہ نکالتا ہو (۳) اور فخر جتانے والا فقیر۔

شہید کو حسین ترین جسم عطا کیا جاتا ہے

(حدیث نمبر ۹۲/۱۱):

حدثنا محمد، قال: حدثنا ابن رحمة، قال: سمعت ابن المبارک، قال: حدثت عن عبدالرحمن بن زناد انعم عن حيان بن ابی حبلة، قال: قال رسول الله ﷺ: اذا استشهد الشهيد اخرج الله جسدًا كاحسن جسد، ثم امر بروحه، فادخل فيه، فينظر الى جسده الذى خرج منه، كيف يصنع به، وينظر الى من حوله ممن يتحزن عليه فيظن انهم يسمعون او يرونه، فينطلق الى ازواجه (۸۵).

ترجمہ: حضرت حیان بن ابی حبلہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شہید فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک جسم پیدا کرتا ہے جیسا کہ کوئی خوبصورت ترین جسم ہو پھر اس کی روح کو حکم دیتا ہے اور اس کو اس میں داخل کیا جاتا ہے پھر وہ روح اپنے اس جسم کو دیکھتی ہے جس سے وہ نکلی تھی کہ اس کے ساتھ کیا ہو گا اور وہ ان لوگوں کو بھی دیکھتی ہے جو اس کے جسم کے ارد گرد غم خوار ہوتے ہیں وہ روح یہی سمجھتی ہے کہ یہ لوگ اس کی بات سن رہے اور اس کو دیکھ

---

(۸۵) انظر كتاب الجهاد لابن المبارك ص ٦٥، ٦٦، حديث رقم ٦٣.

رہے ہیں پھر وہ روح اپنی (جنت کی) بیویوں کی طرف چلی جاتی ہے۔
(فائدہ) اس حدیث میں شہید کی روح کے اس کے بدن سے باخبر ہونے کی دلیل موجود ہے۔

شہید قیامت تک سلام کرنے والے کو سلام کا جواب دیتے ہیں

(حدیث نمبر۱۲/۹۳):

حدثنا محمد، قال: حدثنا ابن رحمة، قال: سمعت ابن المبارك عن وهب بن قطن عن عبيد بن عمير، قال: وقف رسول الله ﷺ على مصعب بن عمير، وهو منجحف على وجهه يوم احد شهيد، وقال: صاحب لواء رسول الله ﷺ، فقال رسول الله: من المومنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه، فمنهم من قضى نحبه، ومنهم من ينتظر، وما بدلوا تبديلا) ثم ان رسول الله ﷺ يشهد عليكم انكم شهداء عند الله يوم القيامة. ثم اقبل من الناس، فقال: يا ايها الناس ائتوهم وزوروهم وسلموا عليهم، فوالذى نفسى بيده، لا يسلم عليهم احد الى يوم القيامة الا ردوا عليه السلام (٨٦).

---

(٨٦) اخرجه ابو نعيم فى الحلية ١/١٠٧ من طريق عبد الاعلى بن عبد الله بن =

ترجمہ: حضرت عبید بن عمیرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ حضرت مصعب بن عمیرؓ کے پاس ٹھہر گئے جب کہ وہ منہ کے بل جنگ احد میں شہید پڑے ہوئے تھے۔ تو کسی نے کہا یہ تو حضور ﷺ کے علم بردار ہیں تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا "مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ، فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ، وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا" (ایمان والوں میں سے ایسے آدمی بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اسے سچ کر دکھایا پھر ان میں سے بعض تو اپنا کام کر چکے اور بعض منتظر ہیں اور عہد میں کوئی تبدیلی نہیں کی) پھر اللہ کا رسول گواہی دیتا ہے کہ تم اللہ کے نزدیک قیامت کے دن شہید ہو پھر آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو ان شہداء کے پاس آؤ اور ان کی زیارت کرو اور ان کو سلام کرو پس اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ان پر قیامت کے دن تک جو بھی سلام کہے گا یہ اس کو سلام کا جواب دیں گے۔

کون سی شہادت کس قسم کا کفارہ بنتی ہے

(حدیث نمبر ۱۱/۹۴)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

=ابی فروۃ عن قطن ابن وهب عن عبید بن عمیر. واخرجه ابن سعد فی طبقاته ۳۔ ۱ /۸۵ من طریق معاذ بن عبد الله، عن وهب ابن قطن عن عبید بن عمیر، واخرجه الطبرانی فی الاوسط. قال الهیثمی فی مجمع الزوائد ۶ /۱۲۳: وفیه عبد الاعلی بن عبد الله بن ابی فروة، وهو متروك. ورواه الواقدی فی المغازی ۱/ ۳۱۳.

الشهادةُ تُكفِّرُ كل شيءٍ إلا الدين، والغَرَقُ يُكفِّرُ ذلك كلَّه. (الشيرازي في الألقاب عن ابن عمرو).

ترجمہ: شہادت ہر گناہ کا کفارہ بن جاتی ہے مگر قرضے کا نہیں بنتی اور غرق ہو کر شہید ہونا سب چیزوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

شہداء کے قیامت کے دن اعزازات

(حدیث نمبر۲/۹۵)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الشهداءُ عندَ الله على منابر من ياقوتٍ في ظلِّ عرش اللهِ يومَ لاظلَّ إلا ظله، على كثيبٍ من مسكٍ، فيقول لهم الربُّ: أَلم أوفِ لكم وأصدُقكم؟ فيقولون: بلى وربِّنا. (عق عن أبي هريرة).

ترجمہ: شہداء اللہ کے ہاں اللہ کے عرش کے سائے میں منبروں پر کستوری کے ٹیلے پر بیٹھیں گے جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ان سے رب تعالیٰ فرمائیں گے کیا میں نے تمہیں پورا پورا اجر نہیں دیا اور تم سے اپنا وعدہ سچ نہیں کر دکھایا؟ تو وہ عرض کریں گے۔

خدا کی قسم کیوں نہیں۔

جنت میں بالاترین بالاخانوں میں رہیں گے

(حدیث نمبر۳/۹۶)

حضرت نعیم بن ھبار سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الشهداءُ الذين يقاتلون في سبيل الله في الصف الأولِ ولا يلتفتون بوجوههم حتى يُقتَلوا فأولئك يَلتقون في الغُرَفِ العُلى من الجنةِ، يضحك اليهم ربُّك، إِن الله إِذا ضحكَ الى عبده المؤمنِ فلا حساب عليه. (طس عن نعيم بن هبار ويقال عمار).

ترجمہ: وہ شہداء جو جہاد میں پہلی صف میں کھڑے ہو کر لڑتے ہیں اور اپنے منہ نہیں پھیرتے حتی کہ قتل کر دیئے جاتے ہیں یہ حضرات جنت کے بلند ترین بالا خانوں میں داخل کیے جائیں گے۔ ان کو دیکھ کر آپ ﷺ کا رب ہنسے گا حال یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو دیکھ کر ہنس دے تو اس کا کوئی حساب نہ ہوگا۔

سمندر کے شہداء کی خشکی کے شہداء پر فضیلت

(حدیث نمبر ۹۷/۴)

حضرت سعد بن جنادہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِن شهداءَ البحر أفضلُ عندالله من شهداء البرِّ. (طب عن سعد بن جنادة).

ترجمہ: سمندر کے شہداء اللہ کے نزدیک خشکی پر شہید ہونے والوں کی نسبت افضل ہیں۔

شہید کا پہلا قطرہ گرنے پر مغفرت ہو جاتی ہے

(حدیث نمبر ۹۸/۵)

حضرت سہل بن حنیفؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أولُ ما يُهراقُ من دمِ الشهيد يُغفرُ له ذنبه كلُّه إلا الدَّينَ. (طب، ك عن سهل بن حنيف).

ترجمہ: شہید کے خون کا سب سے پہلا قطرہ جب گرتا ہے تو اس کے سب گناہ معاف کردئے جاتے ہیں مگر قرضہ معاف نہیں ہوتا۔

قیامت میں صور پھونکنے کے وقت شہداء کے ہوش نہیں اڑیں گے

(حدیث نمبر ۹۹/۶)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سألتُ جبريل عن هذه الآية ﴿ونُفخَ في الصورِ فَصعقَ مَن في السموات ومن في الأرض إلا من شاءَ اللهُ﴾ من الذين لم يشأ اللهُ أن يُصعِقَهم قال: هم الشهداءُ ثنيَّةُ الله، مُتقلِّدون أسيافَهم حولَ عرشِهِ. (ك في الافراد وابن مردويه والبيهقي في البعث عن أبي هريرة). (کنز العمال حدیث نمبر ۱۱۱۱۱)(۸۷)

---

(۸۷) الشهداء ثنية الله: بفتح التاء وكسر النون المخففة وتشديد الياء هم المستثنون من الصَّعق عند النفخ في الصور اهـ بالمعنى من النهاية۔ ح۔

ترجمہ: میں نے حضرت جبریل علیہ السلام سے اس آیت ونفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الامن شاء اللہ (اور قیامت کے دن صور میں پھونک ماری جائے گی تو تمام آسمان اور زمین والوں کے ہوش اڑ جائیں گے مگر جس کو خدا چاہے) یہ کون لوگ ہوں گے جن کے اللہ تعالی ہوش نہیں اڑانا چاہے گا تو انہوں نے فرمایا یہ شہداء ہوں گے جو (صور پھونکنے کے وقت اللہ کی طرف سے ہوش اڑنے میں) مستثنیٰ ہوں گے۔ یہ عرش کے ارد گرد اپنی تلواریں حمائل کئے ہوئے ہوں گے۔

سمندر کے شہید کی فضیلت

(حدیث نمبر ۷/۱۰۰)

حضورؐ کی پھوپھی (حضرت صفیہؓ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

شهيدُ البرِّ يُغفرُ له كلُّ ذنبٍ إلا الدَّين والأمانةَ، وشهيدُ البحرِ يغفرُ له كلُّ ذنبٍ والدينُ والأمانة.(حل عن عمَّةِ النبي ﷺ).

ترجمہ: خشکی کے شہید کے سب گناہ معاف کردئے جاتے ہیں مگر قرضہ اور امانت۔ اور سمندر کے شہید کے سب گناہ اور قرضہ اور امانت معاف کردئے جاتے ہیں۔

(حدیث نمبر ۸/۱۰۱)

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

شهيدُ البحر مثلُ شهيد البرِّ، والمائدُ في البحر كالمتشحِّط

فی دمه فی البرِّ، وما بین الموجتین فی البحر کقاطعِ الدنیا فی طاعة الله، وأن الله عزوجل وکلَ ملک الموتِ بقبض الأرواحِ، إلا شهداءَ البحر فانه یتولّٰی قبضَ أرواحِهم ویغفرُ لشهیدِ البرِّ الذنوبَ کلَّها إلا الدین ویغفر لشهید البحر الذنوبَ کلَّها والدینَ:(ه طب عن أبی أمامة).

ترجمہ: سمندر کا شہید خشکی کے شہید کی طرح ہے۔اور سمندر میں غرق ہونے والا مجاہد خشکی میں اپنے خون میں لتھڑنے والے شہید کی طرح ہے۔اور سمندر میں دو موجوں کے درمیان گھرنے والا اس دنیا سے قطع تعلق کرنے والے شخص کی طرح ہے جس نے اللہ کی عبادت میں دنیا سے تعلق توڑ لیا ہو۔ اور اللہ عزوجل نے ملک الموت کو ارواح قبض کرنے کا کام سپرد کیا ہے مگر سمندر کے شہداء کی ارواح کو اللہ تعالیٰ خود قبض کرتے ہیں۔اور خشکی کے شہید کے سب گناہ سوائے قرضے کے معاف کردئے جاتے ہیں۔اور سمندر کے شہید کے سب گناہ اور قرضہ معاف کردیا جاتا ہے۔

(فائدہ) اس حدیث میں شہید کی کئی فضیلتوں کا بیان ہے۔جن میں سے ایک فضیلت یہ ہے کہ سمندر کے معرکہ میں شہید ہونے والے کی روح کو اللہ تعالیٰ خود قبض کرتے ہیں اور اس مجاہد کی روح بھی جو سمندر کے راستے سے خشکی پر جہاد کیلئے جا رہا ہو لیکن سمندر میں غرق ہو کر مر جائے۔اور اس کے سب گناہ معاف کردئے جاتے ہیں۔قرضہ کی معافی کی شکل یہ ہے کہ قیامت کے دن شہید کے قرض خواہ کو اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے بدلہ دے کر راضی کردیں گے۔ اور شہید کے سب گناہ معاف کردیں گے۔

صدق دل سے شہادت مانگنے کا ثواب

(حدیث نمبر۹/۱۰۲)

حضرت سہل بن حنیفؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

مَن سألَ اللهَ الشهادةَ بصدقٍ بلَّغه اللهُ منازلَ الشهداءِ، وإنْ ماتَ على فراشه .(م۴ عن سهل بن حنيف).

ترجمہ: جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے صدق دل کے ساتھ شہادت کا سوال کیا اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کے مقامات تک پہنچادے گا۔ اگر چہ وہ اپنے بستر پر مرا ہو۔

شہید کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں

(حدیث نمبر۱۰/۱۰۳)

حضرت نعیم بن ہمار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

أفضلُ الشهداء الذين يُقاتِلون في الصف الأولِ، فلا يَلْفِتون وجوهَهم حتى يُقتلوا، أُولئك يَتلَبَّطون في الغرف العُلى من الجنة، يضحَكُ اليهم ربُّك، فاذا ضحك ربُّك الى عبدٍ في موطنٍ فلا حسابَ عليه.(حم طب عن نعيم بن همار).(۸۸)

---

(۸۸)رواه أبو داود في السنن كتاب الجهاد باب في الشهيد يشفع رقم(۵ـ۲۵ ويشفع: بصيغة المجهول۔ ص۔

۱۱۱۲۰- ترجمہ: سب سے افضل شہداء وہ ہیں جو جہاد کی پہلی صف میں شامل ہو کر لڑتے ہیں اور وہ اس وقت تک نہیں ہٹتے جب تک کہ مارے نہ جائیں یہ یہی لوگ ہیں جو جنت کے اونچے بالاخانوں میں عیش وعشرت کے ساتھ رہیں گے ان کو ان کا رب دیکھ کر ہنسے گا جبکہ حقیقت یہ ہے کہ جب آپ کا رب کسی بندے پر کسی بھی موقع پر ہنس دے تو اس کا حساب کتاب نہیں ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لاتَجِفُّ الأرضُ من دمِ الشهيدِ حتى يبتدِرهُ زوجتاه كأنَّهما ظِئران أضلَّتا فَصِيلَهما في بَرَاحٍ من الأرض، وفي يدِ كلِّ واحدةٍ حُلَّةٌ خيرٌ من الدنيا وما فيها. (حم هـ عن أبي هريرة)

۱۱۱۲۲- ترجمہ: شہید کے خون سے ابھی زمین خشک نہیں ہوئی ہوتی کہ اس کی دو بیویاں فوراً اس کا استقبال کرتی ہیں گویا کہ وہ دونوں اس کی دایہ ہیں جنہوں نے اپنے دودھ چھوٹے ہوئے بچے کو کسی ایسی وسیع زمین میں گم پایا ہو جہاں نے کوئی درخت ہو نہ کھیت۔ اور ہر ایک کے ساتھ میں ایک ایسی پوشاک ہوتی ہے جو دنیا اور دنیا کی سب چیزوں سے قیمتی ہوتی ہے۔

يضحك اللهُ إلى رجلين يقتلُ أحدُهما الآخرَ، كلاهما يدخلان الجنةَ، يُقاتِل هذا في سبيل الله، فيُقتَلُ، ثم يتوبُ اللهُ على القاتل فيُسلم في سبيلِ اللهِ فيستشهدُ. (حم ق ن هـ عن ابى هريرة). (كنز العمال ۱۱۱۲۳)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ان دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنستے ہیں جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے پھر وہ دونوں جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ایک تو وہ

جو جہاد میں لڑتا ہے اور شہید کر دیا جاتا ہے۔ پھر قاتل بھی اللہ کے سامنے توبہ کر کے اسلام قبول کر لیتا ہے اور وہ بھی جہاد میں لڑ کر مارا جاتا ہے۔

افضل اور نئی موتوں کی اقسام

(حدیث نمبر ۱۱/۱۰۴)

حضرت ابو یزیدؒ سے مرسلا روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أفضلُ الموتِ القتلُ في سبيلِ الله ، ثم أن تموتَ مرابطًا ثم أن تـموتَ حـاجًـا أومُـعتـمرًا، وإِن استطعتَ أن لا تموتَ بادِيًا ولا تاجرًا؟(حل عن أبي يزيد الغوثي) مرسلا.

ترجمہ: سب سے بہتر موت جہاد میں قتل ہونا ہے۔ پھر یہ کہ تم اسلامی ملک کی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے مر جاؤ پھر یہ کہ تم حج کرتے ہوئے یا عمرہ کرتے ہوئے مر جاؤ اور اگر تم میں ہمت ہو کہ تم دیہاتی ہو کر نہ مرو اور تاجر ہو کر نہ مرو (تو ایسا کر لو)۔

(تشریح) حج یا عمرہ کی حالت میں مرنا یہ ہے کہ جس نے حج یا عمرہ کا احرام باندھ لیا تھا اور ابھی حج یا عمرہ پورا ادا نہ ہو سکا تھا کہ موت آ گئی تھی۔ اور اللہ کے فضل سے کچھ بعید نہیں کہ جو حج یا عمرہ کی نیت سے گھر سے نکلا ہو اور حج اور عمرے کے سفر پر ہو چاہے ابھی حرام کا موقع نہ آیا ہو تو اس کو بھی یہ فضیلت حاصل ہو گی۔

دیہات میں رہ کر نہ مرنا چاہئے کیونکہ دیہات کی زندگی میں نہ نماز جمعہ

حاصل ہوتی ہے نہ ہی علم وعلماء حاصل ہوتے ہیں۔اور نہ ہی دینوی وسائل بسہولت حاصل ہوسکتے ہیں گویا کہ دیہاتی کی زندگی دنیا وآخرت کے اعتبار سے اجیرن ہوتی ہے۔حتی کہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ دیہاتی کی گواہی شہر والے کے خلاف جائز نہیں ہے۔کیونکہ اس میں دین اور احکام شریعت سے ناواقفیت ہوتی ہے(نہایہ ابن اثیر)۔

شہداء کی ارواح جنت میں سیر کرتی ہیں

(حدیث نمبر۱۲/۱۰۵)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إن أرواحَ الشهداءِ في جوف طيرٍ خُضرٍ، لها قناديلُ مُعلّقةٌ بالعرشِ تسرحُ من الجنةِ حيثُ شاء ت، ثم تأوي إلى تلك القناديل فاطَّلَع اليهم ربُّهم اطِّلاعَةً ، فقال: هل تَشتهون شيئًا؟ قالوا: أيَّ شئ نشتهي ونحنُ نسرحُ من الجنةِ حيثُ شئنا؟ فيفعلُ ذلك بهم ثلاث مرات فلما رأوا أنهم لن يُتركُوا من أن يسألوا قالوا: يا ربِّ نريدُ أن تردَّ أرواحنا في أجسادِنا حتى نرجعَ إلى الدنيا فنقتلَ في سبيلك مرةً أُخرى، فلما رأى أن ليس لهم حاجةٌ تُرِكُوا.(م ت عن ابن مسعود) (۸۹).

ترجمہ:شہداء کی ارواح سبز پرندوں کے پیٹ میں ہوتی ہیں۔ان کی قندیلیں عرش کے ساتھ لٹکی ہوتی ہیں۔یہ جنت میں جہاں چاہتی ہیں سیر کرتی

---

(۸۹) أول فقرة من الحديث رواه الترمذي في كتاب فضائل الجهاد باب ماجاء في ثواب الشهداء رقم(١٦٤١)۔

ہیں۔ پھر ان قندیلوں میں واپس آجاتی ہیں۔ ان شہداء کا رب ان کی طرف جھانک کر پوچھتا ہے تم کچھ چاہتے ہو تو وہ کہتے ہیں ہمیں کیا چاہئے۔ ہم جنت میں جہاں چاہیں سیر کرتے ہیں؟ رب تعالی ان سے تین مرتبہ یہی سوال کرتا ہے۔ جب شہداء یہ دیکھتے ہیں کہ جب تک سوال نہیں کریں گے ان کو نہیں چھوڑا جائے گا تو عرض کرتے ہیں یارب ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہماری روحیں ہمارے جسموں میں لوٹا دیں حتی کہ ہم دنیا کی طرف لوٹ جائیں اور آپ کے راستے میں ایک مرتبہ پھر قتل ہوں۔ پھر جب اللہ تعالی دیکھتے ہیں کہ ان کو (اور) کوئی حاجت نہیں ہے تو ان کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔

(فائدہ) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شہداء کی ارواح جنت میں سیر کرتی ہیں اور اس سیر کی لذت اور لطف شہداء کے جسموں کو بھی پہنچتا ہے۔ جیسا کہ حدیث کے الفاظ اور ترجمہ سے یہ بات واضح ہو رہی ہے۔

شہادت کی لذت

(حدیث نمبر ۱۰۶/۱۳)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَضَّةُ نملةٍ أشدُّ على الشهيد من مَسِّ السلاح، بل هي أشهى عنده من شرابِ ماءٍ باردٍ لذيذٍ في يومٍ صائفٍ. (ابو الشيخ عن ابن عباس).

ترجمہ: شہید پر چیونٹی کا کاٹنا ہتھیار کی ضرب سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔

بلکہ یہ تکلیف شہید کو سخت گرمی کے دن میں ٹھنڈے پانی کے پینے سے بھی زیادہ لذیذ ہے۔

شہید کیلئے اللہ کے ہاں سات انعام

(حدیث نمبر۱۴/۱۰۷)

حضرت مقدام بن معد یکربؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

للشهيد عندَالله سبعُ خصالٍ: يُغفرُله في أولِ دُفعَةٍ من دَمه، ويَرى مقعدَه في الجنة، ويُحلَّى حُلَّة الإيمان، ويزوجُ اثنتينِ وسبعينَ زوجةً من الحُور العين، ويُجارُ من عذاب القبر، ويُؤمَّنُ من الفزعِ الأكبر، ويوضعُ على رأسِه تاجُ الوَقار، الياقوتةُ منه خيرٌمن الدنيا وما فيها، ويشفعُ في سبعين انسانًا من أهلِ بيته.

(حم ت ه عن المقدام بن معد يكرب).

ترجمہ: شہید کے اللہ ہاں سات انعام ہیں۔(۱) خون کی دھار بہتے ہی اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔(۲) وہ اپنا ٹھکانہ جنت میں دیکھ لیتا ہے (۳) اس کو ایمان کی پوشاک پہنائی جاتی ہے۔(۴) حورعین میں سے بہتر عورتوں سے اس کی شادی کردی جاتی ہے(۵) عذاب قبر سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔(۶) بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔(۷) اس کے سر پر وقار کا تاج سجایا جاتا ہے۔اس تاج کا ہر یاقوت دنیا و مافیھا سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔اور اس کی اس کے گھر کے ستر انسانوں سے متعلق شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

(فائدہ) حدیث میں سات خصلتوں کا ذکر آیا ہے اس سے مراد وہ خصلتیں ہیں جو خاص شہید کو حاصل ہوں گی آٹھویں خصلت ستر انسانوں سے متعلق شفاعت کی ہے اس کا تعلق اگرچہ شہید کی فضیلت کے ساتھ ہے لیکن زیادہ تر اس کا فائدہ دوسرے لوگوں کو پہنچے گا۔ اس لئے حدیث میں آٹھ خصلتوں کی بجائے سات کا ذکر کیا گیا ہے۔

شہید کی دس مرتبہ شہید ہونے کی تمنا

(حدیث نمبر ۱۵/۱۰۸)

حضرت انسؓ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يُؤتى بالرجلِ يومَ القيامة من أهل الجنة، فيقولُ الله له: يا ابنَ آدمَ كيفَ وجدتَ منزلک؟ فيقولُ: أىْ ربِّ خيرَ منزلٍ، فيقولُ: سَلْ وتمنَّ، فيقولُ: يا رب ما أسألُ وأتمنى إلا أن تردَّنى إلى الدنيا فاقتلَ فى سبيلکَ عشرَ مراتٍ لما يرى من فضل الشهادة، ويُؤتى بالرجل من أهل النار، فيقولُ له: يا ابنَ آدمَ كيفَ وجدتَ منزلکَ؟ فيقولُ: أىْ ربِّ شرَّ منزلٍ، فيقولُ: أتفتدِى منه بطلاعِ الأرض ذهبًا؟ فيقولُ: أىْ ربِّ نعم، فيقولُ: كذبتَ قد سألتُک أقلَّ من ذلک وايسر فلم تفعل، فيردُّه إلى النار. (حم، م، ن عن انس)

ترجمہ: قیامت کے دن جنتیوں میں سے ایک آدمی کو پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے اے ابن آدم اپنا ٹھکانہ کیسا پایا وہ عرض کرے گا اے

رب بہترین جگہ ہے۔ اللہ تعالی فرمائیں گے مانگ اور تمنا کر تو وہ عرض کرے گا یارب کیا مانگوں اور کیا تمنا کروں بس یہ ہے کہ آپ مجھے دنیا کی طرف لوٹا دیں تا کہ میں آپ کی راہ میں دس مرتبہ مارا جاؤں۔ یہ تمنا وہ اس لئے کرے گا کہ اس نے شہادت کی فضیلت دیکھ لی ہوگی۔

اور ایک دوزخی کو پیش کیا جائے گا اللہ تعالی اس سے پوچھیں گے اے ابن آدم اپنے ٹھکانے کو تو نے کیسا پایا تو وہ عرض کرے گا اے رب بہت بری جگہ ہے تو اللہ تعالی پوچھیں گے کیا تم روئے زمین کے برابر سونا دے کر اپنی جان چھڑانا چاہتے ہوں تو وہ عرض کرے گا جی ہاں یارب، اللہ تعالی فرمائیں گے تو نے جھوٹ بولا۔ میں نے تجھ سے اس سے بھی کم اور آسان عمل کا تقاضا کیا تھا تم نے وہ تو نہیں کیا تھا۔ پھر اس کو دوزخ میں لوٹا دیا جائے گا۔

پیٹھ نہ پھیرنے والا شہید، پیٹھ پھیرنے والے شہید کے مقابلے میں ستر سال پہلے جنت میں

(حدیث نمبر ۱۰۹/۱۶)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يسبقُ المقتولُ فى سبيل الله مُقبلًا غيرَ مدبرٍ على المقتول مُدبرًا إلى الجنة بسبعين خريفًا ، ومَرْضَى أُمتى قبلَ أصحابهم بسبعين خريفًا، والأنبياء قبلَ سليمان بن داودَ بأربعين خريفًا لما كان فيه من الملك. (طب عن ابن عباس) وضعف).

ترجمہ: جہاد فی سبیل اللہ کا وہ مقتول جس نے پیٹھ نہیں پھیری تھی اس شہید

کے مقابلے میں جو پیٹھ پھیر کر شہید ہوا تھا۔ ستر سال پہلے جنت میں داخل ہوگا۔ اور میری امت کے بیمار صحت مندوں سے ستر سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے، اور تمام انبیاء علیہم السلام حضرت سلیمان علیہ السلام سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے کیونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو دنیا میں حکومت ملی تھی۔

(فائدہ) یہ حدیث سنداً ضعیف ہے۔

شہید کے پہلے تین قطروں کے انعام

(حدیث نمبر ۱۷/۱۱۰)

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِن أولَ قطرةٍ تنزلُ من دمِ الشهيد يُكفَّر بها ذنوبُه والثانيةُ: يكسى من حللِ الإيمانِ، والثالثةُ: يزوجُ من حور العينِ۔ (طب عن أبي أُمامة)

ترجمہ: شہید کے خون کا سب سے پہلا قطرہ جب گرنے لگتا ہے تو اس سے اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور دوسرے قطرے سے اس کو ایمان کی پوشاک پہنا دی جاتی ہے اور تیسرے قطرے پر اس کا جنت کی حور عین سے نکاح کر دیا جاتا ہے۔

زخمیوں پر شہداء کی مہر لگے گی

(حدیث نمبر ۱۸/۱۱۱)

حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَن جُرِحَ فی سبیل اللہ جاءَ یوم القیامة ریحُه کریح المسکِ، ولونُه لونُ الزعفران، علیه طابَعُ الشهداءِ، ومن سأل اللہَ الشهادةَ مخلصًا أعطاہ اللہُ أجرَ شهیدٍ وإن ماتَ علی فراشه. (طب عن معاذ).

ترجمہ: جس کو جہاد میں زخمی کر دیا گیا وہ قیامت کے دن جب آئے گا تو اس کی خوشبو کستوری کی خوشبو کی طرح ہوگی۔ اور اس کا رنگ زعفران کا رنگ ہوگا۔ اس پر شہداء کی مہر لگی ہوئی ہوگی۔ اور جو اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے شہادت کی طلب لے گا اللہ تعالیٰ اس کو شہید کا اجر عطا فرمائیں گے اگرچہ وہ بستر پر مرا ہوگا۔

جرأت میں سامنے لڑنے والا سیدھا جنت میں

(حدیث نمبر ۱۹/۱۱۲)

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من قُتل منکم صابرًا مُقبلاً فی سبیل اللہ فهو فی الجنة (الدیلمی ع حب، ک، ق، ص عن عمر).

زخمیوں پر شہداء کی مہر لگے گی

(حدیث نمبر ۱۸/۱۱۱)

حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَن جُرِحَ فی سبیل الله جاءَ یوم القیامة ریحُه کریح المسکِ، ولونُه لونُ الزعفران، علیه طابَعُ الشهداءِ، ومن سأل اللهَ الشهادةَ مخلصًا أعطاه اللهُ أجرَ شهیدٍ وإن ماتَ علی فراشه. (طب عن معاذ).

ترجمہ: جس کو جہاد میں زخمی کر دیا گیا وہ قیامت کے دن جب آئے گا تو اس کی خوشبو کستوری کی خوشبو کی طرح ہوگی۔ اور اس کا رنگ زعفران کا رنگ ہوگا۔ اس پر شہداء کی مہر لگی ہوئی ہوگی۔ اور جو اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے شہادت کی طلب کرے گا اللہ تعالی اس کو شہید کا اجر عطا فرمائیں گے اگر چہ وہ بستر پر مرا ہوگا۔

جرأت میں سامنے لڑنے والا سیدھا جنت میں

(حدیث نمبر ۱۹/۱۱۲)

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من قُتلَ منکم صابرًا مُقبلاً فی سبیل الله فهو فی الجنة (الحمیدی حم والعدنی ع حب ،ک ،ق، ص عن عمر).

ترجمہ: جو شخص جہاد فی سبیل اللہ میں ثابت قدمی کے ساتھ پیش قدمی کرتے ہوئے مارا جائے گا وہ جنت میں جائے گا۔

شہید کا پہلو گرتے ہی جنت میں

(حدیث نمبر ۲۰/ ۱۱۳)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يُعطى الشهيدُ ثلاثًا: أولَ دُفعةٍ من دمه يُغفَرُله ذنوبه، وأولُ من يمسحُ الترابَ عن وجهه زوجتُه من الحورِ العين، وإذا وجَبَ جنبُه في الأرض وقعَ في الجنةِ.(قط في الافراد والديلمي والرافعي عن انس).

ترجمہ: شہید کو تین انعامات ملتے ہیں (۱) خون کا فوارہ نکلنے کے وقت ہی اس کے گناہوں کی بخشش کر دی جاتی ہے (۲) سب سے پہلے اس کے چہرے سے جو مٹی پونچھے گی وہ حور عین میں سے اس کی بیوی ہوگی (۳) اور جب اس کا پہلو زمین پر گرے گا سیدھا جنت میں گرے گا۔

(حدیث نمبر ۲۱/ ۱۱۴)

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا قَطرَ في الأرض قطرة أحبُّ إلى الله تعالى من دَمِ رجلٍ

مسلمٍ فی سبیل اللّٰہ، أوقطرۃُ دمعٍ فی سوادِ اللیل من خشیۃِ اللّٰہِ حیثُ لا یراہُ أحدٌ إلا اللّٰہُ عزوجل. (الدیلمی عن ابی امامۃ).

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے محبوب قطرہ جو زمین پر گرتا ہے جہاد میں مسلمان آدمی کے خون کا ہے۔ یا آنسو کا وہ قطرہ جو رات کی تاریکی میں خدا کے خوف سے گرتا ہے۔ جس کو اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں دیکھتا۔

(حدیث نمبر۲۲/۱۱۵)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

شهداءُ اللّٰہ فی الارض أُمناءُ اللّٰہ علی خلقه قُتلوا أو ماتوا.(حم ،ک عن رجال).

ترجمہ: شہید زمین میں اللہ کی مخلوق پر اس کے امین ہیں چاہے وہ قتل کیے جائیں یا طبعی موت مریں۔ (اور شہادت کا ثواب پائیں)۔

کلمہ اختتام

الحمد للہ اس کتاب کا آغاز مکہ مکرمہ بیت اللہ شریف میں ۱۰ رمضان ۱۴۲۶ھ کو کیا گیا اور قبل اذان ظہر ۱۳ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ کو حرم ہی میں مکمل کیا گیا۔

اور بعض اضافات عمرہ کے مبارک سفر سے واپس ہونے پر جامعہ قاسم العلوم ملتان میں کیے گئے

اللہ تعالی اس کتاب کو مسلمانوں کیلئے شوق شہادت کا بہترین سبب بنائے اور شہداء کرام کی برکت سے اللہ تعالی ہماری خطاؤں سے درگذر فرما کر شہداء کے ساتھ جنت میں ان کا رفیق بنائے۔ فقط

امداد اللہ انور

نزیل: حرم مکہ ۱۳/رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ

اضافات

از

امداد اللہ انور

سوکن پر غیرت کو برداشت کرنا

(حدیث نمبر۱۱۶/۲۳)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی کَتَبَ الْغَیْرَۃَ عَلَی النِّسَاءِ، وَالْجِھَادَ عَلَی الرِّجَالِ ، فَمَنْ صَبَرَ مِنْھُنَّ اِیْمَانًا وَاحْتِسَابًا کَانَ لَھَا مِثْلُ اَجْرِ الشَّھِیْدِ(طب)عن ابن مسعود-(ح).(۹۰)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر غیرت کو لازم قرار دیا ہے اور مردوں پر جہاد کو پس جو عورت بھی اللہ کی رضا اور طلب ثواب کیلئے (اس غصہ سے) اپنے آپ کو روکے رکھے گی اس کیلئے شہید کے ثواب کے برابر ثواب ہوگا۔

(فائدہ)

یہاں غیرت سے مراد اپنی سوکنوں پر اپنے مرد کے متعلق غیرت کھانا ہے پس جو عورت اس غصہ کو دبائے گی اللہ تعالیٰ اس کو شہید کے برابر ثواب دیں گے، جس طرح سے مرد جہاد میں دشمن کے مقابلہ میں صبر کرتے ہیں اور ان کو شہید ہونے کا درجہ ملتا ہے۔

---

(۹۰)(الجامع الصغیر: ۱۷۶۷)___ رواہ الطبرانی (۱۰:۱۰۷) والبزار وقال الهيثمی فيه عبيد بن الصباح ضعفه ابو حاتم ووثقه البزار وبقية رجاله ثقات۔ وقال ابن حجر فی الفتح بعد عزوه للبزار وحده ورجاله ثقات لكن اختلف فی عبيد بن الصباح منهم، كنز العمال (۴۵۱۳۴)۔

شہداء کا مدفن کہاں ہونا چاہئے؟

(حدیث نمبر ۱۱۷/۲۴)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِدْفِنُوا الْقَتْلٰی فِیْ مَصَارِعِهِمْ۔ عن جابر – (صح). (۹۱)

(ترجمہ) شہداء کو ان کے مقام شہادت میں دفن کرو۔

(فائدہ)

حضور ﷺ نے یہ ارشاد اس وقت فرمایا: جب کچھ لوگوں نے اپنے شہداء کو جنت البقیع کے قبرستان میں منتقل کیا' اس وجہ سے شہداء کو مقام شہادت میں دفن کرنا افضل ہے اور اگر دشمنوں کا شہداء کی لاشوں کو بے حرمت کرنے کا خطرہ ہو تو شہداء کو ان کی شہادت گاہوں میں دفن نہ کیا جائے اور اگر بلا وجہ شہداء کو مقام شہادت میں دفن نہ کیا جائے بلکہ اس کے قریب کسی اور جگہ دفن کرنا مناسب ہو تو یہ بھی جائز ہے۔

شہداء کی پچاس اقسام

(حدیث نمبر ۱۱۸/۲۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

(۹۱) (الجامع الصغیر: ۳۱۹) ــــ نسائی (۴:۷۹) مصنف عبدالرزاق (۹۶۰۴) ابو داود' ترمذی' ابن ماجۃ وقال الترمذی حسن صحیح۔

اَلشُّھَدَاءُ خَمْسَۃٌ: اَلْمَطْعُوْنُ، وَالْمَبْطُوْنُ، وَالْغَرِيْقُ، وَ صَاحِبُ الْھَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰہِ۔ مالک (ق، ت) عن ابی هريرة۔ (صح). (٩٢)

(ترجمہ) پانچ قسم کے لوگ شہید ہیں۔ (۱) طاعون میں فوت ہونے والا (۲) پیٹ کے مرض میں مرنے والا (۳) پانی میں ڈوب کر مرنے والا (۴) دب کر مرنے والا (۵) شہید فی سبیل اللہ۔

(فائدہ) اس حدیث میں حصر اضافی ہے ورنہ احادیث میں جن جن لوگوں کو شہید قرار دیا گیا ہے ان کی تعداد تیس کے قریب ہے جیسا کہ ان کو ابن العمادؒ نے درج ذیل اشعار میں نظم کیا ہے۔

من بعد حمد الله والصلاة　　على النبی وآله العلاة
خذ عدة الشهداء سردا نظما　　واحفظ هديت للعلوم فهما
محب آل المصطفى ومن نطق　　عند إمام جائر بقول حق
وذو اشتغال بالعلوم ثم من　　على وضوءٍ موته نال المنن
ومن يمت فجاءة او حريق　　ومائد بغيه غريق
لديغ او مسحور او مسموم　　أو عطش بجرعة مالوم
أكيل سبع عاشق مجنون　　والنفساً والهدم والمبطون
ومن بذات الجنب أو ظلما قتل　　أو دون مال أودم أهل نقل
أودين او فی الحرب أو مات به　　مؤذن محتسب لربه

---

(٩٢) (الجامع الصغير: ٤٩٦٣)___ رواه الطبرانی فی الاوسط رمزالسيوطی لحسنه وقال الهيثمی روی ابن ماجة بعضه ورواه الطبرانی عن شيخه بكر بن سهل الدمياطی قال الذهبی مقارب الحديث وضعفه النسائی 'مجمع الزوائد (٥:٢٩٣)۔

وجـالـب يبيـع سعـر يومـه أو مـات بـالـطـاعـون بين قومه
كـذا الـغـريب أو بعين او قرا أو اخـر الـحشـر بهـا نال الذرا
ومـن يـلازم وتـره ووردہ عـنـدالـضـحى والصوم حتم سعده

اورفتاویٰ شامی اورطحطاوی شرح درمختار میں بھی شہداء کی مختلف اقسام ذکر کی گئی ہیں جن کی تعداد تقریباً پچاس کو پہنچتی ہے۔

شہید اور مجاہد چوکیدار کے انعام

(حدیث نمبر۱۱۹/۲۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشادفرمایا:

اَلشَّهِيـدُ يُـغْـفَـرُ لَـهٗ فِـى اَوَّلِ دَفْـعَةٍ مِنْ دَمِهٖ وَيُزَوَّجُ حَوْرَاوَيْنِ، وَيُشَـفَّـعُ فِـىْ سَبْـعِيْـنَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ،وَالْمُرَابِطُ اِذَا مَاتَ فِىْ رِبَاطِهٖ كُتِبَ لَـهٗ اَجْـرُ عَـمَـلِـهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَـامَةِ،وَغُدِىَ عَلَيْـهِ، وَرِيْحَ بِـرِزْقِـهٖ،وَيُـزَوَّجُ سَبْعِيْنَ حَوْرَاءَ،وَقِيْلَ لَهٗ:قِفْ فَاشْفَعْ اِلٰى اَنْ يُفْرَغَ مِنَ الْحِسَابِ-(طس) عَن ابى هريرة-(ح).(۹۳)

(ترجمہ) شہید کی اسی وقت مغفرت ہو جاتی ہے جب اس کے خون کی دھار نکلتی ہے اور دو حوروں سے شادی کر دی جاتی ہے اور اس کے گھر کے ستر

---

(۹۳)(الجامع الصغير: ٤٩٦٣)___ رواه الطبرانى فى الاوسط رمز السيوطى لحسنه وقال الهيثمى روى ابن ماجة بعضه ورواه الطبرانى عن شيخه بكر بن سهل الدمياطى قال الذهبى مقارب الحديث وضعفه النسائى 'مجمع الزوائد (٥:٢٩٣)-

آدمیوں کے حق میں شفاعت قبول کی جاتی ہے اور جو مسلمانوں (کی سرحد کی یا فوج) کی حفاظت کرنے والا جب چوکیداری کرتے ہوئے فوت ہو جائے' اس کے لئے قیامت تک کے لئے اجر لکھا جاتا ہے اور اس کو صبح کا کھانا دیا جاتا ہے اور اس پر رزق کی فراوانی کر دی جاتی ہے اور ستر حوروں سے نکاح کر دیا جاتا ہے اور اس کے لئے کہا جائے گا کھڑے ہو جاؤ اور شفاعت کرتے رہو یہاں تک کہ حساب کتاب سے فراغت ہو جائے۔

(فائدہ) ابن الزملکانیؒ فرماتے ہیں: وہ شہید جو اللہ کے راستہ میں قتل کیا جائے' اس کے کامل شہید ہونے کی کئی شرائط ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مخلص ہو کر جہاد میں شرکت کرے اور مخلص ہونے کا معنی یہ ہے کہ وہ اس لئے جہاد کرے تا کہ اللہ کا کلمہ ہی بلند ہو اور یہ دلیل ہے اس بات پر کہ عمل وہی قبول ہو گا جو صالح نیت کے ساتھ ہو اور جب نیت صحیح نہ ہو تو عمل کا کوئی فائدہ نہیں اور یہ سب انعامات اس مجاہد کے لئے ہیں جو اللہ کے دین کو بلند کرنے کے لئے لڑتا ہو اور جو اس کے علاوہ کے لئے لڑے تو اس کی لڑائی جہاد فی سبیل اللہ نہیں ہے۔

عام موت اور شہادت کی موت کا فرق

(حدیث نمبر ۲۷/۱۲۰)

حضرت ضحاک بن حمزہؒ سے مرسلاً روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَدْنَى جَبَذَاتِ الْمَوْتِ بِمَنْزِلَةِ مِائَةِ ضَرْبَةٍ بِالسَّيْفِ۔ ابن أبی الدنيا فی ذکر الموت عن الضحاک ابن حمرة مرسلا. (۹۴)

---

(۹٤) (الجامع الصغير: ۳۲۵)___ ابن ابی الدنيا فی ذکر الموت وما وردفيه۔

(ترجمہ) موت کی ادنی گرفت تلوار کی سو ضرب کے برابر ہے۔

(فائدہ)

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ موت کی تکلیف تلوار کی سو ضربوں سے زیادہ ہے بلکہ یہ بتلانا مقصود ہے کہ موت اتنا سخت ہوتی ہے کہ اس سے زیادہ سخت کوئی چیز نہیں، ہر وہ عضو جس میں روح نہ ہو اس کو تکلیف کا احساس نہیں ہوتا اور اگر اس میں روح ہو تو روح کو تکلیف کا ادراک ہوتا ہے پس ہر تکلیف جو کسی عضو کو پہنچے اس کا اثر روح تک پہنچتا ہے اور روح اور جسم کو جتنا تکلیف سرایت کرتی ہے اذیت پہنچتی ہے۔ موت کی تکلیف روح کو بھی ہوتی ہے اور موت بدن کے تمام اجزاء کو اپنے احاطہ میں کر لیتی ہے' اس طرح انسان کا کوئی عضو باقی نہیں رہتا۔ جس پر موت کی تکلیف داخل نہ ہوتی ہو اور ہر رگ' پٹھہ' بال اور جسم کے ذرات سے جب روح کھینچی جاتی ہے تو یہ تلوار کی ہزاروں ضربوں سے بھی زیادہ سخت ہوتی ہے کیونکہ جب تلوار سے جسم کا کوئی حصہ کاٹا جائے تو تعلق روح کی بناء پر بدن کے اس حصہ کو تکلیف پہنچتی ہے پس اس وقت موت کا کیا حال ہوگا جب موت کسی ایک عضو کی بجائے نفس روح کو بھی متناول ہو۔

ابن عساکر نے روایت کیا ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: تعجب ہے اس شخص پر جس پر موت واقع ہوتی ہے وہ اپنی عقل ٹھکانہ ہونے کے باوجود موت کی صفت کیوں نہیں بیان کر سکتا؟ پھر جب خود حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ پر موت کا وقت آیا تو آپ کے بیٹے حضرت عبداللہ نے آپ کو آپ کا یہ قول یاد دلایا اور عرض کیا کہ آپ ہمیں موت کی صفت بیان کریں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ موت کی حالت بیان کرنے سے باہر ہے لیکن میں تمہیں اس کی تھوڑی سی بات بتاتا ہوں کہ موت گویا کہ میری گردن میں پیس کر رکھ دینے والے

بہت سے پہاڑ ہیں اور میرے اندر کانٹے بھرے ہوئے ہیں اور گویا کہ میری جان سوئی کے سوراخ سے نکل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم پر ہماری موت کو آسان فرمائے اور سکراتِ موت سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

شہید موت کی ایسی اذیت سے مستثنیٰ ہوتا ہے اس کو موت کی تکلیف ایسی ہوتی ہے جیسا کہ کوئی زخمی اپنے خشک ہونے والے زخم سے اس کا چھلکا اتارتا ہے۔

شہداء کی ارواح جنت میں کہاں ہیں؟

(حدیث نمبر ۱۲۱/۲۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلشُّهَدَاءُ عَلٰى بَارِقٍ نَهْرٍ بِبَابِ الْجَنَّةِ فِىْ قُبَّةٍ خَضْرَاءَ يَخْرُجُ اِلَيْهِمْ رِزْقُهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا۔ (حم، طب، ک) عن ابن عباس۔ (صح). (۹۵)

(ترجمہ) شہداء جنت کے دروازے پر نہر بارق پر سبز قبہ میں ہیں، ان کو جنت سے صبح و شام رزق ملتا ہے۔

(فائدہ) شہداء سے مراد شہداء کی روحیں ہیں جو جنت کے دروازہ پر نہر بارق

---

(۹۵) (الجامع الصغير: ٤٩٥٦)۔ رواه أحمد (١:٢٦٦) والطبراني فى الكبير (١٠:٤٠٥) والحاكم فى الجهاد (٢:٧٤) وقال على شرط مسلم وأقره الذهبى وقال الهيثمى رجال أحمد ثقات۔ مصنف ابن ابى شيبة (٥:٢٩٠) اتحاف السادة المتقين (١٠:٣٨٨) درمنثور (٢:٩٦) مجمع الزوائد (٥:٢٩٤، ٢٩٨) كنزالعمال (١١٠٩٩)۔

کے سبز قبہ میں ٹھہرائی گئی ہیں، وہیں پر ان کو جنت کا رزق صبح و شام دیا جاتا ہے۔
یہ حدیث فضیلتِ جہاد کی تنبیہ کر رہی ہے۔

شہادت کے وقت موت کی تکلیف کی مقدار

(حدیث نمبر ۲۹/۱۲۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلشَّهِيدُ لَا يَجِدُ مِنَ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمُ الْقَرْصَةَ يُقْرَصُهَا۔ (ن) عن ابی هريرة۔ (صح). (۹۶)

(ترجمہ) شہید کو قتل کا درد نہیں ہوتا مگر جس طرح سے کہ تم میں سے کوئی ایک پسو کے کاٹنے سے درد محسوس کرتا ہے۔

شہداء کو بغیر غسل کے کفن دیا جائے

(حدیث نمبر ۳۰/۱۲۳)

حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

زَمِّلُوهُمْ بِدِمَائِهِمْ ، فَاِنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِي اللّٰهِ اِلَّا وَهُوَ يَاْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدْمَا، لَوْنُهُ لَوْنُ الدَّمِ وَرِيحُهُ رِيحُ الْمِسْكِ ۔

(۹۶) (الجامع الصغير: ۴۹۶۱) ___ رواه النسائی (۶:۳۶) سنن كبرى للبيهقی (۹:۱۶۴) مجمع الزوائد (۵:۲۹۴، ۲۹۵) شرح السنة (۱۰:۳۶۵) مشكوة (۳۸۳۶)۔

(ن)عن عبدالله بن ثعلبة –(صح). (۹۷)

ترجمہ: ان شہداء کو ان کی خون آلود حالت میں کفن دے دو کیونکہ کوئی زخم ایسا نہیں جو ان کو اللہ کے راستہ میں لگایا گیا ہو مگر وہ قیامت کے دن خون بہاتے ہوئے آئے گا' اس کا رنگ خون کا رنگ ہوگا اور اس کی خوشبو کستوری کی خوشبو کی طرح ہوگی۔

(فائدہ) حضور اکرم ﷺ نے یہ ارشاد شہدائے احد کے بارے میں فرمایا تھا۔

اس حدیث کے اگلے حصہ میں وقد موا اکثرھم قرآناً بھی موجود ہے' یعنی ان میں سے جس کو قرآن کا زیادہ حصہ یاد ہے یا زیادہ قرآن کی تلاوت کرنے والا ہے یا زیادہ قرآن کا ماہر ہے تو اس کو قبر میں پہلے اور آگے رکھو۔

اس حدیث میں یہ بھی اشارہ ہے کہ شہید کو غسل نہ دیا جائے۔

شہداء کی بعض اقسام

(حدیث نمبر ۱۲۴/۳۱)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ،وَالْحَرِيْقُ شَهِيْدٌ وَالْغَرِيْبُ شَهِيْدٌ. وَالْمَلْدُوْغُ شَهِيْدٌ،وَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ،وَمَنْ يَقَعُ عَلَيْهِ الْبَيْتُ فَهُوَ شَهِيْدٌ،وَمَنْ وَقَعَ مِنْ فَوْقِ الْبَيْتِ فَتَدَقُّ رِجْلُهُ اَوْعُنُقُهُ فَيَمُوْتُ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ

---

(۹۷)(الجامع الصغير: ٤٥٦٣)___ رواه النسائى (٤: ٧٨' ٢٩:٦) وعبد الله بن ثعلبة العذرى قال الذهبى له صحبته إن شاء الله۔ ورواه عنه ايضا أحمد (٤٣١:٥) والطبرانى والشافعى والحاكم والديلمى وغيرهم 'سنن كبرى للبيهقى (١١:٤) كنزالعمال (١١٢٥٠)۔

تَـقَعُ عَلَيْهِ الصَّخْرَةُ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَالْغَيْرٰى عَلٰى زَوْجِهَا كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهَا اَجْرُ شَهِيْدٍ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ نَفْسِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَخِيْهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ جَارِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَالْآمِرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهِيْ عَنِ الْمُنْكَرِ شَهِيْدٌ-(ابن عساكر عن علي-(صح). (۹۸)

ترجمہ: (۱) غرق ہونے والا شہید ہے۔ (۲) جل جانے والا شہید ہے۔ (۳) بے وطن ہو کر مرنے والا شہید ہے۔ (۴) ڈسا ہوا شہید ہے۔ (۵) پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے۔ (٦) اور جس پر گھر گر پڑے وہ بھی شہید ہے۔ (۷) اور جو گھر کے اوپر سے گر پڑے اور اس کا پاؤں یا گردن کچلی جائے اور وہ مر جائے تو شہید ہے۔ (۸) اور جس پر چٹان گر پڑے وہ بھی شہید ہے۔ (۹) اور اپنے خاوند پر غیرت کرنے والی مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے اس کے لئے بھی شہید کا اجر ہے۔ (۱۰) اور جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں مارا گیا وہ بھی شہید ہے۔ (۱۱) اور جو شخص اپنے نفس کی حفاظت میں مارا گیا وہ بھی شہید ہے۔ (۱۲) اور جو شخص اپنے (رشتہ یا دین کے) بھائی کی حفاظت میں مارا گیا وہ بھی شہید ہے۔ (۱۳) اور جو شخص اپنے پڑوسی کی حفاظت میں مارا گیا وہ بھی شہید ہے۔ (۱۴) اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا بھی شہید ہے۔

(فائدہ)

خاوند پر غیرت کھانے والی عورت کا معنی یہ ہے کہ اس کا خاوند بدکار ہو اور سوائے صبر کے اس کے بس میں کچھ نہ ہو تو اس صبر پر اس کو شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

---

(۹۸)(الجامع الصغير: ۵۷۹٤) ___ رواه ابن عساكر ورمز السيوطي لصحته مسلم (في الإمارة ١٦٥) طبراني كبير (١١ :٢٦٤، ١٨:٨٧، ٨٨)۔

امام بخاریؒ نے اپنی تاریخ کبیر میں حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت کیا ہے: الغريق فى سبيل الله شهيد جو شخص اللہ کے راستہ میں جہاد کے لئے نکلا ہوا تھا کہ اسی حالت میں غرق ہو گیا، وہ بھی شہید ہے۔

صدیق اور شہید سے قبر کا امتحان نہیں ہوگا

(حدیث نمبر ۱۲۵/۳۲)

ایک صحابیؓ نے جناب نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ شہید کے علاوہ باقی لوگوں سے قبر کا سوال کیا جاتا ہے؟ تو جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كَفٰى بِبَارِقَةِ السُّيُوْفِ عَلٰى رَأْسِهٖ فِتْنَةً۔ (ن) عن رجل۔ (صح). (۹۹)

(ترجمہ) شہید کے سر پر بطور امتحان کے تلواروں کا چمکنا ہی کافی ہے۔

(فائدہ)

اس حدیث کا ظاہر بتلاتا ہے کہ قبر کا سوال و جواب صرف اس شہید سے نہیں ہوتا جو معرکہ جہاد میں شہید ہو، لیکن جہاد میں پہرہ دینے والی احادیث باقی شہداء کے لئے بھی اس کی تعمیم کو ظاہر کر رہی ہیں۔

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ جب شہید سے قبر میں سوال جواب نہیں ہوتا تو صدیق شان میں اس سے بھی بڑا ہے اور اجر میں اعظم ہے وہ زیادہ اس لائق

---

(۹۹) (الجامع الصغير: ٦٢٤٨) ــــ رواه النسائى (٤: ٩٩) و كنز العمال (١٠٦١٠، ١١١٣٨) والدر المنثور (٢: ٣٢٤٩٩، ٤: ٨٤) والحاوى للفتاوى (٢: ٣١٠، ٣٢٩)۔

ہے کہ اس سے بھی قبر کا امتحان نہ ہو جیسا کہ قرآن کریم میں صدیقین کو شہداء سے پہلے ذکر کیا گیا ہے۔

"اولئک الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء"

اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جہاد میں چوکیداری کرنے والے سے قبر میں سوال نہیں ہو گا جبکہ یہ شہداء سے کم درجہ کا ہے پس اس شخص کی کیا حالت ہو گی جو اس سے بھی اعلیٰ ہو اور شہید سے بھی۔

انبیاء، علماء اور شہداء کی شفاعت

(حدیث نمبر ۱۲۶/۳۳)

حضرت عثمانؓ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ : الْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْعُلَمَاءُ، ثُمَّ الشُّهَدَاءُ.

(ه) عن عثمان . (ح).(١٠٠)

(ترجمہ) قیامت کے دن تین قسم کے حضرات شفاعت کریں گے (۱) حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام (۲) پھر علماء کرام (۳) پھر شہداء عظام۔

---

(١٠٠) ورمز السيوطي لحسنة وجزم العراقي بضعف الخبر - كنز العمال (٣٩٠٧٢)۔

کلمہ شکر

الحمدللہ علامہ سیوطیؒ کی کتاب ابواب السعادۃ فی اسباب الشھادۃ کا ترجمہ حرم مکہ میں مکمل ہوا تھا اس کے متعلق مزید احادیث ناچیز نے علامہ سیوطیؒ کی دیگر کتابوں سے جمع کر کے اور ان کا ترجمہ کر کے اس کتاب کے آخر میں لگا دی ہیں اس طرح سے اس عنوان پر تقریباً یہ مضمون مکمل ہو گیا ہے اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے اس کو قبول و مقبول فرمائے اور ناچیز کو شہادت کا اور اس کے درجات نصیب فرمائے۔ آمین

فقط

امداد اللہ انور

کان اللہ لہٗ و کان ھو للہ

۲۲ ربیع الاول ۱۴۲۸ھ بمطابق ۱۱ اپریل ۲۰۰۷ء

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی و علمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

فہرست تصانیف وتراجم

حضرت مولانا مفتی امداد اللہ انور مدظلہ

رابطہ نمبر: 0333-6196631 0300-6351350

آنسوؤں کا سمندر	120/-	حل قال بعض الناس	60	فضائل حفظ القرآن	120/-
استغفارات حضرت حسن بصریؒ	52 /-	خواص القرآن الکریم	120/-	فضائل شادی	100/-
اسرار کائنات	120/-	رحمت کے خزانے	180/-	قبر کے عبرتناک مناظر	120/-
اسم اعظم	80/-	سائنس علوم	140/-	قیامت کے ہولناک مناظر	140/-
اکابر کا مقام عبادت	120/-	سیلاب مغفرت	116/-	کرامات اولیاء	120/-
اوصاف ولایت	120/-	صحابہ کرامؓ کے جنگی معرکے	150/-	لذت مناجات	150/-
تاریخ جنات وشیاطین	140/-	الصرف الجمیل	100/-	محبوب کا حسن وجمال	100/-
بادشاہوں کے واقعات	100/-	عشق مجازی کی تباہ کاریاں	100/-	معجزات رسول اکرمﷺ	140/-
جواہر الاحادیث	220/-	فتاویٰ جدید فقہی مسائل	180/-	مناجاۃ الصالحین (عربی)	100/-
جنت کے حسین مناظر	180/-	فرشتوں کے عجیب حالات	140/-	منتخب حکایات	120/-
جہنم کے خوفناک مناظر	120/-	**جدید تالیفات (زیر طبع)**		نفیس پھول	140/-
آثار السنن (مترجم)	240/-	تفسیر حضرت عائشہ الصدیقہؓ	400/-	علم پر عمل کے تقاضے	80/-
ادعیۃ الصحابہؓ (عربی)	80/-	تصاویر مدینہ	300/-	فضائل تلاوت قرآن	120/-
الادب المفرد	200/-	تیسیر المنطق	20/-	فضائل شکر	80/-
اسماء النبی الکریمﷺ	120/-	جنت البقیع میں مدفون صحابہؓ	100/-	فضائل صبر	80/-
اسلاف کے آخری لمحات	140/-	حکایات علم وعلماء	92/-	فضائل شہادت	72/-
اکابر کی مجرب دعائیں	60/-	خدمت والدین	40/-	فضائل غربت	92/-
اکابر کی تمنائیں	72/-	خشوع نماز	72/-	گنہگاروں کی مغفرت	100/-
امتوں پر عذاب کے حالات وواقعات	100/-	سنن دارمی	300/-	مستند نماز حنفی	132/-
تاریخ علم اکابر	120/-	شرح خواص اسماء حسنیٰ	100/-	مشاہیر علماء اسلام	-
ترجمہ قرآن پاک	-	صحابہ کرامؓ کی دعائیں	100/-	معارف الاحادیث (۲ جلدیں)	800/-
تفسیر ابن عباسؓ	360/-	عبادت سے ولایت تک	80/-	ہدیہ درود وسلام	160/-

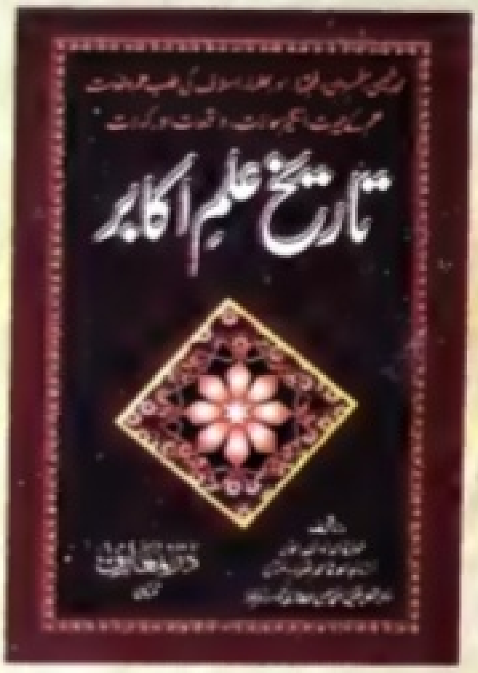
تاریخ علمِ اکابر

فضائلِ صبر
دارالمعارف ، ملتان
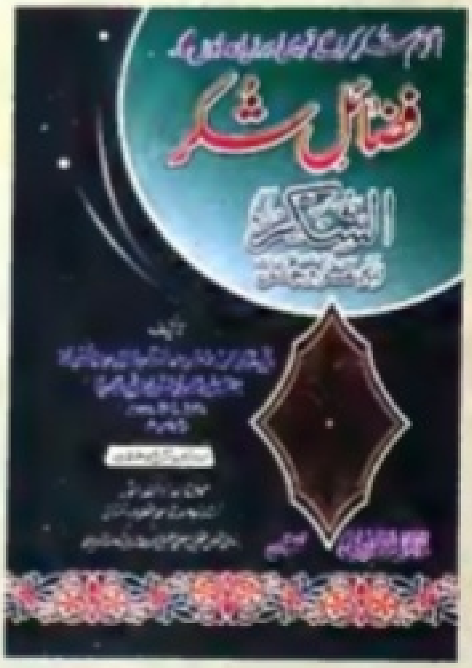
فضائل شکر

فضائل تلاوت قرآن
دارالمعارف ، ملتان
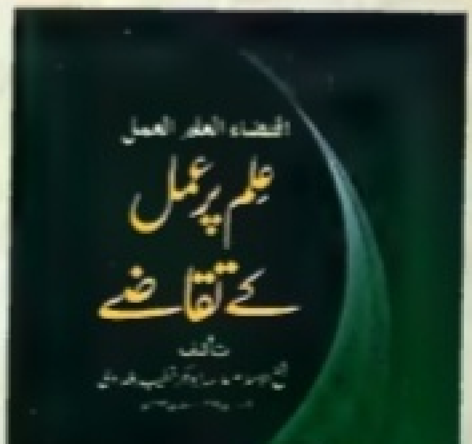
اقتضاء العلم العمل
علم پر عمل
کے تقاضے
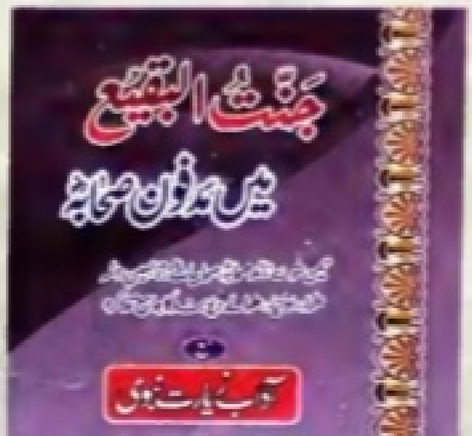
جنت البقیع
میں مدفون صحابہ
آداب زیارت نبوی
دارالمعارف ، ملتان